
محاسن ہاشمی
محمد شرف الدین سلیم علوی

ریاضِ ہدیٰ



قیمت
چار روپے

فیروز بک ڈپو ۱۲ نیو مارکٹ بنگلور ۲

قطعۂ تاریخ طبع اوّل ریاضِ ہاشمی

(از نتیجۂ فکر استاذی حضرت مولانا جگر صدیقی وارثی بسوانی مدظلہٗ)

شاعرِ خوش نوا جناب سلیم
ہو مبارک تمہیں بڑا ارتبا

اس سے بڑھ کر نہیں ثواب کا کام
تم نے کی مدحتِ رسولِ خدا

آسماں پر بھی نور کا غُل ہے
ہے ملائک میں شورِ صلِّ علےٰ

حوریں گاتی ہیں گیت جنّت میں
ہے درود و سلام کا چرچا

جبرئیل امیں بھی خوش ہو کر
کہتے ہیں سلّموا و صلِّ علےٰ

غنچے خوش ہو کے مسکراتے ہیں
پھول ہنستے ہیں کھل کے صلِّ علےٰ

گوشے گوشے سے باغِ عالم میں
مرحبا مرحبا کا شور اُٹھا

پائی طبعِ سلیم تم نے سلیم
واہ فکرِ سلیم کیا کہنا

کیسی پاکیزگی ہے مضمون کی
کس قدر ہے بلند طبعِ رسا

حاملِ عرش پاک خوش ہو کر
بھیجتے ہیں صلوٰۃ کا تحفا

طبع کا سال یوں جگر لکھ دو
گلشنِ نعت شاہِ جلّ و علا

۱۳۶۶ ھ

اَعُوذُ بِاللہ

بچنا آسان ہے شیطاں سے اَعُوذُ بِاللہ — پہلے پڑھیے لبِ ایماں سے اعوذ باللہ

جز خدا کے نہ بڑھے ہاتھ کسی کی جانب — غیر کے منّتِ احساں سے اعوذ باللہ

کشتیٔ عمر کی سب کو ہے حفاظت لازم — یعنی منجدھار سے طوفاں سے اعوذ باللہ

اپنی بگڑی ہوئی قسمت پہ کہاں تک روئیں — الغرض گردشِ دوراں سے اعوذ باللہ

زندگی سب کی مسرت میں خوشی میں گزرے — غم و آلام سے حرماں سے اعوذ باللہ

جو کہ انسانوں میں پھیلا کے فساد و فتنہ — ایسے بگڑے ہوئے انساں سے اعوذ باللہ

ہمیں دے جرم سے الزام سے اللہ پناہ — سختیٔ بندشِ زنداں سے اعوذ باللہ

گھر کی ویرانی سے حفاظت دے ہمیں — دشت کے خارِ مغیلاں سے اعوذ باللہ

دوست کی چشمِ عنایات مبارک ہمکو — دشمنِ عربدہ ساماں سے اعوذ باللہ

جو ہمیں کھینچ کے لے جائیں بدی کی جانب — ان خیالاتِ پریشاں سے اعوذ باللہ

خود پڑھو اوروں سے کہدو کہ پڑھیں دل سے سلیم
پاجی ارواح سے شیطاں سے اعوذ باللہ

بسم اللہ

کلامِ خالقِ کونین کا عنواں ہے بسم اللہ
فضیلت تو کوئی دیکھے سرِ قرآں ہے بسم اللہ

حقیقت کار فرما ہے مجازی کارگاہوں میں
جو قرآں راز ہے اللہ کا عنواں ہے بسم اللہ

یہی روزِ ازل کن کے لغت سے کار فرما تھا
حقیقت میں دلیلِ خلقتِ انساں ہے بسم اللہ

کوئی سمجھے نہ سمجھے ہر کرامت ہے بھری اسمیں
کوئی مانے نہ مانے قوتِ ایماں ہے بسم اللہ

ادھر کچھ دم کیا اور ہو گیا سارا مرض زائل
پئے بیمار گویا عیسیٔ دوراں ہے بسم اللہ

یہی دنیا کی راحت ہے یہی عقبیٰ کی راحت ہے،
حیات و موت دونوں دور میں ایماں ہے بسم اللہ

بڑی تاثیر ہے اسمیں بڑا اعجاز ہے اسمیں
کرم فرمائی آزادیٔ زنداں ہے بسم اللہ

بہ امواجِ تلاطم کیا یہ طوفانِ حوادث کیا
یقیناً ناخدائے کشتیٔ ایماں ہے بسم اللہ

اسی سے زندگی کی بگڑی دم بھر میں سنورتی ہے
قسم اللہ کی دنیا پر اک احساں ہے بسم اللہ

خدا کے فضل سے اچھا طریقہ ہاتھ آیا ہے
بحمد اللہ علاجِ سوزشِ پنہاں ہے بسم اللہ

گنہگارانِ امت کو تسلیم آؤ یہ دیں مژدہ
نجاتِ مومنیں کا حشر میں ساماں ہے بسم اللہ

حمد

اے دو جہاں کے مالک خالق ہے نام تیرا
ہم بیکسوں پہ یارب ہے فیضِ عام تیرا

ہر صبح و شام میرے لب پر ہے نام تیرا
ہے جان و دل میں میرے بیشک مقام تیرا

ہر اک چمن میں تو ہے ہر گل میں تیری بو ہے
کلیاں چٹک چٹک کر لیتی ہیں نام تیرا

مسجد میں خانقاہ میں بتخانہ میں حرم میں
جا کر جہاں بھی دیکھا ہے جلوہ عام تیرا

دل میں ظہور تیرا آنکھوں میں تیرا جلوہ
وہ بھی مقام تیرا، یہ بھی مقام تیرا

دم بھر بھی بندگی سے غافل نہیں رہونگا
روزِ ازل سے یارب لیتا ہوں نام تیرا

کر مغفرت ہماری ہم اُس کے اُمتی ہیں
آتا رہا ہے جس کو یارب سلام تیرا

قدموں پہ مصطفےٰ کے کیونکر نہ جان دیدوں
پہنچا دیا اُنھوں نے ہم کو پیام تیرا

شرمندہ ہوں نہ یارب مخلوق کی نظر میں
جب روزِ حشر میں ہو دیدارِ عام تیرا

قربان کیوں نہ جاؤں میں حُسنِ مصطفےٰ پر
نازل ہوا ہے یارب ان پر کلام تیرا

جب اے سلیم وقفِ حمد و ثنا قلم ہے
مقبول کیوں نہ ہوگا دلکش کلام تیرا

تری شان جلّ جلالہٗ

تو ہی اک قدیم ہے اے خدا تری شان جلّ جلالہٗ
ہے فنا سے دور تری بقا تری شان جلّ جلالہٗ

ترے لفظِ حکم کی آن تھی ترے ایک کُن کی یہ شان تھی
یہ زمیں بنی وہ فلک بنا تری شان جلّ جلالہٗ

تو احد ہے ذات تری صمد تو ہے لم یلد و لم یولد
بخدا ہے سب کا تو ہی خدا تری شان جلّ جلالہٗ

گُل و غنچہ میں ہے تری مہک ترے مہر و ماہ میں ہے چمک
تو جمال دل مرا آئینہ تری شان جلّ جلالہٗ

تری ذات سب سے بلند ہے ترا مثل سوچنا کفر ہے
کوئی ہو سکے گا نہ ہو سکا تری شان جلّ جلالہٗ

جو بھنور میں کشتی پھنسی رہے کوئی ناخدا ہو نہ رہنما
تو وہاں بھی تیرا ہے آسرا تری شان جلّ جلالہٗ

نہیں جس مریض کو آسرا ہے بے اثر جسے ہر دوا
ترا نام کافی پئے شفا تری شان جلّ جلالہٗ

تری قدرتوں سے ہے روشنی تری رحمتوں سے ہے زندگی
یہی تجربہ ہوا بارہا تری شان جلّ جلالہٗ

نہ زباں میں طاقتِ حمد ہے بیاں و لفظ میں و معنی میں
کہوں اور اس سے میں کیا سوا تری شان جلّ جلالہٗ

یہی سب سے بڑھ کے ہے آرزو کہ جب آئے لمحہ آخری
رہے لب پہ نام تو ترا تری شان جلّ جلالہٗ

یہی موجِ غم میں ہے ناخدا یہی آسرا ہے سلیم کا
تری بندگی ہو نہ کیوں ادا تری شان جلّ جلالہٗ

تو ہی مقدم تو ہی مؤخر

ہے سب سے اعلیٰ ہے سب سے بڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر — خلّاقِ عالم غفّارِ برتر اللہ اکبر اللہ اکبر

باغِ جہاں میں جنت کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر — نورِ خدا ہے اب جلوہ گستر اللہ اکبر اللہ اکبر

اپنی زباں کو زمزم سے دھو کر کوثر میں اپنا خامہ ڈبو کر — لکھتا ہوں حمدِ باری میں اکثر اللہ اکبر اللہ اکبر

سارے جہاں پر تیرا ہے احساں تو ہی ہے خالق تو ہی ہے رحمٰن — ہے عالم عالم تیرا ثنا گر اللہ اکبر اللہ اکبر

دیر و حرم میں تیرا ہے جلوہ شیخ و برہمن ہیں تیرے شیدا — یہ بھی تیرا گھر وہ بھی تیرا گھر اللہ اکبر اللہ اکبر

کیسا ہے جلوہ ارضِ حرم کا ہے یہ کرشمہ تیرے قدم کا — ہے ذرّہ ذرّہ مہرِ منوّر اللہ اکبر اللہ اکبر

جینا بھی میرا مشکل ہوا ہے مرنا بھی میرا مشکل ہوا ہے — آنکھوں میں آنسو ہے جاں مضطر اللہ اکبر اللہ اکبر

منزل کی دوری ہے ایک آفت ہے جانکی گاہک تیری فرقت — ہر گام پہ ہوں گریاں و مضطر اللہ اکبر اللہ اکبر

سب کچھ ہے فانی تو ہی باقی ترے ہی دم سے ہے بزمِ ہستی — تو ہی مقدم تو ہی مؤخر اللہ اکبر اللہ اکبر

دن رات دل کو یہ آرزو ہے آنکھوں کو میری یہ جستجو ہے — تیری گلی میں میرا ہو بستر اللہ اکبر اللہ اکبر

آئی ہے مئے یہ خالق کے گھر سے کہہ دو قسیم تشنہ جگر سے
آپے میں آ جا تھوڑی سی پی کر اللہ اکبر اللہ اکبر

تو ہی تو تھا

عشق بنکر روحِ آدم میں نہاں تو ہی تو تھا
حُسن میں معشوق کے جانِ جہاں تو ہی تو تھا

رنگِ گل تو ہی تو تھا حُسنِ جہاں تو ہی تو تھا
جس طرف میں نے نظر ڈالی عیاں تو ہی تو تھا

صرف اک تفریق تھی شیخ و برہمن کیلیے
کعبہ و بتخانہ میں اے جانِ جہاں تو ہی تو تھا

اس طرف عشقِ زلیخا حُسنِ یوسف تھا اُدھر
عاشق و معشوق میں سرِ نہاں تو ہی تو تھا

باغ کے غنچے چٹک کر پھول جب ہونے لگے
ہو گیا معلوم دُنیا کو نہاں تو ہی تو تھا

کی تھی جب طوفان سے لڑنے کی ہمت ناؤ نے
دل کے اندر اس گھڑی عزمِ جواں تو ہی تو تھا

نحنُ اقرب تو ہی تھا اور تو ہی تھا حبلِ الورید
رازِ قُربِ بعد کا خود رازداں تو ہی تو تھا

جب مرے ہی ٹوٹی ہوئی کشتی تھی طوفاں کے سپرد
ایسے دورِ پُر جفا میں پاسباں تو ہی تو تھا

موت قابو میں ترے تقدیر تیرے ہاتھ میں
سرزمینِ زندگی پر آسماں تو ہی تو تھا

طالب و مطلوب تھا تو ہی شبِ معراج میں
تو مکینِ عرش تھا اور لامکاں تو ہی تو تھا

ذرہ ذرہ دہر کا اس سے یہ کہتا ہے سلیم
تو ہی تھا کون و مکاں میں اور کن تو ہی تو تھا

تا حشر بہارِ الا اللہ

اللہ رے قیام الا اللہ، اللہ رے قرار الا اللہ
گلزارِ جہاں میں چھائی ہے تا حشر بہار الا اللہ

اسلام کی عظمت ہے تو یہی، ایمان کی طاقت ہے تو یہی
تسبیح کے دانوں پہ ہر دم ہوتا ہے شمار الا اللہ

کتنا ہی زمانہ گردش دے کتنی ہی خزاں کی فصل آئے
دُنیا سے نہیں جا سکتی تا حشر بہار الا اللہ

قائم ہے اسی سے ساری زمیں بالا ہے اسی سے چرخ بریں
اعجاز سے بھی کچھ بڑھ چڑھ کر واللہ ہے کارِ الا اللہ

انعام رسالت جنکو ملا، توقیر نبوت جن کو ملی
کرنے کیلئے آئے تھے سب اصل میں کار الا اللہ

پروانہ ہو ہمکو دولت کی خواہش نہ ہو ہمکو جنت کی
پا جائیں اگر اس دُنیا میں ہم رہ گزار الا اللہ

فیضانِ الٰہی عام سہی عرفانِ الٰہی عام سہی
انسان سے اُٹھانا مشکل ہے اک بار بھی بار الا اللہ

عزت ہے یہی راحت ہے یہی دولت ہے یہی رحمت ہے یہی
کیونکر نہ بھلا ہو دونوں جہاں ہر وقت نثار الا اللہ

اے کاش وہ دن جلدی آئیں جب روضۂ اقدس ہو پیش نظر
اس در سے قسم ہے سیدھی گئی ہے راہ گزار الا اللہ

آنے کو نبی لاکھوں آئے ایسا تو کسی سے ہو نہ سکا
جیسا کہ اُٹھایا احمدؐ نے سچائی سے بار الا اللہ

جب خوف خطر کا وقت پڑے جب خار مصیبت دل میں گڑھے
اس وقت سلیم اپنے پر کر لیجے حصارِ الا اللہ

مُناجاتِ اوّل بدرگاہِ باری تعالےٰ

اے خُدا، اے جہاں کے بانی / ہے تری ذات سب سے لافانی

فضل تیرا عمیم ہے حقّا / تو رحیم و کریم ہے حقّا

تو نہاں ہے مگر عیاں سب میں / تیری قُدرت ہے کامراں سب میں

عقل سے ہوش سے بھی تُو ہے دُور / کارفرما مگر ہے ہر جا نُور

یہ زمیں، یہ فلک، یہ سیّارے / تیری تعظیم کے ہیں شہ پارے

یہ چمن در چمن کی تیّاری / تیری قُدرت کی سب ہے گُل کاری

سب سے اعلیٰ مقام ہے تیرا / قابلِ سجدہ نام ہے تیرا

ذِکر تیرا نہ کیوں رہے لب پر / بندگی تیری فرض ہے سب پر

مالکِ المُلک ہے مجیُب ہے تو / رگِ گردن سے بھی قریب ہے تو

ساری دُنیا کا آسرا تو ہے / ٹوٹی کشتی کا ناخُدا تو ہے

شامِ غم میں ترا اُجالا ہے / تو ہی حاجت کا سُننے والا ہے

تیری شفقت تری عنایت ہے / یاد میں تیری غم بھی راحت ہے

دشمنوں سے بچا مسلماں کو — کر دے مضبوط سب کے ایماں کو

اے سی، عبدالعلی کے فرزنداں — سب کے سب دہر میں رہیں شاداں

زندگی، زندگی نظر آئے — جو مری آرزو ہو بر آئے

تیرا ڈر ہر گھڑی الٰہ رہے — ہر برے کام سے پناہ رہے

اپنی رحمت کے رکھ قریب مجھے — کہیں ذِلّت نہ ہو نصیب مجھے

دُور ہو جائے دردِ دل سارا — دے ہر ایک غم سے مجھ کو چھٹکارا

پُورے ہو جائیں دل کے سب ارماں — مری اولاد میں ہوں سب شاداں

لکھ کے پڑھ کے اٹھائیں سب آرام — جاہ و عزّت بڑھے جہاں میں ہو نام

سب کو بھولیں تجھے نہ وہ بھولیں — شاد و خُرّم رہیں پھلیں پھولیں

کوئی اُن پہ اگر مصیبت آئے — تیری رحمت سے خود بخود ٹل جائے

صاف دل میں ہو صاف نیّت تک — نسل قائم رہے قیامت تک

نام احمدؐ ہو میرے وردِ زباں — اُٹھوں دُنیا سے کامِل ایماں

یہ دُعائیں سلیمہ کی یارب
تری سرکار میں قبول ہوں سب

مُناجات دُوّم

اے خدا تیری ذات ہے واحد　　سارے عالم کا تُو ہی ہے موجد
تُو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے　　تو ہی باطن ہے تو ہی ظاہر ہے
تُو ہے رحمٰن تو غفور و رحیم　　تو ہے باری جلیل اور عظیم
اے حفیظ اے صبور اے مغنی　　اے بصیر اے کبیر اے مُعطی
مالک الملک نام ہے تیرا　　کرم و رحم نام ہے تیرا
وارث و عادل و حکیم ہے تو　　سب شرف تُجھ کو ہیں قدیم ہے تو
تیرا جلوہ تمام عالم میں　　تیری رحمت ہے عام عالم میں
ایک اک شئے میں نور تیرا ہے　　یعنی ہر جا ظُہور تیرا ہے
تیری سرکار ہے بڑی سرکار　　تیرا دربار ہے بڑا دربار
تُو میری بات سُننے والا ہے　　میں جو چاہوں وہ دینے والا ہے
اب میری التجا تجھی سے ہے　　جو بھی ہے وہ دُعا تجھی سے ہے
دین و دُنیا میں رکھ لے میری لاج　　نہ بنانا کسی کا تو محتاج

دینِ اسلام کی کروں خدمت کہ ہے خدمت سے خلق میں عزت
سارے عالم پہ تیری رحمت ہے تیرے قبضے میں رازِ قدرت ہے
دونوں عالم میں ہم کو عزت دے علم کی دولت اور نعمت دے
ہے سہارا ترا مصیبت میں کام آتا ہے ہر اذیت میں
نہ کرے تو اگر نگاہِ کرم ابھی برباد ہو ہر اک عالم
دے غریبوں کو مال و زر مولا اور یتیموں پہ رکھ نظر مولا
رنج و غم کی نہ دیکھیں صورت ہم نہ اٹھائیں جہاں میں ذلت ہم
ہر مسلمان کو قیامت میں جامِ کوثر عطا ہو جنت میں
دور کر دے جہاں سے بیماری رحم کر رحم ایزدِ باری
رہے دل میں خیال اطاعت کا چمکے یارب ستارا قسمت کا
ہم غریبوں کی جھولیاں بھر دے کھیتیاں دل کی سب ہری کر دے
دمِ آخر ہو جب تو پیشِ نگاہ رہے بس صورت رسولِ خدا

لیکے آیا ہے آستاں پہ سلیم
یہ مناجات سن لے ربِّ کریم

یا نبی سلام علیکم

یا نبی سلام علیکم — یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم — صلوٰۃ اللہ علیکم

لطفِ رحمٰن فخرِ عالم — جانِ ایمان فخرِ آدم — نورِ احمد عرشِ اعظم — نیرِ خلقِ مجسم

یا نبی سلام علیکم — یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم — صلوٰۃ اللہ علیکم

تم محمد مصطفٰے ہو — مظہرِ شانِ خدا ہو — مالکِ ہر دوسرا ہو — شافعِ روزِ جزا ہو

یا نبی سلام علیکم — یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم — صلوٰۃ اللہ علیکم

دل جو دیں کا ہے خزانہ — تیرِ غم کا ہے نشانہ — زندگی کا کیا ٹھکانہ — ہے خفا سارا زمانہ

یا نبی سلام علیکم — یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم — صلوٰۃ اللہ علیکم

تم ہی ہو آقا ہمارے — تم ہی ہو مولا ہمارے — تم ہی ہو ملجا ہمارے — تم ہی ہو ماوا ہمارے

یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

ہو رسولِ کبریا تم   مالکِ ارض و سما تم   دافعِ کرب و بلا تم   انبیاء کے پیشوا تم
یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

آمنہ کے ماہ پارے   پالنے والے کے پیارے   صدقے تجھ پر چاند تارے   سامنے آجا ہمارے
یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

غم سے ہونٹوں پر ہیں آہیں   زندگی کیونکر نباہیں   بند ہیں راحت کی راہیں   پھر گئیں سب کی نگاہیں
یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

پیشوائے دین و ملت   جلوۂ شمع ہدایت   پیکرِ صدق و صداقت   کیجئے ہم پر عنایت
یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

سن لو اب میری کہانی | ہے دُکھے دلکی زبانی | آنسوؤنکی یہ روانی | خونِ دل جیسے ہو پانی

یا نبیؐ سلام علیکم | یا رسولؐ سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم | صلوٰۃ اللہ علیکم

مائل فریاد ہیں ہم | دہر میں برباد ہیں ہم | پُر غم و ناشاد ہیں ہم | قابلِ امداد ہیں ہم

یا نبیؐ سلام علیکم | یا رسولؐ سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم | صلوٰۃ اللہ علیکم

یا محمدؐ آسرا دو | بگڑی قسمت کو بنا دو | رحمتِ خالق دکھا دو | دلکی اُلجھن کو مٹا دو

یا نبیؐ سلام علیکم | یا رسولؐ سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم | صلوٰۃ اللہ علیکم

آپکے بیمار ہیں ہم | عشق میں سرشار ہیں ہم | در سے لاچار ہیں ہم | ہر نظر میں خار ہیں ہم

یا نبیؐ سلام علیکم | یا رسولؐ سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم | صلوٰۃ اللہ علیکم

بے نواؤنکی ندائیں | عاصیوںنکی التجائیں | اُمتیونکی دُعائیں | سن لے بیکس کی صدائیں

یا نبیؐ سلام علیکم | یا رسولؐ سلام علیکم

یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

ناؤ ہے آپ کے سہارا   زور پر طوفاں کا دھارا   دور ہے ہم سے کنارا   نام ہے لب پہ تمہارا

یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم

یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

روضۂ والا پہ آیا   باادب سر کو جھکایا   حالِ کلفت سنایا   گوہرِ مقصود کو پایا

یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم

یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

جلوۂ محبوبِ یزداں   غم رُبا ہے ہر مسلماں   ضوفشاں ہے مہرِ تاباں   صاحبِ تنزیلِ قرآں

یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم

یا حبیب سلام علیکم   صلوٰۃ اللہ علیکم

اک جگر افگار آیا   عاشقِ لاچار آیا   آپ کا بیمار آیا   یہ سلیم زار آیا

یا نبی سلام علیکم   یا رسول سلام علیکم

یا حبیب سلام علیکم

صلوٰۃ اللہ علیکم

سلام بدرگاہِ خیر الانام

سلام اُس پر جو آیا رحمۃ اللعالمین ہو کر
سلام اُس پر جو آیا مالکِ دنیا و دیں ہو کر

سلام اُس پر کہ جس کے سر پہ تاجِ حسن و رعنائی
سلام اُس پر کہ جس نے دینِ حق کی سلطنت پائی

سلام اُس پر کہ جس نے کلمۂ طیب پڑھایا ہے
سلام اُس پر کہ جس نے رازِ اسلامی بتایا ہے

سلام اُس پر کہ جس کے نام سے شیطاں لرز اُٹھا
سلام اُس پر کہ جس کے ڈر سے لرزا قصرِ کسریٰ کا

سلام اُس پر کہ دکھائے ہیں ہزاروں معجزے جس نے
سلام اُس پر کہ دو ٹکڑے کیے تھے چاند جس نے

سلام اُس پر کہ جس نے کر دیا آزاد اسیروں کو
سلام اُس پر کہ جس نے روند ڈالا سخت گیروں کو

سلام اُس پر کہ جس نے پرچمِ اسلام لہرایا
سلام اُس پر کہ جس نے دونوں عالم میں شرف پایا

سلام اُس پر کہ جس نے ہم کو دوزخ سے بچایا ہے
سلام اُس پر کہ جس نے خلد کا رستہ دکھایا ہے

سلام اُس پر کہ احساسِ اخوت ختم ہے جس پر
سلام اُس پر کہ دنیا میں رسالت ختم ہے جس پر

سلام اُس پر جو اُمی بن کے آیا تھا زمانے میں
سلام اُس پر پیامِ حق جو لایا تھا زمانے میں

سلام اُس پر جو اُمت کیلئے صدمے اُٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو صدمے جھیل کر بھی مسکراتا تھا

سلام اُس پر کہ جسکے حسن پر یوسف کو حیرت تھی
سلام اُس پر کہ محبوبِ خدا جس کی حقیقت تھی

سلام اُس پہ ہم سب بیکسوں کے کام آیا تھا / سلام اس پر لبوں پر سب کے جس کا نام آیا تھا

سلام اُس پر کہ جس کو عرش تک جانا نہ مشکل تھا / سلام اس پر کہ جس کو رتبۂ معراج حاصل تھا

سلام اُس پر کہ جس پہ جان و مال اپنا لٹاتے ہیں / سلام اُس پر کہ جس کے حکم پر سب سر جھکاتے ہیں

سلام اُس پر کہ جس کا نام گویا اسمِ اعظم ہے / سلام اُس پر کہ سارے انبیا میں جو مکرم ہے

سلام اُس پر کہ جس کا نام ہے محبوبِ سبحانی / سلام اُس پر کہ جس کی روشنی ہے نورِ یزدانی

سلام اُس پر لقب جس نے شفیع المذنبیں پایا / سلام اُس پر کہ ہو کر رئیس المسلمیں آیا

سلام اُس پہ غریبوں کا جو ملجا اور ماویٰ تھا / سلام اُس پہ یتیموں کا جو والی اور مولا تھا

سلام اُس پر جو صبر و شکر دنیا کو سکھاتا تھا / سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں تکیہ تھا نہ بستر تھا / سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں دولت تھی نہ کچھ زر تھا

سلام اُس پر کہ جس کی رات بیداری میں کٹتی تھی / سلام اُس پر کہ جس کی طاعتِ باری میں کٹتی تھی

سلام اُس پہ جو اُمت کیلئے روتا تھا ہنستا تھا / سلام اُس پر جو اُمت کیلئے دم بھر نہ سوتا تھا

سلام اُس پر کہ فرشِ خاک ہی جس کا بچھونا تھا / سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا

درود اُس پر سلام ایک ایک کو جس کا سہارا ہے
درود اُس پر قیامت تک نگہباں جو ہمارا ہے

اَطِیعُوا الرَّسُول

اعجاز ہے وجودِ رسولِ کریمؐ کا
یاں کام ہی نہیں کوئی عقلِ سلیم کا

تیار ہیں وہ پشت پناہی کیواسطے
اب عاصیوں کو ڈر نہیں نارِ جحیم کا

وہ آب و تاب ہے کہ ٹھہرتی نہیں نگاہ
ہر ہر قدم پہ پیش ہے قصہ کریم کا

آیا ہے پیش گاہ سے خفکی حبیبِ حق
پورا نمونہ بن کے الف لام میم کا

اک نور تھا تڑپ کے جو باہر نکل پڑا
پردہ سرک گیا تھا کسی کی حریم کا

کیونکر نہ جبہ سا ہوں درِ ناز پر بشر
رستہ نہیں سے ملتا ہے باغِ نعیم کا

ایمان کیوں نہ لائیں پر
ہر گام راہبر ہے رہِ مستقیم کا

خوشبو کسی کی لا کے گلوں کو عطا کرے
اب تو یہی ہے کام چمن میں نسیم کا

احمدؐ ہی دینگے احمدِ بے میم کا پتہ
حادث ہی سے ملیگا ٹھکانہ قدیم کا

وہ آرہا ہے چوٹی سی فاران کی کوئی
وعدہ خدا سے کر کے نیازِ قدیم کا

یہ نعتِ مصطفےٰ یہ بیاناتِ مصطفےٰ
بہرِ نجات کافی ہے دیوانِ سلیم کا

بادشاہِ انبیاء

بادشاہِ انبیاء پیدا ہوا — جلوۂ غارِ حرا پیدا ہوا
تھی ربیع الاول کی بارھویں — پیر کے دن مصطفٰے پیدا ہوا
اللہ اللہ آدمی کے بھیس میں — دیکھئے نورِ خدا پیدا ہوا
مرحبا اہلاً و سہلاً مرحبا — وہ مہ اوجِ دنیٰ پیدا ہوا
گلشنِ اسلام میں آئی بہار — دافعِ کرب و بلا پیدا ہوا
ہے جہاں میں چاندنی پھیلی ہوئی — دھوم ہے بدر الدجیٰ پیدا ہوا
عرش سے برسیں گے رم جھم تابشیں — نور کا روشن دیا پیدا ہوا
مژدۂ رحمت ملک لے آئے ہیں — خیر سے خیر الوریٰ پیدا ہوا
جلوۂ خیر الوریٰ ہے ضوفشاں — خلد کا اک راستا پیدا ہوا
اب مرے دل میں کوئی کھٹکا نہیں — عاصیوں کا آسرا پیدا ہوا

اب نہ چھوٹے گی صراط المستقیم
اے سلیم اک رہ نما پیدا ہوا

نغمۂ صلِّ علیٰ

بزمِ وحدت کی ضیا پیدا ہوا
یعنی محبوبِ خدا پیدا ہوا

تاجدارِ رہنما پیدا ہوا
اب خُدا تک راستا پیدا ہوا

بے صدا قرآن کے سب الفاظ تھے
آج قرآن کی صدا پیدا ہوا

بھٹکا بھٹکا قافلہ ایماں کا تھا
ایک میرِ قافلہ پیدا ہوا

تھی عرب کی کس قدر گندی فضا
مصلحِ آب و ہوا پیدا ہوا

محفلِ کثرت کے بگڑے دور میں
ایک وحدت آشنا پیدا ہوا

اب کہاں طوفان سے کشتی کو خوف
ناخُدا اسلام کا پیدا ہوا

ہے حقیقت کی نمائش میں مجاز
وہ خُدا کا آئینہ پیدا ہوا

چھُٹ چلا جس سے اندھیرا کفر کا
آج وہ جلوہ نُما پیدا ہوا

شکل میں صورت میں انساں کی طرح
پھر بھی انسان سے سوا پیدا ہوا

آج ہر اک سانس سے میری سلیم
نغمۂ صلِّ علیٰ پیدا ہُوا

ناخنِ پائے نبیؐ

مجھکو بے حال کی محفل میں بھی حال آتا ہے — جاگ گئے سوتے محمد کا خیال آتا ہے
ناخنِ پائے نبیؐ کا جو خیال آتا ہے — سامنے آنکھوں کے شرمندہ ہلال آتا ہے
چاند سورج کی نظر شرم سے جھک جاتی ہے — جب کبھی حسنِ محمدؐ کا خیال آتا ہے
وہ ہوا ذکرِ نبیؐ وہ ہوئی رنگیں محفل — دوستو مجھ کو سنبھالو مجھے حال آتا ہے
بڑھتا جاتا ہوں رہِ پاک نبیؐ میں بے فکر — نہ جہنم کا نہ جنت کا خیال آتا ہے
دشمنِ دیں بھی کھنچے آتے ہیں بے بس کی طرح — دلکشی ہیں بخدا اُن کو کمال آتا ہے
جانے کیا بات ہے اے رحمتِ کامل والے — جو بھی آتا ہے ترے در سے نہال آتا ہے
کوئی محفل جو مسلمان کی ہوتی ہے بپا — خود بخود تذکرۂ احمد و آل آتا ہے
بند کرتا ہوں تصور میں جو آن کی آنکھیں — مری نظروں میں وہی حسن جمال آتا ہے
شبِ اسریٰ پہ فدا ہونیکو تیار ہے دن — بزم میں اک مہ خورشیدِ جمال آتا ہے

ہوتی رہتی ہے جہاں نعت محمدؐ کی سلیم
کبھی غم آتا ہے اس جا نہ ملال آتا ہے

حجابِ ماسوا

شبِ معراج پردہ بھی جو اُٹھ جاتا تو کیا دستا — محمدؐ میں خدا دستا خدا میں مصطفٰےؐ دستا

حجابِ ماسوا نظروں سے ہٹ جاتا تو کیا دستا — وہی وہ ہر جگہ ہوتا وہی وہ ہر جگہ دستا

شجر میں باغ میں گل میں قمر میں شمس میں دُر میں — اگر ہم دیکھتے تو دیدۂ دل سے خدا دستا

جو اک ذرّہ بھی نظریں کچھ پاتیں نورِ احمدؐ کا — اسی ذرّے میں سارا منظر ارض و سما دستا

نگاہِ معرفت اپنی جو کچھ بھی دور بیں ہوتی — نہاں ہو کر کہیں دستا کہیں وہ برملا دستا

اگر ٹوٹی ہوئی کشتی یہ لو لگتی محمدؐ سے — جہاں اُٹھتا ذرا طوفاں وہیں وہ ناخدا دستا

حقیقت کی اگر منزل نگاہوں میں نہیں ہوتی — قدم کچھ بھی بہک جاتے فوراً رہنما دستا

جو ساقیٔ رسالتؐ کی نظر کو جنبشیں ہوتیں — کبھی دورِ فنا دستا کبھی دورِ بقا دستا

طلب سچی نظر حق بیں ارادہ چاہیئے محکم — حرم کا ذکر کیا ہے دیر میں بھی پھر خدا دستا

حجابِ قدس کی جانب نظر بیکار ہے موسیٰؑ — عیاں ہو کر جو چھپ جائے نہاں ہو کر وہ کیا دستا

سلیم اپنے دلِ شیدا کی یہ ہر دم تمنا تھی

اُٹھے پردہ بُتِ پردہ نشیں با صد ادا دستا

3

شمعِ حریم

شانِ محمدؐ شانِ خُدا ہے
نُور ہے جیسا ویسی ضیا ہے

نورِ محمدؐ ہے شام اسریٰ
شمعِ حریم ربِّ علا ہے

گلشنِ قربت دید کے قابل
عبدِ خُدا کی آب ہوا ہے

خالقِ کُل کو آرزو جس کی
آج وہ مخلوق آ کے مِلا ہے

بزم میں دو دو شمعیں روشن
ایک خُدا اک نورِ خدا ہے

من کی قربت عشق سے ہو کر
کتنی سُہانی مست فضا ہے

خوابِ عیش میں ساری دُنیا
قلبِ مُحبت جاگ رہا ہے

حسن مجازی بزمِ وفا میں
مثلِ حقیقت جلوہ نُما ہے

پہلو بہ پہلو نقش و نقائش
پردہ دوئی کا پُورا اُٹھا ہے

فصل بھی ہو کر وصل کا عالم
بزمِ اَحد میں اَنتَ اَنَا ہے

جن کی سلیم اللہ کو حسرت
ایسے نبیؐ پر جان فدا ہے

رحمتِ پروردگار

اچھے اچھے گر پڑے ہیں طور پر جانے کے بعد
غش پہ غش موسیٰ کو آئے ہوش میں آنیکے بعد

دیکھ زاہد پی گے تو بھی بادۂ عرفاں کا جام
سیرِ جنت کی کریگا چند پیمانے کے بعد

حضرتِ موسیٰؑ سے پوچھو کیا تھی حالت آپکی
طور پر جانے سے پہلے طور سے آنے کے بعد

گرنا پڑتا رونا دھونا شوق میں دیدار کے
گنبدِ خضرا پہ پہنچا ہند سے جانے کے بعد

میرے گھر میں گلشنِ فردوس کی آئی بہار
کٹ گئے درد دلمیں خیالِ مصطفےٰ آنے کے بعد

یہ خدا ہی جانتا ہے کیا ہوا کیا کیا سُنے
عرشِ اعظم پر محمد مصطفےٰ جانے کے بعد

کچھ عجب انداز ہوتا ہے دلِ بیتاب کا
جلوۂ روئے محمد خواب میں آنے کے بعد

اللہ اللہ حاجیوں پر رحمتِ پروردگار
خلد پہنچے روضۂ اقدس پہ آجانے کے بعد

رحم آجائیگا مجھ پر داورِ محشر کو بھی
رنگ لائیں گے گنہ بھی میرے شرمانے کے بعد

ساقیٔ کوثر عنایت کیجئے محشر کے دن
بھر کے دینا شوق میں پیمانہ پیمانے کے بعد

بادۂ توحید کا چسکا بھی کیا چسکا تسلیم
روز پی لیتا ہوں تھوڑی شام کے کھانے کے بعد

پیغامِ الٰہی

ہر ذرہ چمکتا جاتا ہے ہر باغ سنورتا جاتا ہے
فاران کی اونچی چوٹی سے اک نور اترتا جاتا ہے

اندازِ چمن بھی ہوشربا بلبل ہے چمن میں نغمہ سرا
تنویرِ جمالِ احمدؐ سے ہر پھول نکھرتا جاتا ہے

لب پہ ہے ہمارے نامِ نبیؐ دل میں ہے ہمارے یادِ نبیؐ
یونہی یہ ہوتا جاتا ہے اور یونہی گزرتا جاتا ہے

ظلمات کے بادل چھٹتے ہیں انوار کی بارش ہوتی ہے
پیغامِ الٰہی گردوں سے ہر روز اترتا جاتا ہے

گلزارِ مدینہ آنکھوں میں اور یادِ نبیؐ کی پیہم ہے
جو زخم ہے دل میں الفت کا وہ آپ ہی بھرتا جاتا ہے

کیا شان ربیع الاول ہے میلاد کی محفل برپا ہے
اللہ کی رحمت کا مژدہ گھر گھر میں اترتا جاتا ہے

اللہ رے شوقِ راہِ وفا ہر وقت ہے طیبہ کی لگی
روتا دھوتا جاتا ہے گرتا پڑتا جاتا ہے

حسرت ہی رہی حسرت میں ہے کعبہ گیا طیبہ گیا
جو عمر ہے کٹتی جاتی ہے جو دم ہے گزرتا جاتا ہے

رندانِ ازل ہیں مستِ الست سرشار ہیں جوشِ الفت میں
توحید کی مے کو ساغر میں ساقی مرا بھرتا جاتا ہے

دیوانۂ الفت کیا کہنا کچھ ہوش نہیں کچھ عقل نہیں
بہکی بہکی عشقِ نبیؐ میں باتیں کرتا جاتا ہے

بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ ہیں تیری مدد پر آمادہ
محشر میں سلیم عاصی تو کیوں ڈرتا ڈرتا جاتا ہے

شاہدِ مقصود

اللہ کے محبوب کا روضہ نظر آیا ‏ اے دیدۂ عرفاں مجھے کعبا نظر آیا
یہ راز بھی کیا راز ہے ہر طاقِ حرم پر ‏ ساغر نظر آیا مجھے مینا نظر آیا
گھر بیٹھے ہی ہم دیکھ رہے ہیں وہی جلوہ ‏ جو جلوہ تمہیں حضرت موسیٰ نظر آیا
کیا نور سے پُر نور ہے یہ محفلِ میلاد ‏ ہر سمت ہمیں نور کا جلوہ نظر آیا
ہر کوچۂ یثرب میں مری آنکھوں کو یارب ‏ فردوس کے گلشن کا تماشا نظر آیا
یہ اَنتَ اَنا ہی کے تصور کا ہے صدقہ ‏ احمدؐ میں اَحد کا مجھے جلوا نظر آیا
جو خال تھا اس عارضِ آقائے جہاں پر ‏ آنکھوں کو مری عرش کا تارا نظر آیا
ہر چند کہ ہر سمت سرِ حشر نظر کی ‏ صرف ایک محمدؐ کا سہارا نظر آیا
بن ٹھن کے چلا عرش پہ جب شبِ معراج ‏ کس شان سے محبوبؐ خدا کا نظر آیا
جبریلؑ کو کہتے ہوئے ہم نے یہ سنا ہے ‏ احمدؐ مرا اللہ کا پیارا نظر آیا

کیوں کر نہ سلیم آپ کی آنکھیں ہوں منوّر
اب شاہدِ مقصود کا جلوہ نظر آیا

عذاب و ثواب

ہزار چمکے اگر آفتاب کیا ہوگا — جوابِ روئے رسالتمآب کیا ہوگا
بہار میں بھی چمن کا گلاب کھلا ہوگا — کھلا کرے ترے رُخ کا جواب کیا ہوگا
خدا رحیم ہے رحمت ہے بیحساب اسکی — مرے گناہ کا اے دل حساب کیا ہوگا
تڑپ رہا ہوں خیالِ رسولؐ میں ہر دم — سکون اے دل پُر اضطراب کیا ہوگا
ہماری قبر بنی گر نبیؐ کے کوچے میں — تو دل میں خوفِ عذاب و ثواب کیا ہوگا
حبیبِ حق کی محبت جو لے چلا دل میں — پھر اس پہ قبر میں کوئی عذاب کیا ہوگا
درِ رسولؐ پہ جس نے نہ کی جبیں سائی — وہ دو جہاں میں کہیں کامیاب کیا ہوگا
ہزار حسن میں ڈوبا ہو چودھویں کا چاند — رُخِ رسولؐ کا لیکن جواب کیا ہوگا
رسولِ پاک سا حسیں کوئی مصر میں بھی تھا — تمہارے حُسن کا وہ بھی جواب کیا ہوگا
کھلا تھا جو چمنِ ہاشمی میں مکے میں — چمن میں کوئی شگفتہ گلاب کیا ہوگا

ملا تھا حضرتِ یوسفؑ کو حسن پھر بھی سلیم
جوابِ حسنِ رسالت مآب کیا ہوگا

جلوۂ ذوالجلال

محمدؐ کا دل میں خیال آ رہا ہے
سنبھالو مجھے کوئی حال آ رہا ہے

نظر جلوۂ ذوالجلال آ رہا ہے
زمیں پر خدا کا جمال آ رہا ہے

قدم چومتے ہیں دو عالم کے جلوے
حبیبِ خدا بے مثال آ رہا ہے

پیا ساغرِ زمزم و جام کوثر
مجھے کیف کے ساتھ حال آ رہا ہے

سرِ حشر عصیاں کا پھر پھر کے دیکھیں
یہی بار بار اک خیال آ رہا ہے

میں کس منہ سے جاؤں مدینہ کی جانب
خدا کی قسم انفعال آ رہا ہے

سنبھل جا دل زار اب بھی سنبھل جا
مقامِ حریم جلال آ رہا ہے

چلا جاؤں گا ہند سے آج کل میں
مجھے تو پیام وصال آ رہا ہے

نظر چار سو باغ عالم میں مجھ کو
محمدؐ کا حسن و جمال آ رہا ہے

وہی صورتِ نور یاد آ رہی ہے
محبت میں مجھ کو کمال آ رہا ہے

سلیم اب تو مدحت پہ تیار ہو جا
مبارک مہینے کا سال آ رہا ہے

عجب حسن و اعجاز

اندھیرا تھا پہلے جہاں رات کالی مگر واہ رے حسن کی باکمالی
ہر اک سمت پھیلی ہوئی تھی اُجالی کہ تصویر ہے نور کی آنے والی
زمانے کے ہر اک مسلماں کا والی خدا کی قسم ذات جنکی ہے عالی
بنا جس نے اسلام کی آکے ڈالی گلستانِ اسلام کا خاص مالی

کوئی آرہا ہے خراماں خراماں، جلو میں لئے دین اسلام و ایماں
تجلی تجلی ہر اک سُو نمایاں جبیں بدر کامل تو ابرو ہلالی

جنھیں حسن پر اپنے دعویٰ تھا بیحد ہوئے وہ بھی آخر خجل ہو کے سرد
ہوا جلوہ آرا جو نورِ محمدؐ مہ و حور نے شرما کے صورت چھپالی

عجب حسن و اعجاز ان کی نظر ہے کہیں تیغ ہے اور کہیں وہ سپر ہے
محب کو مسرت ہے دشمن کو ڈر ہے یہ شانِ جمالی وہ رعبِ جلالی

ہے قبضے میں اس کے خدا کی خدائی عیاں اس سے ہے جلوہ کبریائی
نہ پوچھو کہاں تک ہے اسکی رسائی بس اب حد ہے بزمِ وحدت میں جالی

محمدؐ سا دُنیا میں بندہ نہ ہوگا فرشتوں نے بھی کوئی دیکھا نہ ہوگا
خُدا کی خُدائی میں ایسا نہ ہوگا، بڑا نام اُونچا بڑی ذات عالی،

بہت کفر آگے قدم دھر چُکا تھا، سمجھ لو کہ ایمان بھی مر چکا تھا
بتوں کا قدم کیا نہ کچھ کر چکا تھا، اسی نے نئے آ کے بنیاد ڈالی

ہری کھیتیاں رقص میں آ رہی ہیں لگا ہیں عجب ٹھنڈکیں پا رہی ہیں،
بہاریں گلستاں میں بل کھا رہی ہیں لدی ہے کھلے پھول سے ڈالی ڈالی

قوانینِ حق کا زبردست ماہر، اُخوّت کا حامی ہے ایمان کا ناصر
وہ آیا ہے دیں کی ترقی کی خاطر، ملے کیوں نہ کفّار کو گوشمالی

خُدا کی طرف سے رسولِ بشیرؐ بشر اور یہ عزّت کہ محبوبِ داور
تلاطم میں طوفاں میں مُلّاح بنکر بڑی شان سے دیں کی کشتی بچالی

وہ اوّل و آخر وہ مخفی وہ پیدا، رُخِ پاک سے شانِ قُدرت ہویدا
اسی حُسن پر خود ہے اللہ شیدا، اسی حُسن پر ختم ہے بے مثالی

لکھی نعتِ نبی کے ساغر یہ ساغر، لگے جھومنے رات بھر مست ہو کر
فرشتے جو لائے ہیں بوتل میں بھر کر سلیم آج اپنے لئے مئے منگالی

جام و سبو

مرے دل میں تو ہے مرے دل میں تو ہے — ترا سبز گنبد مرے روبرو ہے

جمالِ مدینہ بڑا خوب رُو ہے — اُسے دیکھنے کی بڑی آرزو ہے

مدینہ کی گلیوں میں مر جاؤں جا کر — عزیزو اسی میں مری آبرو ہے

گلابوں کے سینے میں عنبر کے دل ہیں — ابھی تک مئے عشقِ احمد کی بُو ہے

خدایا یونہی دم نکل جائے میرا — دمِ نزع میری نظر قبلہ رُو ہے

نہیں خوفِ عصیاں نہیں خوفِ محشر — حمایت کو تو ہے شفاعت کو تو ہے

فرشتے بھی انسان بھی تسبیح خواں ہیں — کہ دونوں جہاں میں تری گفتگو ہے

مدینہ میں مسرور ہیں جا کے میکش — گھٹا چھائی ہے پاس جام و سبو ہے

زمیں کیا فلک کیا زماں کیا چمن کیا — جدھر دیکھو جلوہ ترا چار سو ہے

سیہ کار ہیں بخش دیتا ہے داور — کہ فرمان تیرا ہی لا تقنطوا ہے

سلیم آج محفل مہک اٹھی ساری
مری نعتِ احمد میں پھولوں کی بُو ہے

ہوش و خروش

یا نبیؐ شانِ رسالت کی ہے پیاری ساری
دونوں عالم میں تجلی ہے تمہاری ساری

زلف بکھرائے تھے رخسار پہ محبوب خدا
شبِ معراج عجب شان تھی پیاری ساری

اے صبا روضۂ احمدؐ پہ اگر جانا ہو
جا کے کہنا یہ مری گریہ و زاری ساری

مرحبا شمع رسالت کی تجلّی دیکھی
تھی ضیا نور کی محفل میں تمہاری ساری

درِ احمدؐ پہ پہنچنے نہ دیا قسمت نے
کوششیں ہو گئیں بیکار ہماری ساری

یا نبیؐ خواب میں دیدار دکھا دو مجھ کو
صفحۂ دل پہ ہے تصویر تمہاری ساری

بخششِ اُمّتِ عاصی کی دُعا ہے سرِ حشر
ہم غریبوں پہ عنایت ہے تمہاری ساری

کیوں نہ پہنچے درِ احمدؐ پہ ہم اے دل اب تک
عمر غفلت ہی میں افسوس گزاری ساری

دیکھ کر حور و ملک قربان کیے ہوش و خروش
شانِ محبوبِ خُدا کی تھی جو پیاری ساری

ہم مدینے سے جو ہیں دُور تو بے حد غم ہے
جان آ بنی ہے ہوش اُڑ گئے ہماری ساری

روضۂ پاک پہ پہنچے نہ مدینے میں سلیم
عمر اس غم میں ہوئی ختم ہماری ساری

زہد و تقویٰ

جو نورِ مصطفےٰ دونوں جہاں میں جلوہ آرا ہے
زمیں سے عرشِ اعظم تک اُجالا ہی اُجالا ہے

خداوندِ دوعالم مرتبہ اس کا بڑھاتا ہے
محمد مصطفےٰ کا جان و دل سے جو بھی شیدا ہے

سلام اُن پر میں بھیجوں گا درود اُن پر میں بھیجوں گا
خدا کے سب رسولوں میں جو افضل ہے جو اعلیٰ ہے

رُخ و گیسوئے احمدؐ پر فدا ہوں میں دل و جاں سے
اسی کا جلوہ آنکھوں میں اسی کا سر میں سودا ہے

شفاعت کر کے دیگا اذنِ جنت کون دُنیا میں
نبیؐ سے یہ سہارا ہے نبیؐ کے سر پہ سہرا ہے

زہے قسمت ملا ہم کو شفیع المذنبیں کیسا
ہمارا شافعِ محشر غریبوں کا سہارا ہے

شبِ معراج حالِ عرش کے خُوش ہو کے کہتے ہیں
سرِ عرشِ بریں آ کر عرب کا چاند نکلا ہے

حبیبِ کبریا پر جان و دل قرباں ازل سے ہیں
وہی اللہ کا پیارا وہی بندوں کا پیارا ہے

سرِ محشر خُدا کے سامنے کیونکر میں جاؤں گا
نہ سرمایہ عبادت کا نہ کوئی زہد و تقویٰ ہے

زہے قسمت مدینے جا رہے ہیں ہم خُدا حافظ
محمد مصطفےٰ کا عشق اب دل میں سمایا ہے

سیہ کاری سے باز آ سر بسجدہ ہو کے توبہ کر
سلیم رُو سیہ آخر خُدا کو مُنہ دکھانا ہے

شرابِ محمدؐ

یہ ہے رتبۂ لاجواب محمدؐ — کتابِ خدا ہے کتابِ محمدؐ

حبیبِ خدا و شفیعِ دو عالم — بڑے پیارے پیارے خطابِ محمدؐ

خدا رکھے اک ایک گوشہ میں دل کے — ہے جلوہ نما آب و تابِ محمدؐ

دو عالم اُجالا ہوا جا رہا ہے — یہ ہے صورتِ لاجوابِ محمدؐ

ہوئی روشن اس طرح شمعِ ہدایت — زمانہ ہوا فیض یابِ محمدؐ

نہ ہو حشر کے روز رسوائی میری — یہی ہے تمنا جنابِ محمدؐ

خدایا! خدایا! کبھی زندگی میں — دِکھا دے رُخِ بے نقابِ محمدؐ

زمیں پر بھی دیکھو فلک پر بھی دیکھو — ہوا ہے نہ ہوگا جوابِ محمدؐ

مرے دل کو دُھن ہے ہمیشہ انہیں کی — ازل ہی سے پی ہے شرابِ محمدؐ

سواری سوئے عرش وہ جا رہی ہے — ہیں رُوح الامیںؑ ہمرکابِ محمدؐ

سلیم اپنی آنکھوں سے دل کھینچتے ہیں
نمایاں ہے کیفِ شرابِ محمدؐ

اللہ اللہ

اللہ اللہ عزّ و شانِ مصطفےٰ
عرش ہے یا آستانِ مصطفےٰ

گوش بر آواز ہے اللہ خود
کہہ رہا ہوں داستانِ مصطفےٰ

مُنہ سے جو نکلا وہ برحق ہی رہا
تھی زبانِ حق زُبانِ مصطفےٰ

کیوں نہ ہو حسنینؓ کا رتبہ بلند
دونوں شہزادے تھے جانِ مصطفےٰ

کاش وہ دن بھی کبھی ہوتا نصیب
دیکھ لیتے آستانِ مصطفےٰ

دل کو سینے سے لگائیں کیوں نہ ہم
دل میں ہے دردِ نہانِ مصطفےٰ

قبر میں پُوچھیں جو کچھ منکر نکیر
کہہ چلوں میں داستانِ مصطفےٰ

دل کی رگ رگ میں نبیؐ کی یاد ہے
دِل ہمارا ہے مکانِ مصطفےٰ

ہے رسُولوں کو تعجب کس قدر
دیکھ کر محشر میں شانِ مصطفےٰ

ہر طرف اِسلام کی تنویر ہے
ہے شگفتہ گلستانِ مصطفےٰ

بعدِ حق وہ سب سے بڑھ کر ہیں سلیم
کیا بیاں ہو عزّ و شانِ مصطفےٰ

نعرۂ مستانہ

اللہ بھی دیوانہ ہے محبوبِ خدا کا
کس لطف کا افسانہ ہے محبوبِ خدا کا

جنت کی طرف جاتے ہیں محشر میں گنہگار
کیا ہاتھ میں پروانہ ہے محبوبِ خدا کا

کیونکر مرا رتبہ نہ ہو بڑھ چڑھ کے فلک سے
دل میرا تو دیوانہ ہے محبوبِ خدا کا

جاری ہیں یہاں بادۂ تسنیم کی نہریں
جنت نہیں میخانہ ہے محبوبِ خدا کا

کہتے ہیں اویس قرنی جس کو جہاں میں
بے دیکھے وہ دیوانہ ہے محبوبِ خدا کا

بجلی کی کڑک اور ستاروں کی چمک میں
اک جلوۂ جانانہ ہے محبوبِ خدا کا

دل شمعِ محبت پہ فدا کیوں نہ ہو میرا
واللہ یہ دیوانہ ہے محبوبِ خدا کا

دیوانہ بڑی شان سے جاتا ہے سوئے دشت
اک نعرۂ مستانہ ہے محبوبِ خدا کا

جب چاہیں پئیں بادۂ توحید کے شیدا
بھرپور وہ پیمانہ ہے محبوبِ خدا کا

جبریل امیں آتے ہیں جھک جھک کے ادب سے
دربار بھی شاہانہ ہے محبوبِ خدا کا

چھیڑو نہ اسے حشر میں آتا ہے سلیم اب
دیوانہ ہے دیوانہ ہے محبوبِ خدا کا

بارِ عصیاں

دل کو کعبہ بنا لیا ہم نے
اُجڑے گھر کو بسا لیا ہم نے

آ کے دُنیا میں کیا کیا ہم نے
بارِ عصیاں اُٹھا لیا ہم نے

گنبدِ سبز جب نظر آیا
سر ادب سے جُھکا لیا ہم نے

اہلِ محشر سے باعثِ عصیاں
شرم سے مُنہ چُھپا لیا ہم نے

زیرِ مرقد کمالِ ایماں سے
نُور کا گھر بنا لیا ہم نے

ہجرِ پیغمبرِ الٰہی میں
رنج و غم کو اُٹھا لیا ہم نے

بزمِ میخانہ بن گئی جنّت
لُطفِ بادہ اُٹھا لیا ہم نے

یاد آئی بہارِ طیبہ کی
گھر کو جنّت بنا لیا ہم نے

ان کی زلفوں کی یاد میں شب بھر
بختِ خفتہ جگا لیا ہم نے

حُسن کی بارگاہِ عالی میں
تحفۂ عشق پا لیا ہم نے

مدحتِ حضرتِ نبیؐ سے سلیمؔ
رنگِ محفل جما لیا ہم نے

نعتِ خیر الانام

لطفِ احمدؐ جو عام ہو جائے
ذرّہ ماہِ تمام ہو جائے

جس کو جنّت کا لُطف لینا ہے
نعتِ خیر الانام ہو جائے

بارِ غم میں اُٹھا نہیں سکتا
ختم فُرقت کی شام ہو جائے

یا نبیؐ یا رسُولؐ یا محبُوبؐ
سرفراز یہ غلام ہو جائے

شوق ہے مجھ کو طوفِ کعبہ کا
زندگی میں یہ کام ہو جائے

مئے پرستوں کا حشر میں ساقی
خُلد میں انتظام ہو جائے

خواب میں آؤ یا رسُولؐ اللہ
کچھ سلام و کلام ہو جائے

ان کے سودائی کو نہیں پروا
صبح ہو جائے شام ہو جائے

ترے کوچہ میں یا ترے در پر
عاشقوں کا مقام ہو جائے

ہم محبّت میں جان دیتے ہیں
کیا عجب ہے جو نام ہو جائے

خانۂ دل سلیم کا مولا!
رشکِ دارالسّلام ہو جائے

گرمیٔ عشق

داغِ دلِ عشقِ محمدؐ میں ضیا دینے لگے
پھول مرجھائے ہوئے بوئے وفا دینے لگے

میں وہ مے خوارِ محبت ہوں وہ مے نوشِ وِلا
جامِ کوثر خود محمدؐ مصطفیٰ دینے لگے

جب خدا سے مانگنے کی کچھ نہیں حاجت ہوئی
ہم درِ احمدؐ پہ جا کر کچھ صدا دینے لگے

ہو گئی مقبول آخر میری نعتِ پُرخلوص
سبز گنبد کے مکیں مجھ کو دعا دینے لگے

اوّل اوّل سر جھکانا بھی مرا بے کیف تھا
آخر آخر میرے سجدے بھی مزا دینے لگے

نام اس کا ہے سخاوت اس کو کہتے ہیں کریم
میں نے جو مانگا تھا اس سے بھی سوا دینے لگے

وقتِ نعتِ مصطفیٰ اللہ رے میرا جوشِ دل
دیکھنے والے تھے جتنے سب دعا دینے لگے

کاش وہ دن ہو کہ انکے آگے آئے مجھ کو غش
اور وہ گھبرا کے دامن کی ہوا دینے لگے

میں جو نکلا جھومتا گاتا نبیؐ کے شوق میں
حشر والے مجھ کو خود سے راستا دینے لگے

گرمیٔ عشقِ محمدؐ میں پسینہ دیکھ کر
جنت الفردوس کے پتے ہوا دینے لگے

داغِ عشقِ احمدیؐ بھی ہے کوئی نعتِ سلیم
قبر کی ظلمت میں سب تارے ضیا دینے لگے

قلب و جگر

میری جبیں کو کاش رسالت کا در ملے
یہ دن ملے تو راحتِ قلب و جگر ملے

جنت نہیں پسند جو تھوڑی جگہ مجھے
قدموں کے پاس آپ کے خیر البشرؐ ملے

آنکھیں بچھا رہا ہوں میں پہلے سے ہر جگہ
شاید حبیبِ حق کی کہیں رہ گزر ملے

سوزِ غمِ رسولؐ جلاتا رہے مجھے
فرقت میں کیوں نہ لذتِ سوزِ جگر ملے

آجاؤ تم جو خواب میں محبوبِؐ کبریا
یونہی مری نظر سے تمہاری نظر ملے

رندِ مدینہ آئے ہیں محشر میں ساقیا
کوثر کا جام آج ذرا خاص کر ملے

سر کو جھکا کے پھر نہ اٹھاؤں میں حشر تک
محبوبِ کبریا کا جبیں کو جو در ملے

روزِ جزا کی فکر نہ پروا نجات کی
بیڑا ہے پار دامنِ مولا اگر ملے

یا مصطفےٰ مدینے کو آیا ہوں دور سے
دم لینے کو تو سایۂ دیوار و در ملے

میں ہی نہیں کوئی نبیؐ کی تلاش میں
کل راہ پوچھتے ہوئے مجھ کو خضرؑ ملے

بعدِ حسابِ حشر میں یارب سلیم کو
صدقہ رسولِ پاک کا جنت میں گھر ملے

سلام کہتی ہے

ہمارے عشق کی دُنیا سلام کہتی ہے
حضورِ دل کی تمنّا سلام کہتی ہے

ستم رسیدوں کی بیوہ کی اور یتیموں کی
صدائے دل سے شکستا سلام کہتی ہے

پہنچ کے حشر میں فردوس کی بہارِ نکو
یہ اُمّتِ شہِ والا سلام کہتی ہے

نگاہِ یاس غریبوں کی آہ بیکس کی
ادب سے اے مرے مولا سلام کہتی ہے

شفیع روزِ جزا کو بہ عجز محشر میں
ہماری دہشتِ فردا سلام کہتی ہے

معاوضہ میں گناہوں کے ہم کو جنت دے
یہ آرزو شہِ بطحا سلام کہتی ہے

وہ شان ہے کہ محمدؐ کے بادہ خواروں کو
بہارِ ساغر و مینا سلام کہتی ہے

بانتہائے ادب عاصیوں کے دلکی دُعا
حضورؐ پاک کو صدہا سلام کہتی ہے

نہیں اُمید و تمنّا کی حد جزاک اللہ
ہزار بار یہ آقا سلام کہتی ہے

خوشا نصیب محمدؐ کے والہ و شیدا
بہارِ گنبدِ خضرا سلام کہتی ہے

یہ نعتِ حضرتِ خیر الوریٰ کی رنگینی
سلیمؔ آپ کو صدہا سلام کہتی ہے

پیامِ خدا

زمانے میں نورِ خدا اچھار ہا ہے
خُدا کی طرف سے کوئی آ رہا ہے

غریبوں کے ماوا لیجے آکر
غُلام آپ کا رنج و غم کھا رہا ہے

مناظر ہیں دلکش فضائیں ہیں رنگین
مدینے کا نقشہ کھبا جا رہا ہے

رسولِ معظم ضیائے دو عالم
خیال آپ کا آ کے تڑپا رہا ہے

مرا دل تڑپ کر مجھے خود ہی مولا
تمہاری جدائی میں تڑپا رہا ہے

مدینے کو ہوں گے رواں پا پیادہ
زمانہ وہ نزدیک تر آ رہا ہے

بچاؤ بچاؤ جہنم سے اس کو
جو محشر میں ڈر ڈر کے چلا رہا ہے

نہ کیوں کر ہو بشاش ساری خُدائی
پیامِ خُدا مصطفٰے لا رہا ہے

کوئی پوچھے جا کر یہ عاشق کے دل سے
محبت میں کتنا مزا آ رہا ہے

بلاؤ ذرا دوڑ کر کوئی اس کو
وہ پیارا نبی کا کدھر جا رہا ہے

سرِ حشر دیکھو رسولِ خُدا کے
کہ پاپوش اُٹھائے سلیم آ رہا ہے

نامِ محمدؐ

غمِ عشقِ احمدؐ جو تڑپا رہا ہے
کلیجا مرا منہ کو اب آ رہا ہے

مدینے کی جانب چلے جاؤں اٹھ کر
خیالِ محمدؐ مجھے آ رہا ہے

درِ مصطفےٰؐ پر جو میں رو رہا ہوں
نکلتا ہے جو مجھ کو سمجھا رہا ہے

میں حیرت سے رو کر اسے دیکھتا ہوں
مدینے کو اب قافلہ جا رہا ہے

درِ مصطفےٰؐ پر جو بیتاب ہوں میں
تڑپنے میں مجھ کو مزا آ رہا ہے

مدینے کے رستے میں دم اپنا نکلے
مرا دل یہی مجھ کو سمجھا رہا ہے

خدایا لیا کس نے نامِ محمدؐ
یہ بیتاب کیوں دل ہوا جا رہا ہے

طوافِ درِ مصطفےٰؐ ہم کریں گے
لو حج کا زمانہ قریب آ رہا ہے

درِ مصطفےٰؐ سے درِ مصطفےٰؐ پر
کوئی آ رہا ہے کوئی جا رہا ہے

ہمیں یا محمدؐ مدینہ بلائیں
نہیں ہند میں اب رہا جا رہا ہے

سلیمؔ آخرش کس طرح جا کے پہنچوں
تصور مدینے کا تڑپا رہا ہے

شانِ پیمبر دیکھنا

دیکھنے والو ذرا شانِ پیمبر دیکھنا
یا خدا قائم رہے یہ زندگی بھر دیکھنا

کام آئے گا یہ اپنے زندگی بھر دیکھنا
اک نظر اس سمت اے بندہ پرور دیکھنا

دولتِ کونین کی پروا نہ پھر ہوتی ہمیں
کاش ملتا صرف ہم کو زندگی بھر دیکھنا

مل گیا ہے سایۂ دامانِ محبوبِ خدا
میری قسمت کو بھی اے حسنِ مقدر دیکھنا

بادۂ حبِ نبی ہے مستیٔ عمرِ نشاط
سب کو کر ڈالے گا بیخود ایک ساغر دیکھنا

اللہ اللہ یہ وقار و عزتِ بابِ رسول
سر فرشتوں کے جھکے ہیں جانبِ در دیکھنا

حسن ایسا عالم آرا اور سپہرِ پیغمبری
کیا بھلا لگتا ہے اس رخ پہ یہ زیور دیکھنا

چاند سورج کہتے ہیں ثریا کے آپس میں بھی
دیکھنا سرکار کا روئے منور دیکھنا

وہ شبِ تاریک میں جلوہ نما ہیں بے حجاب
روشنی خود سے پہنچ جائے گی گھر گھر دیکھنا

اے مسلمانو گناہوں سے نہ گھبراؤ ذرا
اپنے آقا کی شفاعت روزِ محشر دیکھنا

زندگی بھر کی عبادت سے ہے بڑھ کر یہ سلیم
ان کے روئے عالم آرا کو نظر بھر دیکھنا

نبیؐ کی حق پرستی

مُسلمانوں میں ہر چھوٹے بڑے سے اُنکو اُلفت تھی
شفاعت بھی انہیں کے ہاتھ میں تھی جنکی اُلفت تھی

عجب انداز تھا چشم کرم کی باکمالی کا
نبیؐ کی جس طرف نظریں اٹھیں رحمت ہی رحمت تھی

فرشتے تک بھی جس کے حکم تعمیل کرتے تھے
رضائے حق کا وہ مختار تھا قبضے میں قدرت تھی

وہ کتنی شان سے تشریف لائے بزم محشر میں
شفاعت پیچھے پیچھے اُنکے آگے آگے عزت تھی

حبیبِ کبریا بن کر بھی عبدِ کبریا ٹھہرے
محمدِ مصطفیٰؐ کے ہاتھ میں عالم کی قسمت تھی

زمانے میں کوئی اس شان کا بندہ نہیں آیا
خُدا کی بندگی تھی اور خُدائی پر حکومت تھی

بڑی شہرت زمانے میں ہے اس کے حُسن و خُوبی کی
کبھی جاروب کش شاید ترے کوچے میں جنت تھی

نبیؐ کی حق پرستی انقلاب دورِ عالم ہے
نبیؐ نے کر دی وہ پوری جو منشائے نبوت تھی

خُدا کا حکم بندوں تک خُدا کی مانگ بندوں کی
اِدھر سے بھی رسالت تھی اُدھر سے بھی رسالت تھی

خُدا کا اور محبوبِ خُدا کا ربط کیا کہئے
اِدھر سے جانچ اُدھر سے کامیابی عبادت تھی

محمدؐ سا نبیؐ پاک سیرت ہم میں آیا تھا
سلیم اللہ شاہد یہ مُسلمانوں کی قسمت تھی

مٹے انتظار ہو جائے

وہ کیوں نہ تاج سر روزگار ہو جائے
جو عین رحمت پروردگار ہو جائے

وہ ناخدا جو مرا ایک بار ہو جائے
تو ٹوٹی کشتی بھی طوفان کے پار ہو جائے

قسم خدا کی عبادت زیارت رُخ ہے
جو ڈالے تجھ پہ نظر ذی وقار ہو جائے

ادھر بھی ایک نگاہِ کرم غریب نواز
کہ بیقرار کے دل کو قرار ہو جائے

کبھی مجھے کوئی پیغام بھیج دو مولا
کہ میرا عزم سفر پائیدار ہو جائے

مجھے بہشت کی پروا نہیں خُدا شاہد
قریب در کے جو میرا مزار ہو جائے

مری تو اتنی تمنا ہے اے شہِ عالی
ترے غلاموں میں میرا شمار ہو جائے

ریاضِ کوئے نبی پر ترے جو میری نظر
میری نگاہ میں ہر پھول خار ہو جائے

وہ اختیار خُدا کی طرف سے ہے اُن کو
جو دل سے مانے وہ با اختیار ہو جائے

محبت انکی کبھی دل سے مٹ نہیں سکتی
یہ جیبِ زیست بھی گر تار تار ہو جائے

آؤ وعدہ بھی آنے کا خیر سے کر دو
سلیم مست مٹے انتظار ہو جائے

خدا کی تجلی

خدا کی قسم دین و ایمان تصدق
رسولِ خدا پر دل و جاں تصدق

بیاباں ہیں قرباں گلستاں تصدق
ریاضِ مدینہ پہ ارماں تصدق

گلی پر تری حسنِ ایماں تصدق
بہارِ گلستانِ رضواں تصدق

ہے کیا بات گر ہو گلستاں تصدق
حقیقت میں دورِ بہاراں تصدق

حبیبِ خدا دلبرِ ہر دو عالم
اس انساں پہ ہیں سارے انساں تصدق

خدا کی تجلی محمد کا جلوہ
فدا ماہ و مہرِ درخشاں تصدق

یہ اسلام کا بانی ایسا ہے باقی
کہ اس پر ہیں سارے مسلماں تصدق

ثنائے نبی اس طرح درج اس میں
کہ جیسے ہو ہر لفظ قرآں تصدق

اِشارا ابھی انگلی کا تھا حسن تیرا
ہوا ہو کے شق ماہ تاباں تصدق

کئے جاؤں گا اس نبی پر ابد تک
دل و جاں تصدق دل و جاں تصدق

سلیم ایسا انسان بھلا کون ہوگا
کہ جس پر فرشتے ہیں قرباں تصدق

خمخانۂ حیات

جامِ کرم میں لطف کے ڈھب پا کے پی گیا — خمخانۂ حیات پہ میں چھا کے پی گیا

جب مِل گئی شراب مجھے لا الٰہ کی — میں سایۂ بہار میں لہرا کے پی گیا

کوثر کا جام اور محمدؐ کے ہاتھ سے — قدموں پہ جھوم جھوم کے لہرا کے پی گیا

رحمت کے زیرِ سایہ بہت میں نے پی ہے یوں — عشقِ نبیؐ کے نام پہ اِترا کے پی گیا

مستی ازل سے ہے مرے دل کو شراب کی — جامِ ولا جو ہاتھ لگا چھا کے پی گیا

تقسیم ہو رہی تھی محمدؐ کے نام پر — میں یہ شرابِ شوق میں لہرا کے پی گیا

ستر ہزار بار درودوں کو پڑھ کے میں — صہبائے حبِ مصطفویؐ پا کے پی گیا

رگ رگ میں کیوں نہ جذب ہو عرفان کی شراب — روضۂ پہ میں حضورؐ کے خود جا کے پی گیا

دُنیا کے میکدے میں بھی میں نشّہ کام شوق — کوثر کے جام حوروں سے منگوا کے پی گیا

کعبہ خُدا کا گھر ہے مگر پھر بھی شان سے — میں دامنِ سوال کو پھیلا کے پی گیا

محشر میں رنگ لائیں مری مستیاں سلیم
کوثر پہ جھوم جھوم کے لہرا کے پی گیا

نقشِ غم

فرقتِ مولا میں گھبراتا ہے دل　　لے کے نامِ پاک چلاتا ہے دِل
یا محمدؐ یا محمدؐ یا حبیبؐ　　یاد میں ہر دم تڑپ جاتا ہے دِل
کس طرح آؤں گنہگاروں میں ہوں　　یا محمدؐ میرا شرماتا ہے دِل
یا رسولؐ اللہ تمھارے ہجر میں　　نقشِ غم بن کر مٹا جاتا ہے دِل
یا الٰہی نور سے معمور کر　　ظلمتِ تربت سے گھبراتا ہے دِل
یا محمدؐ ہے جو مشکل راہِ حق　　چلتے چلتے ٹھوکریں کھاتا ہے دِل
المدد اے شافعِ روزِ جزا　　پرسشِ محشر سے گھبراتا ہے دِل
عشقِ احمدؐ میں نہیں مجھ کو سکون　　کس لئے ہر وقت تڑپاتا ہے دِل
کچھ کشش ہے آپ کے در کی طرف　　یا محمدؐ کھینچ کر لاتا ہے دِل
حسرتِ دیدار میں ہر روز و شب　　غم کی دیواروں سے ٹکراتا ہے دل

دیکھتے ہی شورشِ محشر سلیم
خود بخود پہلو میں تھراتا ہے دل

مسرّت مسرّت

حقیقت نمایاں ہوئی جارہی ہے
نقابِ دو عالم اُٹھی جارہی ہے

نویدِ مسرت صبا آج لائی
کلی باغِ دل کی کھلی جارہی ہے

قدم ارضِ طیبہ پر پڑتے ہی میرے
مسرت مسرت ہوئی جارہی ہے

تری بیخودی مجھ کو ہمراہ کھینچے
مدینہ کی جانب چلی جارہی ہے

ذرا دیکھ لینا ہماری جبیں کو
درِ مصطفےٰ پر جھکی جارہی ہے

مدینہ کی گلیوں میں جلوہ بہ جلوہ
نظر میری جنّت بنی جارہی ہے

میرے اشکِ حسرت کی تاثیر دیکھو
میری آتشِ غم بجھی جارہی ہے

نہ پوچھو یہ ہم سے فراقِ نبیؐ میں
جوانی ہماری کٹی جارہی ہے

مدینے کی گلیاں ہیں یا بزمِ جنّت
مرے دل کو راحت ملی جارہی ہے

مری رُوح کو آج کیا ہوگیا ہے
کہ تنہائی میں جھومتی جارہی ہے

تسلیمؔ آج ہے شورِ صلِّ علیٰ کا
مری نعت شاید پڑھی جارہی ہے

پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا دیکھتا ہے نظارا محمدؐ — سرِ عرشِ اعظم تمہارا محمدؐ
یہی ہند میں آکے کہتے ہیں حاجی — بُلا لو ہمیں پھر دوبارا محمدؐ
نہ کیونکر ہو قربان سارا زمانہ — خدا شیفتہ ہے تمہارا محمدؐ
یہاں بھی وہاں بھی اِدھر بھی اُدھر بھی — ترا ہی ترا ہے نظارا محمدؐ
زمیں پر بھی دیکھا فلک پر بھی دیکھا — نہیں کوئی ثانی تمہارا محمدؐ
مظالم مصیبت ہوئے ہم پہ کیا کیا — ہوا مال و جاں کا خسارا محمدؐ
بُلا لو مدینہ بلا لو مدینہ — تڑپتا ہے شیدا تمہارا محمدؐ
بڑی آن والا بڑی شان والا — ہمارا ہمارا ہمارا محمدؐ
مرے دِل کو ہے یاد پیہم تمہاری — مرے سر میں سودا تمہارا محمدؐ
فرشتوں نے آکر اُٹھایا جنازہ — غلام آج تیرا سدھارا محمدؐ

گُلِ نعت سے بھر دو داماں اس کا
سلیم آپ کا ہے یہ پیارا محمدؐ

ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حبیبِ خدا ہے ہمارا محمدؐ ہمیں جان و دل سے ہے پیارا محمدؐ
ترستی ہیں شام و سحر اپنی نظریں دکھادو دکھادو نظارا محمدؐ
ہوئے پانی پانی جہنّم کے شعلے لیا نام جس دم تمہارا محمدؐ
کہیں ڈوب جائے نہ طوفاں میں کشتی ذرا جلد دینا سہارا محمدؐ
غریبوں کا والی یتیموں کا وارث ہمارا محمدؐ ہمارا محمدؐ
تلاطم میں اُمّت کی کشتی پھنسی ہے ذرا جلد آؤ دوبارا محمدؐ
لگی نزع میں موت کی ہچکی جس دم تو چلاّ کے تُم کو پکارا محمدؐ
زمیں پر فلک ہو فلک پر زمیں ہو اگر ہو تمہارا اشارا محمدؐ
رہو میری آنکھوں میں یا میرے دل میں نہیں مجھ کو فرقت گوارا محمدؐ
تمہاری عنایت نہیں تھی جو مجھ پر یہ قسمت کو کس نے سنوارا محمدؐ

بُلا لو اسے اپنے قدموں کے نیچے
سلیم آگیا ہے تمہارا محمدؐ

سجدہ گہ

ہند سے طیبہ کو جانا چاہیے   سجدہ گہ پر سر جھکانا چاہیے
خواب میں صورت دکھانا چاہیے   دور ہیں وہ پاس آنا چاہیے
طور کا جلوہ دکھانا چاہیے   یا محمدؐ مسکرانا چاہیے
روضۂ احمدؐ پہ جانا چاہیے   درد کو درماں بنانا چاہیے
اپنے ہاتھوں سے غلاموں کو حضورؐ   جام کوثر کو پلانا چاہیے
اپنی بگڑی کو بنانے کے لئے   ان کے در پر سر جھکانا چاہیے
چھپکے چھپکے مصطفےٰ کے ہجر میں   عشق کے نغمات گانا چاہیے
میرے دل میں داغ عشق احمدیؐ   مثل انجم جگمگانا چاہیے
دل بہت بیتاب ہے شام فراق   یا محمدؐ جلد آنا چاہیے
روضۂ والا پہ جا کر ہند سے   جان کی چادر اُڑانا چاہیے

مدحت شاہِ ہدا اُس کر سلیم
آسمان کو جھوم جانا چاہیے

باغِ ہستی

بے نواؤں کے نبیؐ آج ہمارا آیا
بے نواؤں کا غریبوں کا سہارا آیا

باغِ ہستی میں کوئی عرش کا تارا آیا
شان سے جلوۂ وحدت نظارا آیا

تشنگی بادۂ وحدت کی مٹے گی اب تو
خود پلانے کے لئے ساقی ہمارا آیا

کہدو رضواں سے کہ در کھولدے جنت کے ابھی
میرے مولا مرے اللہ کا پیارا آیا

یا نبیؐ اس کو ذرا دید سے شاداں کردو
بہرِ دیدار کوئی ہجر کا مارا آیا

ہم غریبوں کی اعانت کیلئے محشر میں
میرے اللہ مبارک ترا پیارا آیا

زیرِ تربت جو فرشتوں نے کیا مجھ سے سوال
دفعتہً لب پہ مرے نام تمہارا آیا

آپ کے روضہ پہ لائی ہے کشش الفت کی
ہند کو جا کے کوئی پھر بھی دوبارا آیا

دوڑتا ہنستا ہوا قبر سے اٹھ کر کوئی
یا نبیؐ حشر میں دیوانہ تمہارا آیا

ہم گنہگار ہیں لیکن ہیں فدائی ان کے
اللہ والوں میں کبھی نام ہمارا آیا

ہم لگے جھومنے اک جوشِ محبت میں سلیم
جب نظر گنبدِ خضرا کا منارا آیا

رونے لگے

عاشقانِ مصطفےٰ شام و سحر رونے لگے
شامِ فرقت یاد میں سر پیٹ کر رونے لگے

حشر کے دن اپنے اپنے حال پر رونے لگے
دامنِ مولیٰ کو عاصی تھام کر رونے لگے

پرسشِ روزِ جزا کا جب ہمیں آیا خیال
منہ گریباں میں اپنے ڈال کر رونے لگے

جب نظر آیا نہ ہم کو جلوۂ پاکِ رسولؐ
حسرتِ دیدار میں آٹھوں پہر رونے لگے

فرقتِ مولیٰ میں اتنی ہو گئی حالت تباہ
چارہ گر بھی آج ہم کو دیکھ کر رونے لگے

منزلِ عرفان پہ آ جانا بہت دشوار تھا
حضرتِ موسیٰ بھی جا کر طور پر رونے لگے

جانے والے جا رہے ہیں جانبِ کعبہ اُدھر
دیکھ کر قسمت کو انکی ہم اِدھر رونے لگے

گنبدِ خضرا پہ میں نے جا کے یوں فریاد کی
جس قدر تھے اہلِ دل اہلِ جگر رونے لگے

چلنے والوں سے تو پوچھو مشکلِ راہِ وفا
چلتے چلتے ہر قدم پر بیٹھ کر رونے لگے

پہنچے روضے پر تو اہلِ شوق جالی تھام کر
لیکے نامِ سیدِ خیر البشرؐ رونے لگے

ہجرِ محبوبِ خدا کا سُن کے افسانہ سلیم
محفلِ میلاد میں اہلِ جگر رونے لگے

غلامِ رسالت

اُٹھے درمیاں سے نقابِ مدینہ ۔۔۔ تو دیکھیں رُخِ بے حجابِ مدینہ
خدا نے کیا انتخابِ مدینہ ۔۔۔ نہیں خُلد میں بھی جوابِ مدینہ
مرا دل رہے مستِ اُلفتِ الٰہی ۔۔۔ پلا دے پلا دے شرابِ مدینہ
اِدھر بھی اُدھر بھی ہیں جلوے حرم کے ۔۔۔ ہیں دونوں جہاں فیضیابِ مدینہ
مری آنکھیں کس جوش سے منتظر ہیں ۔۔۔ کوئی اسمیں بھر دے شرابِ مدینہ
شفیعِ قیامت ہیں ہم عاصیوں کے ۔۔۔ ہمارے ہیں عالی جنابِ مدینہ
اندھیرا ہے چھایا ہوا کل جہاں پر ۔۔۔ دِکھا شان پھر آفتابِ مدینہ
میں جا کر درِ مصطفےٰ پر مٹوں گا ۔۔۔ مجھے بھا گئی آب و تابِ مدینہ
مجھے ذرّہ ذرّہ ہے خورشید خاور ۔۔۔ غضب کا ہے حُسن و شبابِ مدینہ
محمد محمد کی دھن ہو مبارک ۔۔۔ کہ دلکش ہے صوتِ ربابِ مدینہ

سلیم اہلِ دُنیا مجھے کہہ رہے ہیں
غلامِ رسالت مآبِ مدینہ

جامِ تولّا

پے عرش ہے آفتابِ مدینہ
وہاں جا کے پہنچے جنابِ مدینہ

زمانہ برابر چلے جا رہا ہے
چلو ہم بھی لوٹیں ثوابِ مدینہ

خدایا مسلمان ہیں جان و دل سے
فدائے رسالت مآبِ مدینہ

میں نعتِ محمد لکھوں گا مِلا کر
سیاہی میں عطر و گلابِ مدینہ

مری چشمِ پُرنم سے نہریں ہیں جاری
برستا ہے گویا سحابِ مدینہ

زمانے سے ظلمت مٹی یا الٰہی
ہُوا جب عیاں آفتابِ مدینہ

قریبِ آستاں کے بنے میرا مدفن
یہ ہو میری تعبیرِ خوابِ مدینہ

میں پوچھوں گا یارانِ محشر سے رو کر
کہاں ہیں کہاں ہیں جنابِ مدینہ

ازل سے ہوں سرشار جامِ تولّا
سراپا ہوں مستِ شرابِ مدینہ

انہیں کی یہ راتیں انہیں کے یہ دن ہیں
ہیں شمس و قمر فیض یابِ مدینہ

سلیم اپنی چھوٹی سی تُربت کی خاطر
زہے بخت ہوا انتخابِ مدینہ

دردِ دل

ہو چکی ہے انتہائے دردِ دل — سُن لو مولا التجائے دردِ دل
آسماں پر جو ہیں روشن مہر و مہ — وہ ہمارے داغ ہائے دردِ دل
یا رسولؐ اللہ بڑا غمناک ہے — شامِ غم کا ماجرائے دردِ دل
لائے کوئی خاکِ پائے مُصطفےٰ — ہے وہی میری دوائے دردِ دل
دیکھ کر حضرتؐ کو آیا ہے سُکون — ہو چکی اب انتہائے دردِ دل
آ گئے حضرتؐ ہمارے خواب میں — با اثر ہیں نالہائے دردِ دل
یاد میں حضرتؐ تُمہاری رات دن — رِس رہے ہیں زخمہائے دردِ دل
آپؐ کے قدموں پہ لایا ہے مجھے — یا نبیؐ جی آشنائے دردِ دل
عشقِ ربّ العالمیں میں یا نبیؐ — لذّتِ کونین پائے دردِ دل
حسرتیں پھر میری زندہ ہو گئیں — صُورِ محشر ہے صدائے دردِ دل

ہے مزہ کچھ عشقِ احمدؐ میں سلیم
اور بھی حسرت بڑھائے دردِ دل

فراقِ حضورؐ

سن لو حبیبِ پاک ذرا ماجرائے دل
لائے ہیں آستاں پہ مجھے نالہائے دل

پورا ابھی ہوا نہ مرا مدعائے دل
سینے سے آرہی ہے صدا ہائے ہائے دل

ہر گوشہ گوشہ قبر کا روشن ہے اس قدر
گویا چراغِ طور بنے داغہائے دل

بے چین زندگی ہے فراقِ حضورؐ میں
تڑپا رہا ہے دل کو غمِ انتہائے دل

مجھ کو بلا دے جلد محمدؐ سے یا خدا
آٹھوں پہر یہی ہے مرا مدعائے دل

مرہم لگا دے کوئی مدینے کی خاک کا
دینگے دعائیں اسکو بہت زخمہائے دل

حسرت کا آرزو کا یہ دل ہے قیام گاہ
خالی نہیں رہتا ہے مہماں سرائے دل

ہر وقت نالے کرتا ہوں فرقت میں یا نبیؐ
ہر دم ہے تیری یاد میں ماتم سرائے دل

روزِ ازل سے الفتِ مولا میں مست ہوں
جو ابتدائے دل تھی وہی انتہائے دل

ہر وقت منتظر ہوں نگاہِ حبیب کا
بر آئے گا انہیں سے مرا مدعائے دل

بگڑا ہوا نصیب چمک جائے گا سلیم
کرلیں گے قبول اگر وہ مری التجائے دل

شہِ بطحیٰؐ

محمدؐ رحمۃً للعالمین معلوم ہوتا ہے
وہی اپنا شفیع المذنبین معلوم ہوتا ہے

عجب مشقِ تصوّر ہے مری پُرشوق آنکھوں کو
مدینہ دُور ہے لیکن قریں معلوم ہوتا ہے

فدا ہوتی ہیں حُوریں وقت نظارہ یہ کہہ کہہ کر
مدینے کا جواں سب سے حسیں معلوم ہوتا ہے

مجھے یا رب اندھیری قبر میں جو کام آیا ہے
وہ میرا داغِ دل مہرِ مبیں معلوم ہوتا ہے

جُھکی جاتی ہے خود تعظیم کو میری جبیں یا رب
درِ احمدؐ مجھے عرشِ بریں معلوم ہوتا ہے

مُبارک دوستوں کو گلشنِ جنت مگر مُجھ کو
درِ پاکِ نبیؐ خُلدِ بریں معلوم ہوتا ہے

ہُوا طالع جو خُورشیدِ رسالت آمنہؓ کے گھر
فلک نے بھی کہا ماہِ مبیں معلوم ہوتا ہے

احد احمدؐ میں آخر فرق کیا ہے کوئی کیا سمجھے
خُدا کا راز پوشیدہ کہیں معلوم ہوتا ہے

خُدا و مصطفٰےؐ کی اب میرے دلمیں محبت ہے
مرا سینہ مجھے عرشِ بریں معلوم ہوتا ہے

شہِ بطحیٰؐ کو جب دیکھا کہا حُوروں نے شرما کے
شبِ معراج کا دُولہا حسیں معلوم ہوتا ہے

خُدا کا عاشقِ صادق رسولؐ اللہ کا دیوانہ
بظاہر یہ سلیم ایسا نہیں معلوم ہوتا ہے

صاحبِ طٰہٰ

سب کو مبارک مژدہ رحمت احمد پیارا آتا ہے
ماہِ نبوت مہرِ رسالت احمد پیارا آتا ہے

درسِ وحدت دینے کو اسلام کا بیڑا کھینے کو
قرآں لیکے سوئے امت احمد پیارا آتا ہے

لیکے لوائے حمدِ الٰہی ٹھکرا کر سب دولت شاہی
صاحبِ طٰہٰ آیۂ رحمت احمد پیارا آتا ہے

صلّی اللہ علیہ وسلّم، نورِ مجسّم، روحِ مکرّم
ہادیٔ راہِ دین و ملّت احمد پیارا آتا ہے

عرشِ بریں سے جبریل آئے مژدہ رحمت ہیں وہ لائے
امت کی دیکھو یہ قسمت احمد پیارا آتا ہے

ماہِ ربیع الاوّل یہ ہے اعلیٰ بھی ہے افضل بھی ہے
پاک دنوں میں ماہِ نبوت احمد پیارا آتا ہے

جلوہ اپنا دکھائیگا وہ حق کا پیام سنائیگا وہ
سارے جہاں میں ہوگی شہرت احمد پیارا آتا ہے

سبکی آنکھوں کا ہے تارا جو ہے حق کا ازل سے پیارا
لے کر ہاتھ میں جامِ وحدت احمد پیارا آتا ہے

محفل یہ پیاری کیسی ہے قربان اب امت ساری ہے
اٹھو بہرِ تعظیم و حرمت احمد پیارا آتا ہے

فلسفیوں کو حیرانی ہے دلمیں پشیماں ہوتے ہیں
وا ہونگے اسرارِ حقیقت احمد پیارا آتا ہے

رحمتِ باری تجھ پر ہو گی کیوں غمگین ہے سلیم عاصی
محشر میں اب شافعِ امت احمد پیارا آتا ہے

اَنتَ اَنَا

معراج کی شب یہ آئی صدا میں اور نہیں تو اور نہیں
محبوب مرے اب شکل دکھا میں اور نہیں تو اور نہیں

احمد میں احد کا راز کھلا، قرآن میں جو دیکھا اَنتَ اَنَا
کہتا ہے محمدؐ سے یہ خدا میں اور نہیں تو اور نہیں

مجھ کو ہے ازل سے عشق ترا اور تو ہے حبیب خاص مرا
میں تجھ پہ فدا تو مجھ پہ فدا میں اور نہیں تو اور نہیں

ہے جسم ترا تو جان مری تو جسم مرا میں جان تری
یہ رازِ حقیقت کھل ہی گیا میں اور نہیں تو اور نہیں

جو کام ترا وہ کام مرا جو حکم ترا وہ حکم مرا
میں ہوں جو ترا تو ہے میرا میں اور نہیں تو اور نہیں

تو نور سے میرے خلق ہوا ہے فرق احد اور احمد کا
اک لحظہ نہیں تو مجھ سے جدا میں اور نہیں تو اور نہیں

موسیٰ کو ادب کا حکم ہوا محبوب سے اپنے حق نے کہا
تو عرش پہ میرے شوق سے آ میں اور نہیں تو اور نہیں

والشمس رخِ زیبا ہے ترا واللیل ہے تیری زلفِ دوتا
کہتا ہے خدا ہر صبح و مسا میں اور نہیں تو اور نہیں

معراج کی شب جبریلؑ نے حضرت سے کہا کہتا ہے خدا
محبوب مرے آ جلدی آ میں اور نہیں تو اور نہیں

خود پردہ اٹھا کر رب نے کہا محبوب سے تو پردہ کیسا
بے پردہ دیکھ لے جلوہ میرا میں اور نہیں تو اور نہیں

کیوں کر یہ سمجھ میں آئے بھلا کیا جانے سلیمہ ہیچمداں
محبوب سے خود کہتا ہے خدا میں اور نہیں تو اور نہیں

اُمیؐ محمدؐ

کہتا ہوا جاؤں گا یہ حشر میں مرقد سے
خواہانِ شفاعت ہوں محشر میں محمدؐ سے

موسیٰؑ نے تو دیکھی تھی پردے میں جھلک اک کی
بے پردہ ملے احمدؐ معراج میں سرمد سے

اے بادِ صبا لے چل ہم کو بھی مدینہ میں
اس دل کو محبت ہے گلزارِ محمدؐ سے

یہ جان اگر جائے تو جائے نہیں پروا
سر میں نہ اُٹھاؤں گا ہرگز درِ احمدؐ سے

جبریلؑ سبق خواں تھے اس علمِ لدنی کے
سب ہو گئے حل نکتہ اُمیؐ محمدؐ سے

معراج کی شب تم کو بلوایا ہے خالق نے
جبریلؑ نے کی آکر یہ عرض محمدؐ سے

صلوٰۃ کا غُل ہر سو ہو جائیگا محشر میں
میں صَلِّ علیٰ کہہ کر اُٹھوں گا جو مرقد سے

دکھلا دے مجھے یارب وہ جلوہ دل آرا
سیراب مجھے کر دے دیدارِ محمدؐ سے

آسان نہیں اپنی ہو جائیگی ہر مُشکل
مِل جاؤ محمدؐ سے مِل جاؤ محمدؐ سے

صَلوٰۃ علیٰ اُمیؐ پھر وردِ زباں ہوگا
آئے گا نظر روضہ جب آپکا سرحد سے

کیوں کر نہ سلیم اپنی تقدیر چمک جائے
مِلتی ہے جبیں جھک کر سنگِ درِ احمدؐ سے

شوکت و حشمت

روضۂ حضرت احمدؐ کی زیارت والے
بس یہی لوگ دو عالم میں ہیں قسمت والے

ایک پیمانہ ادھر مہر و عنایت والے
صاحب ساقیٔ خمخانہ وحدت والے

آج دنیا بھی انہیں کی ہے انہیں کا عقبیٰ
جو کہ ہیں خاص محمدؐ کی محبت والے

کیوں گناہوں پہ نظر کرتے ہو اہل محشر
ہیں مددگار مرے تاج شفاعت والے

اچھے اچھوں کے یہاں سر ہیں خمیدہ ہر دم
آتے جاتے ہیں جہاں شوکت و حشمت والے

رات دن دھن یہی رہتی ہے تصور کو مرے
کہیں آ جائیں نظر چاند سی صورت والے

تشنگی دیکھ کے محشر میں گنہگاروں کی
جام کوثر کا بڑھا دیتے ہیں جنت والے

ہیں جو محبوب کے قدموں پہ گرا محشر میں
جھومنے لگ گئے سنتے ہیں قیامت والے

کیوں مقدر پہ نہ مداح نبیؐ ناز کرے
ایسی تقدیر کہاں پائیں عبادت والے

کبھی غنچے میں کبھی گل میں کبھی گلشن میں
ذرہ ذرہ میں تجھے پائے بصیرت والے

شکر ہے مدح نبیؐ کا یہ ہوا فیض سلیم
حشر والے مجھے کہتے ہیں ارادت والے

اشکِ ندامت

میں اپنے دل میں احمدؐ کی محبت لیکے آیا ہوں
مدینے ہی میں مرجانے کی حسرت لیکے آیا ہوں

مجھے دنیا کی کیا پروا مجھے عقبیٰ کی کیا پروا
کہ سردارِ دو عالم کی عقیدت لیکے آیا ہوں

چڑھاؤں خون کے اشکوں کی چادر انکے روضہ پہ
یہ چشمِ تر میں اک رنگین حسرت لیکے آیا ہوں

گنہ گارانِ امت کی کہانی تو ذرا سن لو
تمہارے روضۂ اقدس پہ حضرت لیکے آیا ہوں

سرِ محشر خدا سے یوں کہونگا منفعل ہوکر
کہ اپنے دل میں امید شفاعت لیکے آیا ہوں

مرے حسرت بھرے دل میں کسی کی کیا جگہ ہوگی
ازل سے کملی والے کی محبت لیکے آیا ہوں

مرے آقا مرے مولا مرے ملجا مرے ماوا
سرِ دربار میں فریادِ امت لیکے آیا ہوں

ابھی دم بھر میں ہو جائیگی ٹھنڈی آتشِ دوزخ
کہ میں آنکھوں میں کچھ اشکِ ندامت لیکے آیا ہوں

یہاں گنبدِ خضرا پہ میں قربان کرنے کو
تمنا، آرزو، ارمان و حسرت لیکے آیا ہوں

نہیں ہے خوف ظلمت کا کہ بن کر نور چمکے گا
وہ داغِ عشقِ احمدؐ زیرِ تربت لیکے آیا ہوں

سلیم آٹھوں پہر ہے ورد مجھ کو نام احمدؐ کا
کہ ہر اک سانس میں سچی محبت لیکے آیا ہوں

محبوبِ یزداں

ہے ہمارا باادب محبوبِ یزداں کو سلام
بعد اس کے آلِ اصحاب اور یاراں کو سلام

زاہدانِ خشک کا ہے حور و غلماں کو سلام
زہد و تقویٰ کہہ رہا ہے باغِ رضواں کو سلام

یا محمدؐ مصطفےٰ سر کو جھکا کر سامنے
رحمتِ حق کر رہی ہے میرے عصیاں کو سلام

کھینچ کر سب لے چلیں اب مجھ کو طیبہ کی طرف
آرزو و حسرت و امید و ارماں کو سلام

اہلِ جنت کہہ رہے ہیں محفلِ میلاد میں
یا محمدؐ آپ کے سارے ثنا خواں کو سلام

وقتِ آخر یا رسول اللہ نظر آؤ مجھے
کہنے والی ہے قضا عمرِ گریزاں کو سلام

فرقتِ خیر الوریٰ میں جب ہمارے تن سے روح
تو اگر نکلی تو کہنا جا کے رضواں کو سلام

میں ہوں مجرم ساتھ ہیں لیکن جنابِ مصطفےٰ
جنت الفردوس کی فصلِ بہاراں کو سلام

داغِ عشقِ مصطفےٰ کیا رنگ لائے ہیں مرے
کہہ رہے ہیں بار بار اہلِ گلستاں کو سلام

دل ہمارا توڑ کر نکلے اگر سینے کے پار
چشمِ احمدؐ ہم کرینگے نیشِ مژگاں کو سلام

نعت میں اشعار سن کے داد دیتے ہیں سلیم
آفریں صد آفریں سارے سخنداں کو سلام

صہبائے وحدت

تجلی سے سرِ فاراں کھلے ابوابِ رحمت کے
نمایاں ذرے ذرے سے ہوئے جلوے رسالت کے

بحمد اللہ ہوئے ہیں آج شاہِ دو جہاں پیدا
چلیں اب دور پھر اک بزم میں صہبائے وحدت کے

ہر اک ذرہ میں ہے صورت گری کی شان پوشیدہ
کھلونے ساری دنیا میں ہیں یا رب تیری قدرت کے

ہمارا جذبۂ الفت کبھی یہ رنگ لائے گا
تصور میں اگر آئے قدم چومیں گے حضرت کے

وہ زیبائی وہ رعنائی خدا نے تجھ کو بخشی ہے
ازل سے لوگ دیوانے ہیں مولا تیری صورت کے

سناؤں کیا کسی سے میں احوالِ زبوں مولا
بنے ہیں داغ الم کے درد سے ناسور حسرت کے

خدا کے واسطے قربت کے نغموں سے بدل دیجے
اثر رکھتے ہیں کچھ نالے ہمارے شامِ فرقت کے

جگر پر چوٹ لگتی ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کہ دن کٹتے ہیں مشکل سے شبِ غم میں مصیبت کے

سسکتے ہیں تڑپتے ہیں نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں
بڑی مشکل میں ہیں مولا ترے دیوانے الفت کے

تڑپتے ہیں بلکتے ہیں خیالِ روئے احمد میں
مزے لیتے ہیں ہم دل میں تڑپ کر دردِ الفت کے

ثنا خواں تھا سلیم اکثر ترے محبوب کا یا رب
تو برسا قبر پر اس کی ہمیشہ پھول رحمت کے

دردِ جگری

الفت ہے مرے دل کو رسولِ عربی سے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی سے

آئے گی کوئی دم میں محمد کی سواری
بے تاب ہوا جاتا ہے دل اپنا ابھی سے

اک عاشقِ ناشاد کا پیغام خدا را
کہنا یہ صبا جا کے رسولِ عربی سے

بے نیت و بے قصد بھی جھک جاتی ہے فوراً
الفت یہ جبیں کو ہے درِ پاک نبی سے

دیدار دکھا دیجئے یا شاہِ دو عالم
مرنا ہے کوئی ہجر میں دردِ جگری سے

کچھ دن یہی دیوانے کا گر جوشِ جنوں ہے
الفت میں محمد کی گزر جائیگا جی سے

ہر بات بھی بگڑی ہوئی بن جائیگی میری
قسمت تو ملا دے کسی دن مجھ کو نبی سے

نکلا ہے بڑی دھوم سے عاشق کا جنازہ
محبوبِ خدا شاہِ مدینہ کی گلی سے

ہیبت سے گناہوں کی پشیماں ہے امت
خواہانِ شفاعت ہے وہ محشر میں نبی سے

اس سال مدینے کو چلا جاؤں گا واللہ
آیا ہے بلاوا مرا گلزارِ نبی سے

یہ کہہ کے سلیم اپنے قدم لیتی ہیں حوریں
دیوانہ یہ آیا ہے محمد کی گلی سے

مدحِ خوانی

محمدؐ مصطفیٰ کی مدح خوانی دیکھتے جاؤ
چمن میں بلبلوں کی گلفشانی دیکھتے جاؤ

حمایت کو شفاعت کو شفیع المذنبین آئے
سرِ محشر ہماری شادمانی دیکھتے جاؤ

ہمارا دل نہیں ہے جلوہ گاہِ عشقِ احمدؐ ہے
ذرا اُسکی بہارِ جاودانی دیکھتے جاؤ

تمہارے جلوۂ تاباں سے بھی محروم رکھتی ہے
شبِ فرقت کی یہ ایذا رسانی دیکھتے جاؤ

جو ابتک روضۂ اقدس سے ہیں دور اے شہِ والا
ذرا ان بیکسوں کی زندگانی دیکھتے جاؤ

غنیمت ہے کہ دم نکلے ہمارا عشقِ احمدؐ میں
ارے او مرنے والو! دارِ فانی دیکھتے جاؤ

نہ اُٹھنے کی مجھے طاقت نہ چلنے کی مجھے طاقت
مریضِ ناتواں کی ناتوانی دیکھتے جاؤ

ستارے نہیں فلک کے مہر و مہ میں اور موتی ہیں
ہمارے داغِ دل کی ضوفشانی دیکھتے جاؤ

یہاں ہر ہر قدم پر مرقدِ عشاق ہیں واللہ
یہ کوئی بے نشانوں کی نشانی دیکھتے جاؤ

کبھی رونے سے فرصت ہی نہیں پاتیں مری آنکھیں
غمِ احمدؐ میں میری خونچکانی دیکھتے جاؤ

جزاک اللہ مسخر کر لیا ہے اہلِ محفل کو
سلیم اپنی ذرا معجز بیانی دیکھتے جاؤ

شانِ پاسبانی

مدینے کے چمن کی کامرانی دیکھتے جاؤ
خدا کے نور کی جلوہ فشانی دیکھتے جاؤ

جلو میں اپنی اُمت کو لئے جاتے ہیں جنت میں
محمد مصطفےٰ کی مہربانی دیکھتے جاؤ

کیا کس شان سے ساماں مہیا اپنے مہماں کو
شبِ اسریٰ خدا کی میزبانی دیکھتے جاؤ

مزارِ مصطفےٰ میں آنکھ کی پلکوں سے جھاڑوں گا
کوئی آکر یہ شانِ پاسبانی دیکھتے جاؤ

جہنم کی تپش کی کیا حقیقت ہے قیامت میں
بجھا دیگی وہ اشکوں کی روانی دیکھتے جاؤ

ہماری قبر کے ہر گوشے گوشے میں نمایاں ہے
جمالِ مصطفےٰ کی ضوفشانی دیکھتے جاؤ

قدم لینے کو آتے ہیں فرشتے آسمانوں سے
تم اپنے عاشقوں کی قدردانی دیکھتے جاؤ

گناہوں کے وہ سارے داغ دھل جائیں گے دامن سے
خدائے پاک کی رحمت کا پانی دیکھتے جاؤ

لکھا ہے خون کے اشکوں سے میں نے رات بھر اُسکو
غمِ عشقِ محمد کی کہانی دیکھتے جاؤ

نگاہیں کیوں نہ ہوں قرباں انکی زیب و زینت پر
مدینے کی بہارِ جاودانی دیکھتے جاؤ

کھلائے گل ہزاروں رنگ کے نعتِ محمد میں
سلیم اپنی طبیعت کی روانی دیکھتے جاؤ

ظرفِ وضو

بزمِ نبیؐ کو دل کے سکوں سے سجا کے پی
عشقِ نبیؐ میں بادۂ وحدت ملا کے پی

رُوح الامیں بھی آتے ہیں دن رات بزم میں
اے عاشقِ رسُولؐ انہیں بھی پلا کے پی

ہے ذِکر جس شراب کا قرآنِ پاک میں
ایسی شراب ہے تو ذرا مُسکرا کے پی

مِلتا ہے مُفت بادہ محمدؐ کے فیض سے
ہر روز پنجگانہ تو گھر میں خدا کے پی

بچھڑے ہوئے ملے ہیں سبھی آج خُلد میں
وہ چند لُطف آئیگا ساقی بلا کے پی

ہے تشنگی تو بادۂ عرفاں کی زاہد
خمخانۂ رسُول سے تھوڑی منگا کے پی

دل میں خیال ساقیٔ کوثر کا لا کے تُو
توحید کی شراب ہے سر کو جھکا کے پی

لا کر ملال دل میں نہ پینا شراب کو
پینا ہے جب کبھی بھی تو دل کو لگا کے پی

لائیں گے خم شراب کا غلمانِ خُلد سے
خمخانے کی قسم تجھے ان کو بلا کے پی

یہ وہ شراب ہے نہ ملے گی کہیں تجھے
ظرفِ وضو کو آج تو ساغر بنا کے پی

قرآن کی آیتیں ہیں کہ نُسخہ شراب کا
گھر میں سلیم آج تو بادہ بنا کے پی

شمعِ ہدایت

بلائے اپنے روضے پر کہاں آ میری قسمت ہے
ازل سے یا محمد میرے دل میں تیری حسرت ہے

خدا کی شان ہر دم ہر گھڑی بارانِ رحمت ہے
وہاں ہے نور کا عالم جہاں حضرت کی تربت ہے

مدینے کی طرف دل کھنچ رہا ہے رات دن میرا
پہنچ جاؤں گا میں اک دن اگر جذب سلامت ہے

مدینے کے چمن سے بڑھ کے کیا باغِ ارم ہوگا
وہاں کا پتہ پتہ غیرتِ گلہائے جنت ہے

جو پھیلائی انھوں نے روشنی اسلام کی پھیلی
جو روشن کی تھی وہ روشن ابھی شمعِ ہدایت ہے

تڑپ کر مجھ کو یہ تڑپاتا ہے یادِ محمد میں
بیاں کیونکر کروں میں جو دلِ مضطر کی حالت ہے

نبوت اب کسی کو بعد اُس کے ہو نہیں سکتی
محمد مصطفےٰ ختمِ رُسل ختمِ رسالت ہے

پہنچ جائیں گے اے دل ایک دن جا کر مدینے میں
جو حاصل پائے استقلال ہے اور جوشِ ہمت ہے

جو سچ پوچھو مدینے پر ہزاروں ہیں حسیں قرباں
مدینہ دیکھ کر کہتا ہے رضواں باغِ جنت ہے

مسیحائے دو عالم کا تصور دل میں رہتا ہے
ہمیں گر موت بھی آئے تو اک جینے کی صورت ہے

سلیم مست کو پہنچا دیا اے بخت روضے تک
نہ اب شکوہ کوئی تجھ سے نہ اب کوئی شکایت ہے

گلستاں گلستاں

ہماری نظر ہیں نمایاں نمایاں — خدا کی قسم جلوۂ نورِ یزداں
نظر آرہی ہیں درخشاں درخشاں — مدینے کی گلیاں مدینے کی گلیاں
وہ پُر نورِ عالم وہ صبحِ تجلی — فروزاں فروزاں گلستاں گلستاں
مدینے کے پھولوں کی نکہت سنبھالے — نسیم سحر آ خراماں خراماں
وہ نورِ احادیث قندیل کعبہ — سراجاً منیرا وہ آیاتِ قرآں
وہ شوقِ عبادت یہ رنگیں نظارے — اِدھر دل فدا ہے اُدھر جان قرباں
وہ اونٹوں کا چلنا وہ نغماتِ دلکش — مرے دل کو بھائی نوائے حدی خواں
گلستانِ طیبہ کی رنگیں فضائیں — نگاہیں ہماری ہیں جنت بداماں
جہاں بگڑی قسمت سنورتی ہے آکر — وہاں لے کے آیا ہے شوقِ فراواں
ترا ذکر لب پر تری یاد دل میں — محبت تری ہے مرا دین و ایماں

مدینے میں آنے کو مضطر ہے کب سے
تمہارا فدائی سلیمہ غزل خواں

عاشق و معشوق

کیا شان ہے شانِ شہِ بطحا شبِ معراج
پہنچا ہے سرِ عرشِ معلےٰ شبِ معراج

جب مِل گیا اللہ سے بندا شبِ معراج
پھر رہ گیا کس بات کا پردا شبِ معراج

کیا عاشق و معشوق کا پردا شبِ معراج
ملنا تھا اسے آپ سے تنہا شبِ معراج

یہ اس کے طلبگار تھے وہ اُن کے طلبگار
دونوں کی ہوئی پوری تمنّا شبِ معراج

جو راز تھا سب کھُل گیا محبوبِ خُدا پر
گنجینۂ اسرار کو پایا شبِ معراج

احمدؐ میں احد ہی کا نظر آیا ہے جلوہ
جب میم کے پردہ کو اُٹھایا شبِ معراج

جبریلؑ بھی جانے سے وہاں ہو گئے معذور
پہنچے ہیں جہاں سیدِ والا شبِ معراج

احمدؐ تھا احد تھا نہ خُدا تھا نہ محمدؐ
اک نور میں اک نور مِلا تھا شبِ معراج

اس شوق کے انداز کو کیا پائیگی دُنیا
جس شوق نے یہ کہہ کے بُلایا شبِ معراج

تو میرا فدائی ہے تو میں تیرا فدائی
پیارے مرے نزدیک تو آجا شبِ معراج

یہ راز سلیمؔ آپ کو معلوم نہیں ہے
تا عرش گیا جا کے پھر آیا شبِ معراج

شبِ معراج

حضرتؐ کو خدا نے جو دکھایا شبِ معراج
بے پردہ اسے آپ نے دیکھا شبِ معراج

رتبہ نہ کسی اور پیمبرؐ کو ملا وہ
سرکارِ دو عالمؐ نے جو پایا شبِ معراج

معمور ہوا عرشِ بریں نور سے اس کے
جب چاند مدینے کا وہ پہنچا شبِ معراج

حضرتؐ سے ملے چرخِ چہارم پہ مسیحاؑ
کہنے لگے تم نے کیا زندا شبِ معراج

شب کو ہوئی معراج تو قدرت کا تھا منشا
لازم ہوا محبوبؐ کا ملنا شبِ معراج

جس طرح نظر جا کے پہنچتی ہے فلک پر
اس طرح سرِ عرش وہ پہنچا شبِ معراج

موسیٰؑ نے سرِ طور بھی جا کر نہ سنی تھی
اللہ سے باتیں ہوئیں کیا کیا شبِ معراج

جبریلؑ نے حضرتؐ کو دعا دل سے یہ دی تھی
ہو آپ کو دیدار خدا کا شبِ معراج

کس شان سے آئی تھی محمدؐ کی سواری،
تھے اہلِ فلک محوِ تماشا شبِ معراج

وہ قرب کی محفل تھی وہاں کون پہنچتا
خالق سے ملا جا کے وہ پیارا شبِ معراج

پردہ تو تسلیم اب نہ رہا کوئی بھی باقی
دیکھا نہ کسی نے بھی جو دیکھا شبِ معراج

سرمستِ مدینہ

محبوبِ خدا جلوہ دکھاتے ہوئے آئے — چہرے سے نقاب آج اٹھاتے ہوئے آئے

ہر شئے میں نبیؐ کا مجھے جلوہ نظر آیا — کونین کی ہر چیز پہ چھاتے ہوئے آئے

برسوں سے رہا جن کا تصوّر مرے دل میں — وہ میری نگاہوں میں سماتے ہوئے آئے

دل میں تھی لگی آگ غمِ عشقِ نبیؐ کی — اشکوں سے شررِ حشر بجھاتے ہوئے آئے

اک حشر جدا عرصۂ محشر میں الٰہی — دیوانے محمدؐ کے اٹھاتے ہوئے آئے

سرمستِ مدینہ ہیں جو کعبہ کی گلی میں — ہر گام پہ میخانہ بناتے ہوئے آئے

اُمت ترے محبوب کی محشر میں خدایا — رحمت میں گناہوں کو چھپاتے ہوئے آئے

محبوبِ خدا خواب میں آئے زہے قسمت — وہ حسرتِ دل اور بڑھاتے ہوئے آئے

ہم شوق سے سر کو درِ احمدؐ پہ جھکا کر — ناکامیٔ تقدیر مٹاتے ہوئے آئے

پھر ہند سے گلزارِ مدینہ کی فضا میں — سوئی ہوئی حسرت کو جگاتے ہوئے آئے

کچھ بارِ گناہوں کا لئے قبر سے اُٹھ کر
محشر میں سلیم اشک بہاتے ہوئے آئے

لاہوت و ناسوت

آتے ہیں زیارت کو یہاں جن و بشر بھی
روضے پہ محمدؐ کے ہوا خم مرا سر بھی

وہ لاکھ بھی چھپ کر رہیں محشر میں جدھر بھی
ہاں ڈھونڈ ہی لیگی کسی عاشق کی نظر بھی

از راہِ کرم خواب میں دیدار دکھا دے
روتے ہیں ترے ہجر میں ہم شام و سحر بھی

جس وقت گنہگاروں کو حوروں نے بلایا
اُمت کے لئے کھل گئے فردوس کے در بھی

بھوکوں کو کھلاتے تھے یتیموں کے تھے والی
ہر وقت وہ لیتے تھے غریبوں کی خبر بھی

آئی ہے محمدؐ کی سواری مرے گھر کو
کیا خوب درخشاں ہوئے دیوار بھی در بھی

ہیں ایک ہی قرباں نہیں بات تو یہ ہے
روضے پہ ہیں احمدؐ کے فدا شمس و قمر بھی

رحمت مجھے لے جائیگی جب جانبِ فردوس
پڑ جائیگی محشر میں محمدؐ کی نظر بھی

لاہوت ہے روشن تو منور ہوا ناسوت
اک جلوۂ محبوب اِدھر بھی ہے اُدھر بھی

یارب ترے محبوبؐ کے عاشق کو مبارک
کعبے کا سفر بھی یہ مدینے کا سفر بھی

کیونکر نہ ہو ہر شعر سلیم آپ کا رنگیں
دیتے ہیں سبق نعت میں محوی[۱] بھی جگر[۲] بھی

۱؎ حضرت محوی لکھنوی مدظلہٗ

۲؎ حضرت جگر مراد آبادی مدظلہٗ

گلستانِ جدّہ

حبیبِ خدا کا مقام آگیا ہے
درِ پاک پر یہ غلام آگیا ہے

خدا جانتا ہے جو ہے دل کی حالت
زباں پر محمدؐ کا نام آگیا ہے

کوئی جا کے کہہ دے درِ مصطفیٰ پر
قدم چومنے کو غلام آگیا ہے

بیاں کیا ہو لطفِ گلستانِ جدّہ
نظر مجھ کو دارالسّلام آگیا ہے

محمدؐ کی امّت کو حوروں کا پیہم
ریاضِ جناں سے پیام آگیا ہے

اسی پر میں قرباں شام و سحر ہوں
کہ جس کو خدا کا سلام آگیا ہے

تصوّر ہے چشمِ محمدؐ کا دِل میں
مرے روبرو بھر کے جام آگیا ہے

نظر آگیا مصحفِ روئے احمدؐ
زباں پر خدا کا کلام آگیا ہے

اِدھر بھی عنایت ہو ساقیٔ کوثر
لبِ حوضِ یہ تشنہ کام آگیا ہے

مبارک ہو ساری خدائی کو یا رب
کہ دونوں جہاں کا امام آگیا ہے

محمدؐ کے روضے پہ جا کر سلیم اب
کہو شاعرِ خوش کلام آگیا ہے

انشاء اللہ

سبز گنبد پہ پہنچ جائیں گے انشاء اللہ
ان کے قدموں پہ جگہ پائیں گے انشاء اللہ

یادِ محبوبؐ میں مر جائیں گے انشاء اللہ
ہم بھی فردوس میں گھر پائیں گے انشاء اللہ

اُن کے ہاتھوں سے قیامت میں لحد سے اُٹھ کر
جامِ کوثر کے مزے پائیں گے انشاء اللہ

وہ سُنیں یا نہ سُنیں درد ہم اپنے دِل کا
اُن سے رو رو کے کہے جائیں گے انشاء اللہ

رنگ لائیگا مرا مشقِ تصوّر اک دن
آپ ہر سمت نظر آئیں گے انشاء اللہ

نظرِ لُطف سے وہ دیکھ ہی لیں گے اک روز
دن یہ دوری کے گذر جائیں گے انشاء اللہ

آفتیں لاکھ اُٹھائیں گے فدائی اُن کے
راہِ اُلفت میں نہ گھبرائیں گے انشاء اللہ

جانیوالے تو ہمیں چھوڑ کے جاتے ہیں تو جائیں
ہم بھی اک روز پہنچ جائیں گے انشاء اللہ

یہ بھی قسمت میں اگر ہے تو یہاں سے جاکر
باغِ طیبہ کی ہوا کھائیں گے انشاء اللہ

جھوم جائیں گے ستارے بھی فلک پر سُنکر
نعت ہی نعت کہے جائیں گے انشاء اللہ

ہم غریبوں پہ سلیم ان کی نوازش ہوگی
دن مسرت کے نظر آئیں گے انشاء اللہ

حضرت شاہ میناؒ

محبت نبیؐ کی نظر میں مدینہ — اسی طرح جینا ہے در اصل جینا

جو ہو نورِ یزداں سے معمور سینہ — بنے کعبۂ دل ہمارا آمدینا

وہ پُر کیف منظر وہ دلچسپ عالم — مبارک ہو تجھ کو مری چشم بینا

مریضِ محبت کو مل جائے یارب — سجودِ درِ حضرتؒ شاہِ مینا

تصور میں آجاؤ تقدیر جاگے — تمہاری جدائی میں مشکل ہے جینا

زمیں پر گرے اشک ہجرِ نبیؐ میں — لٹا دیں گے لعل و گہر کا خزینا

بنے تیرا مدفن دیارِ نبیؐ میں — یہی اہل دل کی تمنا یہی نا

تلاطم کی موجوں میں یارب پھنسا ہے — بچانا بچانا ہمارا سفینا

مرے لب پہ ذکرِ نبیؐ ہے ہمیشہ — مرے دل کو ہر وقت یادِ مدینا

ارے جانے والے درِ مصطفےٰ پر — مبارک تجھے آبِ زمزم کا پینا

سلیم اپنے مولا کے جب در پہ پہنچے

وہ دن اور ہے وہ مبارک مہینا

لیلۃ القدر

عرش پر ہے مہ طیبہ کا گذر آج کی رات
ناز کرتی ہے مقدر پہ سحر آج کی رات

جبرئیل آئے ہیں حضرت کو بلانے کیلئے
آئے ہیں ملنے کے ساماں نظر آج کی رات

شب معراج یہ کہتی تھیں جناں میں حوریں
اے زہے بخت وہ آئیں گے ادھر آج کی رات

انبیاء اور بھی ہیں ایسا مقدر ہے کہاں
آپ مہماں ہیں اللہ کے گھر آج کی رات

لیلۃ القدر سے یہ راز ہوا ہے ظاہر
کہ ہے معشوق پہ عاشق کی نظر آج کی رات

چاند مکے کا جو آیا ہے سوئے رب جلیل
کھل گئے جنت فردوس کے در آج کی رات

انبیاء آئے ہیں لینے کو ملک حاضر ہیں
آئے ہیں جو اللہ کے گھر آج کی رات

ذات باری سے ملے جا کے ہمارے سرکار
ہوئے یکجا ہیں بہم شمس و قمر آج کی رات

رحمت حق نے کیا آج کرم عالم پر
ابر نیساں سے برستے ہیں گھر آج کی رات

طرفۃ العین میں پہنچے سر عرش اعظم
طرفۃ العین میں وہ آ گئے گھر آج کی رات

لیلۃ القدر ہے بیدار رہو شب کو سلیم
نیند کا ہو گا نہ آنکھوں میں گذر آج کی رات

دار و رسن

میں بلبلِ ناشاد ہوں جانا ہے چمن میں
پہنچائے خدا ہم کو محمدؐ کے وطن میں

یادِ گلِ رخسارِ محمدؐ ہے لحد میں
خوشبو گلِ تر کی مجھے آتی ہے کفن میں

بلبل سے کہو آ کے مری آنکھوں سے دیکھے
رنگِ گلِ رخسارِ محمدؐ ہے چمن میں

منصور تھا دل سے جو فدائے غمِ احمدؐ
مخفی تھا وہاں عشقِ نبیؐ دار و رسن میں

قربان ہوئے سب دُرِ دندانِ نبیؐ پر
باقی کوئی موتی نہ رہا بحرِ عدن میں

شمشیرِ غمِ عشقِ نبیؐ سے ہوں جو بسمل
کاوش ہے بہت آج مرے زخمِ کہن میں

بھیجیں گے دُرود اور سلام اپنے نبیؐ پر
جبتک کہ زباں کام یہ دیتی ہے دہن میں

آنسو جو بہائے ہیں بہت یادِ نبیؐ میں
کچھ آج کمی ہو گئی ہے دل کی جلن میں

پہنچے نہ مدینے میں نہ دیکھا درِ احمدؐ
منہ قبر میں ہم اپنا چھپائے ہیں کفن میں

حضرتؐ کو بہت شوق تھا ملنے کا خدا سے
پہنچے وہ سرِ عرشِ بریں چشم زدن میں

افسردہ سلیم اپنا بہت ہند میں دل ہے
پہنچائے خدا ہم کو مدینے کے چمن میں

محمدؐ اول محمدؐ آخر

خدا کے دونوں جہاں ہیں لیکن نبیؐ کے سر انتظام انکا
زبان میں انکی کتاب حق ہے کلام خالق کلام انکا

جو دل سے ہیں عاشقانِ احمد زبان دل پر ہے نام انکا
یہی جو دنیا میں شغل ہوگا بنے گا عقبیٰ میں کام انکا

رہینگے فردوس میں ہمیشہ کرینگے سیر بہار جنت
جو امتی ہیں حبیبِ حق کے پئینگے کوثر پہ جام انکا

محمدؐ اول محمدؐ آخر امت کے حق میں رہینگے ناظر
کرے جو امتی سوال یہاں نہ بات ہوگی بس نام انکا

کہاں ہیں مشتاق دید آئیں جمال محبوب حق کا دیکھیں
یہ حشر کے دن ہے شور برپا ہے آج دیدار عام انکا

جو عاشقانِ حبیبِ حق ہیں وہ ہند میں سب تڑپ رہے ہیں
صبا مدینے میں جا کے کہنا ادب سے رو کر سلام انکا

زبور و توریت میں بشارت کتاب انجیل میں صداقت
کہاں کہاں پر بیاں کیا ہے خدائے برتر نے نام انکا

فلک ملک اور جن و انسان انہیں کے رستہ پہ چل رہے ہیں
وہی ہیں دونوں جہاں کے رہبر کوئی ہے بھولا یہ نظام انکا

جدھر سنو جا کے یا محمدؐ کے نعرے کانوں میں آرہے ہیں
زمین بھی لیتی ہے نام انکا فلک بھی کرتا ہے کام انکا

رسول معجز بیاں تھے ایسے کہ موم ہوتے تھے پتھر ایسے
جواب دیتے تھے سنگریزے جو سنتے تھے وہ کلام انکا

ہے سبز گنبد کی جن سے رونق حبیبِ حق نام مصطفےٰ ہے
تسلیم کو ہے یہ فخر حاصل کہ ہے ازل سے غلام انکا

فضل و کرم

جو پہنچے روضۂ حضرت پہ جانِ آہ نشیں رکھدی — طواف دل کیا پھر آستانے پر جبیں رکھدی

دمِ آخر تصور میں جو دیکھی شکل حضرتؐ کی — تو پائے مصطفےٰ پر ہم نے رو رو کر جبیں رکھدی

بنایا آپ کو اللہ نے مالک دو عالم کا — تو املاک دو عالم آپ کے زیرِ نگیں رکھدی

ہمارے قلب مضطر کی تسلی کیلئے حق نے — گلستانِ ارم میں کوئے احمدؐ کی زمیں رکھدی

مدینہ میں پہنچکر یا رسول اللہ رو یا میں — جہاں تھا نقش پا تیرا وہاں میں نے جبیں رکھدی

بڑا احساں کیا تو نے بڑا فضل و کرم ہم پہ — محبت مصطفےٰ کی دل میں اے جانِ حزیں رکھدی

خوشی سے نوش فرمایا رسولِ پاک نے اس کو — کسی نے سامنے دعوت میں گر نانِ جویں رکھدی

کیا مہرِ رسالت نے اشارہ ایک انگلی سے — تو شق ہو کر قمر نے پائے اقدس پر جبیں رکھدی

شبِ معراج یوں جبرئیل نے انکو جگایا تھا — ادب سے پاس آ کر پائے حضرت پر جبیں رکھدی

ہوا احسن دن سے مجھ کو عشق محبوبِ الٰہی کا — اٹھا کر دور میں نے خواہشِ دنیا و دیں رکھدی

سلیس اشعار کیا دلکش کہے ہیں نعتِ احمدؐ میں
اٹھا کر آسماں پر شعر کی تم نے زمیں رکھدی

ادب اور عقیدت

ہواؤں کے جھونکے مدینے سے آئیں — مرے دل کی کلیاں ذرا مسکرائیں
محمدؐ مجھے اپنی صورت دکھائیں، — کہ جلوؤں میں خوش ہو کے نظریں نہائیں
الٰہی تجھے واسطہ ہے نبیؐ کا — غریبوں کی مقبول کرلے دعائیں
مدینے کی ہر سمت سے یا الٰہی — محمدؐ محمدؐ کی آئیں صدائیں
چلیں آج محشر میں عاصی خوشی سے — خدا بخش دے گا ہماری خطائیں
نگاہوں کی فردوس ہے بزم طیبہ — نگاہوں میں رنگین نظارے سمائیں
حبیبہؔ، لطیفہ کے دل کی مرادیں — حبیبِ خداؐ تیرے در سے وہ پائیں
یہ روضہ ہے شاہِ دو عالمؐ کا روضہ — ادب اور عقیدت سے سر کو جھکائیں
قیامت کے دن حوضِ کوثر پہ ساقی — پئیں آپ بھی اور ہمیں بھی پلائیں
گھنی چھاؤں میں انکے جلوؤں کی میں ہوں — مجھے بھاگئی ہیں وہاں کی فضائیں

سلیم اب لبِ حوضِ کوثر کھڑا ہے
اُسے اپنے ہاتھوں سے مولیٰ پلائیں

ؔ پیر کی صاحبزادیاں ہیں۔

ادائے محمدؐ

ن ہے جو دل میں ادائے محمدؐ — مرا دل ہے مضطر برائے محمدؐ

جو تو اپنے در پر بلائے محمدؐ — مرا بخت خفتہ جگائے محمدؐ

فرشتے تھے رحمت کے ہمراہ لاکھوں — سرِ حشر اس طرح آئے محمدؐ

مرا دل ہو سو جاں سے قرباں تم پر — اگر خواب میں دیکھ پائے محمدؐ

پسند آئے کیا حسنِ یوسفؑ زلیخا — مجھے بھا گئی ہے ادائے محمدؐ

نہیں دل کی تسکین کی کوئی صورت — ازل سے ہے مضطر برائے محمدؐ

سرِ حشر یہ التجا میں کروں گا — دکھا ان کا جلوہ خدائے محمدؐ

محمدؐ سے الفت ہوئی ہے جو مجھ کو — دل و جاں ہوئے ہیں فدائے محمدؐ

اسے اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے — جو ملتی کہیں خاک پائے محمدؐ

دیکھوں اگر روئے تاباں کا جلوہ — مجھے چین دم بھر نہ آئے محمدؐ

نہ دیکھوں گا جبتک سلیم ان کا جلوہ
میں تڑپا کروں گا برائے محمدؐ

بحرِ رحمت

جمالِ خدا بن کے آئے محمدؐ تو آنکھوں میں میری سمائے محمدؐ
جمالِ دل آرا دکھائے محمدؐ دل و جان ہمارے فدائے محمدؐ
ضلالت کے رستوں سے ہمکو بچا کر شریعت کے رستے پہ لائے محمدؐ
جمالِ احد ہی سے ہو کر منوّر بنا دل ہمارا سرائے محمدؐ
جو کوثر پہ ہم حشر کے روز پہنچیں ہمیں جامِ وحدت پلائے محمدؐ
میں پیاسا ہوں اس بحرِ رحمت کے در پر مری تشنہ کامی بجھائے محمدؐ
دمِ نزع میری یہی آرزو ہے لگی عمر بھر کی بجھائے محمدؐ
نوازش ہو اس بیکس و خستہ دل پر کہ بگڑی ہے قسمت بنائے محمدؐ
کرے مجھ کو سیراب آبِ کرم سے مری تشنگی کو مٹائے محمدؐ
بنائے گا کون اور بگڑی ہماری بنائے خدا یا بنائے محمدؐ

تسلیمؔ آتی ہیں خلد سے یہ ندائیں
ادھر آ ادھر آ گدائے محمدؐ

محمّد مصطفےٰ تشریف لائے ہیں

خدا کی شان ختم الانبیاء تشریف لائے ہیں — خدائی خوش ہے محبوبِ خدا تشریف لائے ہیں

مبارک آمنہؓ کا گھر ہوا روشن مبارک ہو — کہ ختم الانبیاء خیر الوریٰ تشریف لائے ہیں

شبِ معراج کہتے ہیں فرشتے آسمانوں پر — مبارک ہو حبیبِ کبریا تشریف لائے ہیں

ازل سے انتظار خاص تھا جن کا زمانے کو — بحمد اللہ اب وہ مصطفےٰ تشریف لائے ہیں

مٹی تشنگی کوثر پہ پیاسوں کی قیامت میں — محمد ساقیِ روزِ جزا تشریف لائے ہیں

مناسب ہے ہم اپنے شوق کامل پر تصدق ہوں — تصور میں ہمارے مصطفےٰ تشریف لائے ہیں

طریقِ شرع سے کوئی نہ بھٹکے گا زمانے میں — ہمارے پیشوا اور رہنما تشریف لائے ہیں

مبارک ہو خدائی کو مبارک ہو زمانے کو — زہے قسمت محمد مصطفےٰ تشریف لائے ہیں

مئے توحید کے ساغر کو لے کر بزمِ عالم میں — محمد مصطفےٰ خیر الوریٰ تشریف لائے ہیں

منور ہو گیا سارا جہاں نورِ ہدایت سے — کہ اب بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ تشریف لائے ہیں

سلیمؔ مدح خواں سے نعت سننے کیلئے شاید
سرِ بزم اولیاء و انبیاء تشریف لائے ہیں

نگاہِ تمنّا

بھلا کیا اب اس کے سِوا چاہیئے
درِ مصطفٰے یا خُدا چاہیئے

نگاہِ تمنّا کو کیا چاہیئے
مدینے کی رنگیں فِضا چاہیئے

قدم رکھوں راہِ تمنّا میں بڑھ کر
عنایت تری اے خُدا چاہیئے

نگاہیں ہیں مشتاقِ نظارہ ہر دم
وہی نُورِ ربّ العُلا چاہیئے

سیاہی گناہوں کی مِٹ جائیگی
نگاہِ حبیبِ خُدا چاہیئے

مریضِ محبّت ازل سے ہیں مولا
غریبوں کی خاطر دُعا چاہیئے

کِھلے کس طرح میرے دلکی کلی
مدینے کی دِلکش ہوا چاہیئے

جہاں ہو نمایاں دو عالم کے جلوے
وہی در مجھے اے خُدا چاہیئے

ضرورت جو سُرمے کی اے چشمِ دل ہو
تو خاکِ درِ مصطفٰے چاہیئے

مدینے کی گلیوں کا پھیرا کروں گا
نوازش تمہاری شہا چاہیئے

زباں نعت میں پھر کھُلے گی سلیم
مجھے پہلے حمدِ خُدا چاہیئے

دلِ مدہوش

رسولِ ہاشمی کا گر مجھے دیدار ہو جاتا
دلِ مدہوش میرا اور بھی سرشار ہو جاتا

حبیبِ کبریا کا خواب میں دیدار ہو جاتا
مرا اجڑا ہوا گھر غیرتِ گلزار ہو جاتا

بلا لیتے دیارِ ہند سے مجھ کو مدینے میں
شہ کونین میں بھی حاضرِ دربار ہو جاتا

مجھے بخشا لیا میرے نبی نے ورنہ محشر میں
گناہوں سے میں شرمندہ سرِ بازار ہو جاتا

بلاتے گر نہ روضے پر تو میں فرقت سے مر جاتا
دیارِ ہند میں جینا مجھے دشوار ہو جاتا

مریضِ ناتواں کو خواب میں گر شکل دکھلاتے
مرض اس کا ابھی اچھا شہِ ابرار ہو جاتا

نہ ہوتی حسنِ یوسف پر زلیخا شیفتہ ہرگز
جو ماہِ ہاشمی کا خواب میں دیدار ہو جاتا

بلا لیتے شہِ کون و مکاں اپنے ہم کو روضے پر
ٹھکانا ہم غریبوں کا پسِ دیوار ہو جاتا

نگاہِ لطف شاہِ بحر و بر ہوتی اگر ہم پر
سفینہ بحرِ عصیاں سے ہمارا پار ہو جاتا

دکھاتے خواب میں صورت اگر آتے تصور میں
میں جان و دل سے شیدا احمدِ مختار ہو جاتا

مزہ جب تھا کہ بورنگ پیٹ سے جا کر مدینے میں
مجاور روضۂ شہ کا سلیم زار ہو جاتا

برگزیدہ

پڑھوں جا کے طیبہ میں میں بھی قصیدہ — وہ قسمت کا دن ہوگا دنیا میں چیدہ
فلک چاند تارے بھی جھوم جائیں — پڑھیں اہلِ طیبہ وہ دلکش قصیدہ
ابھی جوش آیا نہیں ہے جنوں کو — ابھی صرف ہے جیب دامن دریدہ
قدم آج پڑتے ہیں کیوں بہکے بہکے — ہیں محشر میں عاصی یہ کیوں آبدیدہ
جو کہدیں خدا کا کہا لوگ مانیں — محمد ہیں خالق کے وہ برگزیدہ
زمانہ ہوا اُن کی باتوں پہ قربان — رسولِ خدا میں تھی خصلت حمیدہ
مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے — مدینہ میں مولا کا ہے برگزیدہ
مدینہ کی دھن میں کدھر جا رہا ہے — بہ اندازِ وحشت بہ رنگِ بریدہ
الٰہی بہار آئی پھر نہ پلٹ کر — مرے باغِ دل میں خزاں ہے رسیدہ
مدینہ کی گلیوں میں ہے سر بسجدہ — یقینی کوئی آگیا خوش عقیدہ

سلیم اب تجھے حشر کی فکر کیوں ہے
شفاعت کو کافی ہے تیرا قصیدہ

خم و مینا

بادۂ عشق سے بھر دے خم و مینا ساقی
آگیا پینے پلانے کا مہینا ساقی

میں یہ سمجھا کہ خم بادہ اٹھائے ہے کوئی
جب نظر آیا مجھے گنبدِ مینا ساقی

عیدِ میلاد خوشی لائی ہے میخوارونکی
آج جائز ہے مئے ناب کا پینا ساقی

جام پر جام پلا کر تو گرادے اُس کو
یہ فقیر آپ کے در کا ہے کمینا ساقی

تیری مخمور نگاہوں سے ہے مستونکی یہ عرض
مئے توحید سے بھر دے مرا سینا ساقی

کل تو مرنے کی تمنا تھی سرِ میخانہ
آج مُشکل ہے ترے ہجر میں جینا ساقی

بھیڑ پر بھیڑ ہے میخوارونکی تیرے در پر
تو لُٹا دے مئے کوثر کا خزینا ساقی

ڈوب جائے جو اسی میں ہے بھلائی میری
بحرِ رحمت میں ترے میرا سفینا ساقی

آرزو کہتی ہے یہ جامِ شرابِ کوثر
ترے ہاتھوں سے مجھے چاہئے پینا ساقی

آگ فرقت کی بجھا لیتے ہیں رندانِ ازل
جب ترے رُخ سے ٹپکتا ہے پسینا ساقی

بادہ نوشوں میں جواں بنکے سلیم آئیگا
تو بلا جانب صحرائے مدینہ ساقی

جلوۂ برق

میں نے موسیٰ کی طرح طور پہ جانا چاہا
جلوۂ برق سے آنکھوں کو لڑانا چاہا

کعبۂ دل میں محمد کو بسانا چاہا
گھر کو فردوسِ بریں میں نے بنانا چاہا

آمدِ سرورِ عالم کی خوشی میں یارب
بزمِ کونین کو جلوؤں سے سجانا چاہا

کبھی چلتے کبھی رکتے کبھی گرتے پڑتے
ہم نے بطحا کی طرف جوش میں جانا چاہا

یاد جب آیا مجھے روزِ جزا کا عالم
چشمِ پرنم سے جہنم کو بجھانا چاہا

دامنِ رحمتِ خالق میں بروزِ محشر
ہر گنہگار نے اپنے کو چھپانا چاہا

درِ محبوبِ الٰہی پہ جھکا کر سر کو
اپنی سوئی ہوئی قسمت کو جگانا چاہا

بزمِ میلاد میں نعتِ شہِ والا پڑھ کر
دم بدم عشقِ محمد میں رلانا چاہا

جالیاں تھام کے روضہ پہ حضورِ عالی
دردِ دل میں نے تمہیں آ کے سنانا چاہا

آج رو رو کے بہت میرے گناہوں کی قسم
عرصۂ حشر میں طوفان اٹھانا چاہا

داغِ عصیاں ہی نہیں اپنا یہ تقویٰ بھی سلیم
اہلِ دنیا کی نگاہوں سے چھپانا چاہا

شانِ داور

نورِ خدا ہے روئے پیمبر اللہ اکبر اللہ اکبر
یہ شانِ داور یہ شانِ داور اللہ اکبر اللہ اکبر

پہنچوں مدینہ آخر میں کیونکر اللہ اکبر اللہ اکبر
منزل کڑی ہے ساتھی نہ رہبر اللہ اکبر اللہ اکبر

ایسی ہے خوشبوئے زلفِ عنبر جس سے خجل ہیں عود و عنبر
باغِ جہاں ہے سارا معطر اللہ اکبر اللہ اکبر

پیغام لیکر جبریل آئے حوروں نے ان کو نغمے سنائے
عیدِ خدا ہے عرشِ بریں پر اللہ اکبر اللہ اکبر

حسنِ نبی سے خالق کی قدرت لو دیکھتے ہیں ہم
شمس و قمر ہیں حیراں و ششدر اللہ اکبر اللہ اکبر

حق نے تمہارا رتبہ بڑھایا تاجِ رسالت تم کو پہنایا
واللہ تم ہو اللہ کے دلبر اللہ اکبر اللہ اکبر

بطحا کی گلیوں کو حور و غلماں آنکھوں سے ملتے ہیں نور افشاں
کوچہ ترا ہے جنت سے بڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر

کیا خوفِ محشر کیا خوفِ محشر فضلِ خدا ہے بندے کے اوپر
نامِ محمد کندہ ہے دل پر اللہ اکبر اللہ اکبر

بی آمنہ کی آنکھوں کے تارے جیسے فلک پہ ہیں پیارے تارے
محبوبِ داور ساقیِ کوثر اللہ اکبر اللہ اکبر

جنت نبی کے لختِ جگر ہیں بی بی علی کے دلبر
سبطِ نبی ہیں شبیر و شبر اللہ اکبر اللہ اکبر

ہے سلیمِ مسکیں کی حالت دیکھ لینا خالق کی عظمت
آنکا دل ہے حضرت پیمبر اللہ اکبر اللہ اکبر

روزِ دوشنبہ

جشنِ مولودِ مصطفےٰ ہے آج
عام کیا رحمتِ خدا ہے آج

پھول میں گل میں اور غنچہ میں
جلوۂ نورِ کبریا ہے آج

ذاتِ احد کی ہے تنویر،
جس کی پھیلی یہاں ضیا ہے آج

کعبۂ دل میں اور مرے لب پر
نامِ محبوبِ کبریا ہے آج

باغِ عالم پہ اک نظر ڈالو
کیسا رنگین پُر فضا ہے آج

گھر کے اندر بھی گھر کے باہر بھی
جلوۂ رحمتِ خدا ہے آج

دل کی دنیا رہے مری آباد
نقشہ احمدؐ کا جم گیا ہے آج

روزِ دوشنبہ دھوم ہے کیسی
مولدِ ختم الانبیاءؐ ہے آج

کل جو تھا جلوۂ حبیبؐ وہی
دونوں عالم پہ چھا گیا ہے آج

مرحبا مرحبا بحمد اللہ
باغِ اسلام خوشنما ہے آج

مہر سا آمنہؓ کے گھر میں سلیم
جلوہ گر ختمِ انبیاءؐ ہے آج

لاکھوں سلام

آمنہؓ کے دُلارے پہ لاکھوں سلام
اہلِ طیبہ کے پیارے پہ لاکھوں سلام

محفلِ قدس روشن ہوئی خود بہ خود
عرشِ اعظم کے پیارے پہ لاکھوں سلام

چاند ٹکڑے ہوا، لوہا پانی ہوا
تیرے حکمی اشارے پہ لاکھوں سلام

جس نے راہِ صداقت دکھائی ہمیں
اس دل و جاں سے پیارے پہ لاکھوں سلام

اُمّتی اُمّتی کا جو بھرتا تھا دم
ایسے اُلفت کے پیارے پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے آنکھیں مری جھک گئیں
ایسے دلکش نظارے پہ لاکھوں سلام

طُرفۃ العین میں پہنچا عرشِ بریں
میرے خالق کے پیارے پہ لاکھوں سلام

طُور کو خاک جس نے کیا تھا کلیم
ایسے روشن شرارے پہ لاکھوں سلام

رات بھر چاند ہے رات بھر چاندنی
ماہِ رُو ماہ پارے پہ لاکھوں سلام

تھا سراپا جمال ہی جمالِ خدا
وہ حرم کے منارے پہ لاکھوں سلام

عشقِ احمدؐ میں وہ مرگیا اے سلیم
بھیجو فرقت کے مارے پہ لاکھوں سلام

حور و غلماں

مدینہ کا قصہ ہنسانے کے قابل
ہماری کہانی رُلانے کے قابل

مناظر مدینے کے دلکش ہیں کیسے
یہ نقشے ہیں دلمیں بٹھانے کے قابل

ہوئے فرض ہم پر محبت کے سجدے
جبیں ہے ترے آستانے کے قابل

چھپے کیوں نہ مہتاب چرخِ بریں پر
مرے داغ دل ہیں دکھانے کے قابل

پئے عرشِ اعظم محمدؐ سا بندہ
زمیں سے فلک پر ہے جانے کے قابل

میں وہ ناتواں ہوں مدینہ میں مولا
نہ آنے کے قابل نہ جانے کے قابل

نہ کیوں کر ہوں دامانِ رحمت میں یارب
مرے داغ عصیاں چھپانے کے قابل

جو ساقی ملے شیشہ طاق حرم سے
یہ موقع ہے اچھا پلانے کے قابل

میں کیا لے کے منہ جاؤں گا روزِ محشر
نہیں میری حالت دکھانے کے قابل

خدا بھیجدے حور و غلماں زمیں پر
یہ محفل ہے جنت بنانے کے قابل

نہیں ہے سلیم مسلماں نہیں ہے
محمدؐ کے روضے پہ جانے کے قابل

کملی

اللہ کے محبوب کو آئی ہوئی کملی
ہے طور کے جلووں میں سجائی ہوئی کملی

اوڑھے ہوئے آئے شبِ معراج کے دولہا
فردوس کے پھولوں میں بسائی ہوئی کملی

ہے جلوۂ توحید سے معمور سراپا
ہے اپنے میں اک نور سمائی ہوئی کملی

تا حشر رہیں سایۂ رحمت میں مسلماں
ہے امّتِ مرحوم پہ چھائی ہوئی کملی

تھی دوش پہ حضرت کے بہ میدانِ حدیبیہ
پیغام ہر اک فتح کا لائی ہوئی کملی

محبوب کی کملی بھی ہے محبوب خدا کو
تھی عرش پہ کیا خوب سجائی ہوئی کملی

کیوں کر نہ قبول اسکو کریں شاہِ رسالت
اللہ کی خلوت سے ہے آئی ہوئی کملی

جبریلِ امیں دل سے لگائے ہوئے لائے
وہ نور کے ہاتھوں سے لگائی ہوئی کملی

جلوت میں بھی خلوت میں بھی رکھتی ہے یہی شان
غیروں کی نگاہوں سے بچائی ہوئی کملی

اللہ کے محبوب کے ہمراہ رہا کی
عزت میں دو عالم سے بڑھائی ہوئی کملی

ہو جائیں گے حیراں سلیم اہلِ قیامت
دیکھیں گے خطاؤں پہ جو چھائی ہوئی کملی

محبوبِ ربّ العالمیں

عیاں عالم میں کیونکر شانِ ربّ العالمیں ہوتی ۔ نمایاں گر نہ ذاتِ پاک ختم المرسلیں ہوتی

جو دُنیا میں نہ تیری ذاتِ ختم المرسلیں ہوتی ۔ تو حاصل پھر نہ ہم کو نعمتِ دُنیا و دیں ہوتی

ہدایت گر نہ تیری یا شفیع المذنبیں ہوتی ۔ تو قومِ مُشرکیں ہرگز نہ قومِ مسلمیں ہوتی

دکھاتے کیوں نہیں ہیں اپنی صورت خواب میں حضرت ۔ الٰہی آرزو کیوں پھر مری پُوری نہیں ہوتی

نمایاں روزِ اوّل سے نشانِ سجدہ ہو جاتا ۔ جو لائق آستانِ شاہ کے میری جبیں ہوتی

یہ ہے قرآن میں والشمس ہے وصفِ رُخِ انور ۔ میں انکو دیکھتا پیشِ نظر صورت کہیں ہوتی

جو شکلِ ماہِ طیبہ خواب میں بھی دیکھ لیتی وہ ۔ زلیخا محو ہرگز حُسنِ یوسف پر نہیں ہوتی

مدد سے کیا کسی کی کام تھا رنج و مصیبت میں ۔ حمایت آپکی حاصل شفیع المذنبیں ہوتی

شہِ بطحیٰ مجھے جلوہ دکھا دو میں تڑپتا ہوں ۔ دلِ بیتاب کو تسکین نہیں ہوتی نہیں ہوتی

کھلاتے گُل ہزاروں رنگ کے اس طبعِ رنگیں سے ۔ اگر شاداب کچھ بھی مختصر سی یہ زمیں ہوتی

سلیم آنکھوں سے اپنی دیکھتا منظر مدینہ کا
نوازش گر تری محبوبِ ربّ العالمیں ہوتی

جنگِ بدر

دل خوب جانتا ہے حقیقت رسولؐ کی
جو دین حق ہے وہ ہے شریعت رسولؐ کی

دل میں بھری ہے جس کے محبت رسولؐ کی
ہوتی ہے روز اس کو زیارت رسولؐ کی

تڑپا رہی ہے ہند میں فرقت رسولؐ کی
دیکھیں نصیب کب ہو زیارت رسولؐ کی

کچھ دردِ دل سناتا میں رو کر حضورؐ کو
ہوتی جو خواب میں بھی زیارت رسولؐ کی

ہو جائیں گی معاف خطائیں یقین ہے
مسرور ہوگی حشر میں اُمت رسولؐ کی

روح الامینؑ بھی کہتے تھے حضرتؐ کو دیکھ کر
شانِ خدائے پاک ہے صورت رسولؐ کی

قدموں پہ آکے گرنے لگے دشمنانِ دیں
دیکھی جو جنگ بدر میں شوکت رسولؐ کی

آنکھیں ترس رہی ہیں جدائی میں دید کو
یارب دکھا دے خواب میں صورت رسولؐ کی

تھے جبرئیلؑ غاشیہ بردار صبح و شام
کرتے تھے روز آکے وہ خدمت رسولؐ کی

کہتا ہوں سچ خدا کی قسم جھوٹ کچھ نہیں
دل میں عز بہت ہے محبت رسولؐ کی

پُرنور کیوں نہ ہو مرا سینہ بھلا سلیم
روشن ہے دل میں شمع محبت رسولؐ کی

زمزمۂ نعت

کیا صبح و شام بجتی ہے نوبت رسولؐ کی
جاری ہے کل جہاں میں شریعت رسولؐ کی

خلد بریں میں جائیگی امت رسولؐ کی
ہم عاصیوں پہ ہوگی عنایت رسولؐ کی

روزِ حساب داورِ محشر کے روبرو
گھبرائے گی نہ خوف سے امت رسولؐ کی

جن کو ہے آرزوئے زیارت وہ کہتے ہیں
کچھ دور ہے نہیں تربت رسولؐ کی

دونوں جہاں میں فضلِ خدا ہم پہ ہو گیا
نعمت ملی ہے ہم کو محبت رسولؐ کی

یارب یہی ہے شام و سحر میری آرزو
پیشِ نظر ہو نزع میں صورت رسولؐ کی

شام و سحر ہے وردِ محمدؐ کے نام کا
رگ رگ میں بھر گئی ہے محبت رسولؐ کی

اس پاک آستاں پہ جھکائیں گے جب جبیں
آنکھوں سے ہم لگائیں گے تربت رسولؐ کی

اہلِ فلک تھے سب شبِ معراج عرش پر
حیراں ہیں وہ بھی دیکھ کے شوکت رسولؐ کی

میں جان و دل سے شیفتۂ روئے پاک ہوں
کیونکر نہ ہوگی مجھ کو زیارت رسولؐ کی

وصفِ رسولؐ آتا ہے قرآں میں خضر
کیا ہو سکے قلم سے مدحت رسولؐ کی

حبیبِ خدا

مجھے روئے زیبا دکھا کملی والے — کروں جان تجھ پہ فدا کملی والے
خدا کی خدائی میں دیکھا نہ شاہا — کوئی ہم نے تیرے سوا کملی والے
یہی آرزو تری یاد دم بھر — نہ ہو میرے دل سے جدا کملی والے
ہیں پردیس میں آ کے مرجھائیں مولا — یہی ہے مرا مدعا کملی والے
یقیں ہے مری مشکلیں ہونگی آساں — کہ ہیں مرے مشکل کشا کملی والے
رسولوں کی سرتاج ہے ذات تیری — شرف وہ خدا نے دیا کملی والے
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے — مدینے میں آئے قضا کملی والے
بھڑکتے ہوں شعلے جہنم کے جس دن — مجھے الٰہی اس دن بچا کملی والے
تمہاری نظر میں ہے پوشیدہ واللہ — مرے دردِ دل کی دوا کملی والے
مرے جرم عصیاں کا بھی دھیان تجھ کو — رہے روزِ محشر ذرا کملی والے

سلیم گنہگار تیرے محافظ
رہیں گے حبیبِ خدا کملی والے

جامِ کوثر

جنابِ رسولِ خدا کملی والے
شہنشاہِ ارض و سما کملی والے

بڑی شان والے ہیں سب کی نظر میں
محمد شہِ انبیاء کملی والے

نگہبان محشر میں ہم عاصیوں کا
نہیں کوئی تیرے سوا کملی والے

شکایت ہے محشر میں تشنہ لبی کی
پلا جامِ کوثر پلا کملی والے

خدارا کرم کر مری بے کسی پر
میں ہوں تیرے در کا گدا کملی والے

وہ نورِ مجسم وہ نورانی صورت
تصور میں مجھ کو دکھا کملی والے

حسیں کوئی جچتا نہیں اب نظر میں
مرا دل ہے تجھ پر فدا کملی والے

ہے نورٌ علیٰ نور اب گور میری
مرے داغ ہیں پر ضیا کملی والے

دو عالم سے دلکش نظر آ رہی ہے
مدینے کی مجھ کو فضا کملی والے

کسی روز سن لے براہ کرم تو
مرے درد دل کی صدا کملی والے

سلیم گنہگار کو ڈھونڈھتی ہے
صدا رحمتِ کبریا کملی والے

رسولِ عربی

آپ کی شان بھی کیا شان رسولِ عربی
آپ پر اُترا ہے قرآن رسولِ عربی

کشورِ حسن کا سلطان رسولِ عربی
آپ کے در کا ہے دربان رسولِ عربی

طور پر حضرت موسیٰؑ نے جو دیکھا جلوہ
تھی وہ در پردہ تری شان رسولِ عربی

آپ کے لطف و کرم کا ہی سہارا ہے مجھے
میری بخشش کے ہیں سامان رسولِ عربی

شب معراج بلایا تجھے کس شان کے ساتھ
شیفتہ تجھ پہ ہے سبحان رسولِ عربی

جامِ توحید سے سرشار مجھے کر دیجے
میں بھی ہوں آپ کا مہمان رسولِ عربی

ہو ادھر چشمِ کرم جلد مدینے والے
حالِ اُمت ہے پریشان رسولِ عربی

نزع کے وقت ترا کلمۂ طیب پڑھ کر
تن سے نکلے یہ میری جان رسولِ عربی

اب مدینے میں بلا لیجئے ہم کو للہ
ہم غریبوں کے نگہبان رسولِ عربی

دل ہے قامت پہ فدا جان تمہارے رخ پر
تم پہ قربان دل اور جان رسولِ عربی

اس سلیم جگر افگار پہ ہو چشمِ کرم
دل سے ہے آپ پہ قربان رسولِ عربی

محمدؐ ہمارے

وہ آتے ہیں دیکھو محمدؐ ہمارے — مدینے کی گلیاں کوئی پھر سنوارے
جو عشقِ نبیؐ کے ہیں کچھ داغ دل پر — کھلے ہیں یہ روشن فلک پر ستارے
کدھر جائیں گے چھوڑ کر ان کے در کو — گنہ گار ہیں سب نبیؐ کے سہارے
رُخِ مصطفٰے کا وہ دیوانہ آیا — کوئی جلد روضے پہ جا کر پکارے
مری آنکھیں دیکھیں تصوّر میں ہر دم — الٰہی جمالِ نبیؐ کے نظارے
ہمیں خوفِ دوزخ کا پھر کس لئے ہو — کہ ہم تو ترا کلمہ پڑھ کر سدھارے
جو دیکھا نہیں روئے انور کسی کا — نکلتے ہیں آنکھوں سے پیہم شرارے
بسر ہجر میں زندگی کر رہے ہیں — انہیں کے کرم کے ہیں ہم کو سہارے
یہی حشر کے دن فقط التجا ہے — گنہ بخشوانا خدارا ہمارے
سمجھتا ہے تو بھی سرِ حشر یارب — کئے چشمِ احمدؐ نے کیا کیا اشارے

سلیم اپنی آنکھیں ہیں کیونکر پریشان
نہ آئے نظر وہ محمدؐ ہمارے

فرطِ خوشی

چہرہ حبیبؐ پاک کا آنکھوں میں ڈھل گیا
فرطِ خوشی سے دل بھی ہمارا اچھل گیا

پڑتا زمیں پہ کس لئے سایہ حضورؐ کا
جسمِ حضورؐ نور کے سانچے میں ڈھل گیا

وقتِ اجل میں نے پکارا حضورؐ کو
آتے ہی نام لب پہ برا وقت ٹل گیا

مدفن درِ نبیؐ پہ بنے گا مرا ضرور
روضے پہ مصطفٰےؐ کے مرا دم نکل گیا

اتنے قریب میرے تصوّر میں آ گئے
دامن نبیؐ کا ہاتھ سے بچ کر نکل گیا

کچھ احتیاط چاہیے عشقِ رسولؐ میں
راہِ وفا میں دل تو ہمارا سنبھل گیا

نازاں ہیں ہم بھی حشر میں اپنے نصیب پر
سوئے بہشت لے کے ہمارا عمل گیا

پیہم تصوّرات کی لذّت نہ پوچھئے
آنکھیں بھی خیرہ ہو گئیں دل بھی پگھل گیا

کشتی تو بحرِ غم سے کنارے پر آ لگی
یوں عشقِ مصطفٰےؐ میں مرا کام چل گیا

سوزِ غمِ رسولؐ سے یوں دل مرا جلا
جس طرح کوئی شمع پہ پروانہ جل گیا

کیوں کر خلش ہو محفلِ میلاد میں سلیم
ذکرِ حبیبؐ سنتے ہی یہ دل بہل گیا

حق نما

خاتم الانبیاء محمدؐ ہیں / شاہِ ہر دوسرا محمدؐ ہیں

مظہرِ کبریا محمدؐ ہیں / مرحبا حق نما محمدؐ ہیں

معرفت حق کی آپ نے پائی / ہم کو شمعِ ہدیٰ محمدؐ ہیں

میرا غمخانہ ہوگیا روشن / چشمِ دل کی ضیا محمدؐ ہیں

اُن کے پیرو بھٹک نہیں سکتے / خضرؑ کے رہنما محمدؐ ہیں

ہو ہی جائیں گے سارے عقدے حل / کیونکہ عقدہ کشا محمدؐ ہیں

مجھ کو دہشت نہیں گناہوں کی / حشر میں آسرا محمدؐ ہیں

روزِ محشر بھی میں نے تربت سے / اُٹھتے اُٹھتے کہا محمدؐ ہیں

چارہ سازی کا اُن سے طالب ہوں / دردِ دل کی دوا محمدؐ ہیں

شافع المذنبیںؐ سرِ محشر / دیکھو روزِ جزا محمدؐ ہیں

کیوں نہ مانگے سلیمان اُن سے مدد
سب کے حاجت روا محمدؐ ہیں

میلادِ پیمبرؐ

لے کے یہ خوش خبری بادِ بہاری آئی
آج دنیا میں محمدؐ کی سواری آئی

جام بھر بھر کے دیئے ساقیٔ کوثر نے ہمیں
میکشی کام یہ کوثر پہ ہماری آئی

تم سے غافل نہ رہا ہیں کبھی اے بندہ نواز
بیخودی میں بھی مجھے یاد تمہاری آئی

دم ہے آنکھوں میں تو لب پر ہے محمدؐ کا نام
آج کی شب ترے بیمار پہ بھاری آئی

ہوش موسیٰؑ کی طرح اُڑ گئے خالق کی قسم
جب مرے سامنے حضرتؐ کی سواری آئی

مرحبا مژدہ میلادِ پیمبرؐ لے کر
گلشنِ خلد سے پھر بادِ بہاری آئی

مرحبا گنبدِ خضرا کی ہے وہ شان و شکوہ
چادرِ نور لئے رحمتِ باری آئی

شکر صد شکر کہ آتے ہی قدم حضرتؐ کے
دشتِ گلزار ہوا بادِ بہاری آئی

شوق سے منتظرِ دید فرشتے سب تھے
شبِ معراج جو حضرتؐ کی سواری آئی

جو تمنا تھی وہ پوری ہوئی محبوبِ خدا
نزع کے وقت نظر شکل تمہاری آئی

آپ کے گھر میں سلیمؔ آج ہے رونق کیسی
چمنِ خلد سے کیا بادِ بہاری آئی

مُسکرا کر

یا نبیؐ مجھ کو بُلا کر دیکھئے اور مُسکرا کر دیکھئے
جلوۂ حُسنِ شہِ لولاکؐ کو پردہ آنکھوں سے اُٹھا کر دیکھئے
یا محمدؐ حالتِ بیمارِ عشق، جلد تر نزدیک آ کر دیکھئے
عشق میرا رفتہ رفتہ ہو جنوں مجھ کو دیوانہ بنا کر دیکھئے
از رہِ الطاف خادم کی طرف اک ذرا نظریں اُٹھا کر دیکھئے
جلوۂ قُدرت کے نظارے تمام بزمِ عالم کو سجا کر دیکھئے
مُضطرب آنکھیں ہیں دل بیتاب ہے میری نظروں میں سما کر دیکھئے
سُوزشِ عشقِ محمدؐ کا مزا ہجر کے صدمے اُٹھا کر دیکھئے
ذرّے ذرّے میں نظر آئیگا حُسن دل میں احمدؐ کو بسا کر دیکھئے
کیا زمیں پر ہم رہیں یا مصطفےٰؐ بادۂ عرفان پلا کر دیکھئے

دیکھنا ہے جلوۂ قُدرت تسلیم
روضۂ اقدس پہ جا کر دیکھئے

نظارے

محمدؐ ہیں خلاقِ عالم کے پیارے
رسولِ عرب آمنہؓ کے دُلارے

کہیں غرق ہو کر نہ رہ جائے بیڑا
لگا دے مری کشتیٔ دل کنارے

شہنشاہِ عالم کی آئی سواری
کہو خلد کو آج رضواں سنوارے

مزے آ رہے ہیں جئے جا رہے ہیں
غمِ مصطفےٰ ہم ہیں تیرے سہارے

تلاشِ حبیبِ خدا میں پھریں گے
مدینے کی گلیوں میں ہم مارے مارے

مجھے ہند میں یاد آتے ہیں ہر دم
مدینے کے دلکش دل آرا نظارے

وہ تھا شانۂ رمزِ قدرت کہ جس سے
خدا ہی نے گیسوئے احمد سنوارے

محمدؐ رسولِ خدا حشر کے دن
مزہ آئے گر نام لے کر پکارے

محمدؐ ہمارے اِدھر ہم کہیں گے
ملائک کہیں گے ہمارے ہمارے

سمجھ کر غلام آپ ہی کا تو حوریں
مجھے خلد سے کر رہی ہیں اشارے

جنابِ سلیم آج تربت سے اُٹھ کر
بہشتِ بریں کو خوشی سے سُدھارے

نقشِ نگیں دیکھ لیا

کیا نبیؐ نے شبِ معراج نہیں دیکھ لیا
محفلِ قدس کو بھی بن کے مکیں دیکھ لیا

روضۂ پاک کی جس نے بھی زیارت کر لی
اس کو معلوم ہوا خلدِ بریں دیکھ لیا

نورِ احمدؐ کی طرف ہو گیا مائل بخدا
جس نے آدمؑ کا کبھی نورِ جبیں دیکھ لیا

مل گیا اس کو کئی درجہ عبادت کا ثواب
جس نے اک بار سوئے قبلۂ دیں دیکھ لیا

کفر والوں کے بھی دل ہو گئے روشن بخدا
جب کبھی جلوۂ قرآنِ مبیں دیکھ لیا

کوئے سرکارِ دو عالم میں پھرا جو جا کر
اس نے گلزارِ ارم سب سے حسیں دیکھ لیا

پارۂ نور جو نکلا نہ فلک پر بھی کبھی
شکلِ احمدؐ میں وہ بالائے زمیں دیکھ لیا

جس کی منزل پہ خیالوں کی رسائی ہے محال
یاد کرتے ہی اسے دل سے قریں دیکھ لیا

اللہ اللہ یہ طلب گاروں کی خاطر داری
ہم نے جس جا پہ پکارا تھا وہیں دیکھ لیا

نام ہی ایسا ہے محبوبِ خدا کا دلکش
کہ ہر ایک دل کیلئے نقشِ نگیں دیکھ لیا

بیقراری نہ گئی دل کی کسی طرح سلیم
روضۂ پاک کو جب تک کہ نہیں دیکھ لیا

مصطفےٰ کی بارھویں

آئی ہے گھر گھر ہمارے مصطفےٰ کی بارہویں
دیکھنے قابل ہے شانِ کبریا کی بارہویں

ہم نے دیکھا ہے اسے کتنی تمناؤں کے بعد
ہے خدا رکھے بہت ہی آسرا کی بارہویں

ہو رہی ہے ہر طرف اک بارشِ انوار آب
اس کو کہتے ہیں حبیبِ کبریا کی بارہویں

چھائی جاتی ہے حقیقت کی تجلی چار سو
ہے حقیقت میں یہ ہمنام خدا کی بارہویں

جلوۂ ایمان و دین ہے ہر طرف جلوہ نما
ہادیٔ ایمان و دین شاہِ ہدیٰ کی بارہویں

کار کن ہے سایۂ رحمت یا نداز نگاہ
مصطفےٰ کی بارہویں ہے مصطفےٰ کی بارہویں

کھل گئی ہے ہر طرف راہِ صراط المستقیم
سب سے اونچے سب سے اعلیٰ رہنما کی بارہویں

پڑھتے جاتے ہیں فرشتے دمبدم منہ سے درود
صاحبِ معراج کی اہلِ عطا کی بارہویں

چاند سورج پھر رہے ہیں گردِ شوق طوف میں
ہے ہی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی بارہویں

نور آنکھوں میں ہے اور دل میں ہمارے ہے سرور
کتنی تسکین بخش ہے خیر الوریٰ کی بارہویں

جی میں آتا ہے کہ سجدے سے نہ اب اٹھوں سلیم
رونما ہے شافعِ روزِ جزا کی بارہویں

رسول اللہ کی صورت

نظر کے سامنے ہی ہو رسول اللہ کی صورت
یہی ہے دو جہاں میں سب سے بڑھ کر چاہ کی صورت

خدا، شیدا ہے خود وہ ہے شہِ ذی جاہ کی صورت
نہ پوچھو پوچھنے والو رسول اللہ کی صورت

درِ رحمت نبی کا ایک میزانِ عدالت ہے
اسی چوکھٹ پہ یکساں ہے گدا و شاہ کی صورت

حقیقت میں جمالِ مصطفیٰ نورِ حقیقت ہے
جو آنکھیں ہیں تو پھر آئے نظر اللہ کی صورت

جمالِ مصطفیٰ کے سامنے سر شرم سے خم ہے
یہیں پر دیکھنے قابل ہے مہر و ماہ کی صورت

جو دشمن ہیں رسول اللہ کے وہ اسکو سُن رکھیں
کہ خالق مسخ کر دیتا ہے ہر بدخواہ کی صورت

رسول اللہ کا روضہ بہارِ رشکِ جنت ہے
نظر میں خلد کی پھرتی ہے اس درگاہ کی صورت

فرشتے ناصیہ سائی کی کرتے ہیں تمنائیں
گدا سے بھی کم اس در پہ شاہنشاہ کی صورت

رسول اللہ کی چوکھٹ پہ کرتے ہیں جبیں سائی
چمکنے لگتی ہے واللہ حق آگاہ کی صورت

زیارت روئے احمد کی دکھا دیتی ہے رستہ ہر
بدل جاتی ہے آ کر اس جگہ گمراہ کی صورت

سلیم اللہ شاہد ہے کہ شیدا ہوں محمد کا
مری آنکھوں میں پھرتی ہے رسول اللہ کی صورت

مستزاد

ہم سا زمانے میں بھلا کون ہوا ہے	محبوبِ خدا ہے
جتنے ہیں نبی سب سے بڑے رتبے میں سوا ہے	محبوبِ خدا ہے
ایسا نہ زمانے میں بشر کوئی بھی آیا	اللہ کا سایا
یہ نورِ خدا نامِ خدا نفسِ خدا ہے	محبوبِ خدا ہے
لوح و قلم و عرش و زمیں اسکے ہیں قرباں	سب لائے ہیں ایماں
یہ حد ہے کہ اللہ نے خود اس کو کہا ہے	محبوبِ خدا ہے
ہو جائے کسی کی درِ احمدؐ پہ رسائی	مل جائے خدائی
جبریلؑ سا ذی جاہ ملک ناصیہ سا ہے	محبوبِ خدا ہے
وہ رات کبھی واللہ زمانے میں تھی نایاب	ہر حور تھی بیتاب
یعنی شبِ معراج میں دولھا یہ بنا ہے	محبوبِ خدا ہے
کیوں ہوں نہ دل و جاں فدا ان پہ مسلمان	ہر صاحبِ ایمان
اسلام کی واللہ اسی سے تو بنا ہے	محبوبِ خدا ہے

گو خلق سے راہی ہوا اسلام کا بانی — لیکن ہے نشانی
اب بھی یہ ہے کون و مکاں جلوہ نما ہے — محبوبِ خدا ہے
اللہ سے پوچھے کوئی اس بندے کی توقیر — خود مالکِ تقدیر
جن و ملک و انس سے رتبے میں سوا ہے — محبوبِ خدا ہے
قائم ہے اسی سے یہ نظامِ سر و ساماں — ہر محفلِ امکاں
افلاک و زمیں کے لئے یہ وجہِ بقا ہے — محبوبِ خدا ہے
کیا ذات ہے کیا شان ہے کیا نام ہے دلکش — موسیٰ بھی ہوئے غش
اس نام میں واللہ حقیقت کا مزا ہے — محبوبِ خدا ہے
پھیلائے ہوئے ہاتھ جو سائل نظر آیا — دل کھول کے پایا
اللہ رکھے صاحبِ الطاف و عطا ہے — محبوبِ خدا ہے
منزل پہ پہنچ جاتے ہیں آسانی سے رہگیر — بن جاتی ہے تقدیر
بھٹکے ہوئے رہرو کے لئے شاہِ ہدا ہے — محبوبِ خدا ہے
کچھ نعت میں مصروف سلیم ایک نہیں ہے — ہر اہلِ زمیں ہے
افلاک پہ ہر ایک ملک نغمہ سرا ہے — محبوبِ خدا ہے

نبی نبی کر خُدا خدا کر

بڑے بڑے آئے انکے در پر غرور سے سر اُٹھا اُٹھا کر
مگر ہوئے جس گھڑی وہ واپس تو شرم سے سر جھکا جھکا کر

گناہ سب اپنے دھو ہی دینگے رگڑ رگڑ کر جبیں اپنی
رہینگے ہم اپنی رو سیاہی درِ نبیؐ پر مٹا مٹا کر

نبیؐ کا در ہے درحقیقت نبیؐ کا روضہ ہے رشکِ جنت
جو بس چلے تو چلیں وہاں تک قدم سروں کو بنا بنا کر

اگر تمنا نجات کی ہے اگر ہے حسرت ارم کی بندے
خُدا خدا کر نبیؐ نبیؐ کر نبیؐ نبیؐ کر خُدا خدا کر

ہزار ہیں ہم گنہ میں ڈوبے نبیؐ کا ہر وقت آسرا ہے
نبیؐ کی رحمت کو لے ہی لیں گے ہم اپنے آنسو بہا بہا کر

نبیؐ کی مدحت زباں پہ ہو نبیؐ کی یاد ہو مراد دل میں
یہی ہے وہ شے رہیگی ہم کو جو راہِ حق پر لگا لگا کر

ہزار نفرت بڑھا کے دل میں تمام کفار آئے در تک
یہ ذات وہ تھی کہ رہ گئی تھی دلوں میں سب کے سما سما کر

انہیں کا سوز نہاں تھا دل میں لگی رہے تو انہیں کی دم بھر
جئیں جو دُنیا میں گر مُسلماں تو آگ دل میں لگا لگا کر

نبیؐ کی مدحت کیا کرینگے نبیؐ کی یاد اب رہا کریگی
زباں سے اپنی سُنا سُنا کر تو دل میں اپنے چھپا چھپا کر

نبیؐ کے رستے سے کچھ بھی بھٹکے تو راہِ حق پھر مل سکیگی
ہزار ڈھونڈو گے اس جہاں میں نظر کی شمعیں جلا جلا کر

خُدا کے آگے بروزِ محشر سلیم جانا پڑا جو ہم کو
پڑھینگے نعتِ نبیؐ بر حق زباں سے اپنی سُنا سُنا کر

رحمۃ للعالمین

یا محمد مصطفٰے یا رحمۃ للعالمین — آپ ہیں نورِ خدا یا رحمۃ للعالمین
ڈرتی ہے اُمت تمہاری ہے بہت بارِ گناہ — روتی ہے پیشِ خدا یا رحمۃ للعالمین
المدد شاہِ مدینہ المدد ماہِ عرب — آپ ہیں مشکل کشا یا رحمۃ للعالمین
آپ محبوبِ خدا ہیں اور ختم الانبیاء — آپ پر دل ہے فدا یا رحمۃ للعالمین
دم نکل جائے یہی کہتے ہوئے وقتِ اخیر — مرحبا صلِ علیٰ یا رحمۃ للعالمین
شان والا دیکھ کر اہلِ فلک کہنے لگے — مرحبا صد مرحبا یا رحمۃ للعالمین
رازِ قدرت اور اسرارِ نہاں تم پر تمام — آشکارا ہو گیا یا رحمۃ للعالمین
عاصیوں کا حشر میں فریاد رس کوئی نہیں — کون ہے تیرے سوا یا رحمۃ للعالمین
چھا گئی ہے میرے دل اور میری آنکھ پر — باغِ طیبہ کی فضا یا رحمۃ للعالمین
میری آنکھیں مضطرب ہیں ہجر میں زار و نزار — ہو تمہارا سامنا یا رحمۃ للعالمین

گلِ عقیدت کے لئے روضے پہ آیا ہے سلیم
لطف اس پر ہو ذرا یا رحمۃ للعالمین

روح الامین

جب زمینِ عرب پر رسولِ خدا جامِ توحید لا کر پلانے لگا
آسماں پر بھی سب وجد کرنے لگے لطفِ کثرت میں وحدت کا آنے لگا

کوہِ فاراں کی چوٹی پہ جب ایک قمر لیکے اپنی ضیا جگ مگانے لگا
ہر طرف نور ہی نور کی شان تھی دینِ حق خود بخود مسکرانے لگا

شرمِ عصیاں سے دامن میں ہر اک بشر جب قیامت میں منہ کو چھپایا ادھر
اُٹھے اُمت کی بخشش کو شاہِ اُمم باغِ فردوس بھی مسکرانے لگا

شبِ اسریٰ وہ شانِ حبیبِ خدا نور ہی نور ہر سمت چھایا ہوا
کیا فلک کیا زمیں کیا قلم لوح کیا عرشِ اعظم ترانہ سنانے لگا

شاہِ دیں نے دکھائے بہت معجزے جن سے کفار حیران و ششدر ہوئے
اک اشارے سے اُنکے ہوا چاند شق اور پتھر بھی پانی بہانے لگا

کفر باطل ہوا نور غالب ہوا اٹھی جو پھیلی ہوئی تیرگی مٹ گئی
وہ ہمارا رسولِ خدا آ گیا جب شریعت کا ڈنکا بجانے لگا

کوہِ فاراں کی چوٹی سے جب نورِ حق جلوہ برساتا اُترا زمیں کی طرف
لیکے پیغام خالق کا رُوح الامیںؑ روز آنے لگا روز جانے لگا

مختصر یہ ہے شانِ حبیبِ خدا جب ہوا کارفرمائے ہر دو جہاں
مطمئن دل ہوا حسرتیں بجھ گئیں سارا عالم وہیں جگمگانے لگا

دن کو ایسی جلا، رات کو وہ ضیا حسن کی چاندنی عشق کی دلکشی
نظریں جھک گئیں ہوش اُڑ اُڑ گئے، مہر نادم تو ماہ منہ چھپانے لگا

حسن کی برکتیں قابلِ دید تھیں باغ تو باغ ہے ذکر ہی اس کا کیا
جب نظر دشت پر بھی کبھی پڑ گئی ایک اک ذرّہ جلوہ دکھانے لگا

ان کے در کا گدا سر بسجدہ ہوا دل کا غم مٹ گیا رُوح خوش ہو گئی
آسرا دید کا بڑھ گیا شوق میں اپنے دل کی لگی کو بجھانے لگا

ان کی تصویر جب کھنچ گئی عرش پر لوح نے کچھ قلم سے اشارہ کیا
کیا ملک کیا بشر کیا زمیں کیا فلک وجد تو خود مصوّر کو آنے لگا

رات غفلت کی گزری سحر ہو گئی اب نہیں وقت آرام کا کوئی بھی
اُٹھ سلیم حزیں دیکھ وہ قافلہ شوق میں بھر کے یثرب کو جانے لگا

زُلفِ گرہ گیر

ہر راز حقیقت کو نبیؐ کھول رہے ہیں
معراج کے پردے میں وہی بول رہے ہیں

کس فیضِ رسائی سے نبیؐ بول رہے ہیں
یعنی دلِ مومن کی گرہ کھول رہے ہیں

ہم مدحِ نبیؐ میں جو زباں کھول رہے ہیں
تسنیم کے پانی میں اثر گھول رہے ہیں

الفاظ سے افعال سے احکام و اثر سے
وہ رحمتِ معبود کا در کھول رہے ہیں

احمدؐ کا میں شیدائی ہوں ناحق یہ فرشتے
محشر میں گناہوں کو مرے تول رہے ہیں

باتیں بھی خدا کی ہیں زباں بھی ہے خدا کی
دنیا کی نگاہوں میں نبیؐ بول رہے ہیں

دل اہلِ جہاں کا ہے ادھر قابو سے باہر
وہ زلفِ گرہ گیر ادھر کھول رہے ہیں

اس بزمِ فصاحت میں ٹھہرتا نہیں کوئی
جو آئے مقابل میں وہ پر تول رہے ہیں

کہنے کو ہیں اُمّی مگر اللہ رے فصاحت
ہر لفظ میں مصری کی ڈلی گھول رہے ہیں

تنظیم زمانہ میں ہے میرا یہ عقیدہ
لکھتے ہیں فرشتے جو نبیؐ بول رہے ہیں

میں کیا ہوں سلیم اس شہِ بطحا کے تو در پر
ہاتھوں میں شہنشاہوں کے کشکول رہے ہیں

آستانِ نبیؐ

ادائے نبویؐ سے نباہ کر لینا
ہمیں سکھاتا ہے جنت کی راہ کر لینا

مٹا کے ہستی کو اپنی رہِ صداقت میں
رسولِ احمدؐ اُمّی سے چاہ کر لینا

تڑپتے رہتے ہیں فرقت میں تیرے شیدائی
اِدھر بھی ایک کرم کی نگاہ کر لینا

حرمِ حضورؐ میں رو رو کے دل سے اے حاجی
تم آج پاک سب اپنے گناہ کر لینا

اُتر کے چرخ سے تعظیم اور خلوص کے ساتھ
طواف روضہ کا اے مہر و ماہ کر لینا

نہیں ہے شیوہ یہ عشاق کا زمانے میں
غمِ فراقِ محمدؐ میں آہ کر لینا

یہ آستانِ نبیؐ ہے ادب سے آؤ یہاں
خمیدہ فرق کو اے بادشاہ کر لینا

نہ دیکھے کوئی بھی محشر میں صورتِ دوزخ
یہیں معاف سزائے گناہ کر لینا

جو داغِ عشقِ نبیؐ پر پڑے نظر خورشید
تو نیچی شرم و حیا سے نگاہ کر لینا

پڑا رہوں گا میں دن رات تیری چوکھٹ پر
غلامِ خاص مجھے اپنا شاہ کر لینا

سلیم پڑھتا ہے نعتِ رسولؐ محفل میں
فرشتو اُس کے فلک پر بھی واہ کر لینا

حساب و کتاب

خدا کے بندو! خدا کی کتاب لایا ہوں
فلک سے مہرِ رسالت مآبؐ لایا ہوں

میں تشنگانِ حقیقت کے واسطے ساقی
خدا کے نام کی تھوڑی شراب لایا ہوں

جبیں پہ داغ نہیں عشق کی نشانی ہے
چمکتا ایک نیا آفتاب لایا ہوں

اُٹھا کے تھوڑی سی خمخانہ الٰہی سے
تبرکاً وہ مزے کی شراب لایا ہوں

تہہ مزار نہ کھٹکا ہے گا دہشت کا
زباں پہ نامِ رسول مآبؐ لایا ہوں

خدا کریم محمدؐ شفیعِ اُمت ہے
میں اپنی دوش پہ بارِ عذاب لایا ہوں

میں ڈرتا ڈرتا حضوری میں یارسول اللہ
بروزِ حشر حساب و کتاب لایا ہوں

گدائے احمدِ مرسلؐ ہوں حشر کا ڈر کیا
سوال کیسا ہے ویسا جواب لایا ہوں

کسی نے حشر میں ٹوکا تو لوں گا نام نبیؐ
خیال دل میں بہت کامیاب لایا ہوں

ہر آرزو مری بر آئیگی بحقِ رسولؐ
خدا کے گھر سے دعا مستجاب لایا ہوں

صلہ ملے گا مجھے حشر میں سلیم اس کا
میں اپنی نعت ہر ایک لاجواب لایا ہوں

سبز گنبد

حق کو منظور تھی خاطر یہ فقط دلبر کی
بزم کونین نمائش ہے مرے سرور کی

حسن میں غیرتِ یوسف ہے جو ماہِ مدنی
یا خدا دل سے محبت ہے اسی دلبر کی

رکھ کے سر کہتے ہیں رو رو کے درِ احمد پر
آج پوری ہوئی امید دلِ مضطر کی

بیخودی یادِ محمد میں ہے ایسی طاری
نہ خبر ہے ہمیں دل کی نہ خبر ہے سر کی

مصطفےٰ حشر میں تربت میں بھی کام آئیں گے
کچھ بھی دہشت ہے لحد کی نہ ہمیں محشر کی

ملک الموت سے کہتا ہوں ٹھہر جا دم بھر
دیکھ لوں شکل دمِ نزع ذرا سرور کی

کششِ دل کبھی لے جائیگی طیبہ ہم کو
خاک آنکھوں سے لگائیں گے نبی کے در کی

کوئے احمد میں ہوں در پہ رکھے میری جبیں
یہ تمنا ہے ازل ہی سے دلِ مضطر کی

عرش والے بھی یہ کہتے ہیں درِ احمد پر
عرشِ اعظم سے بھی بڑھ کر ہے یہاں اس در کی

سبز گنبد یہ ترا میرے مدینے والے
شان رکھتا ہے زمیں پر فلکِ اخضر کی

روضۂ پاک محمد پہ چلو جلد سلیم
آرزو مجھ سے یہ کہتی ہے دلِ مضطر کی

نورِ مجسم

کیا نورِ مجسم ہے سراپائے محمدؐ
کیونکر نہ ہو ہر دل میں تمنائے محمدؐ

آنکھوں سے مرے دل میں اُتر آئے محمدؐ
اس گھر میں بھی اس گھر میں بھی ہے جائے محمدؐ

پھر میری طرف دیکھ لو تم چشمِ کرم سے
پھر گیسوئے تقدیر سنور جائے محمدؐ

آئینۂ دل جلوہ گہِ طور بنے گا
دیکھوں گا میں جس وقت تجلائے محمدؐ

ہر ذرّہ یہاں غیرتِ خورشید ہے گویا
جنت سے سوا کیوں نہ ہو صحرائے محمدؐ

ظلمت کدۂ دہر کی ظلمت ہوئی کافور
جب نور کے پردے سے نکل آئے محمدؐ

اے اہلِ نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم
ہر ذرّے میں پنہاں ہے تجلائے محمدؐ

ہم سوئے مدینہ جو گئے آئیں صدائیں
آتے ہیں بڑی دھوم سے شیدائے محمدؐ

سو جان سے کیونکر نہ ہو قربان دلِ زار
رگ رگ میں ہے پیوست تمنائے محمدؐ

کیونکر نہ ہو پُر نور مرا گوشۂ تربت
خورشید ہے ہر داغِ تمنائے محمدؐ

ہوں محفلِ میلاد میں مخمور بسمل آج
یہ ہے اثر بادۂ مینائے محمدؐ

شیدائے محمدؐ

جس روز سے دل ہو گیا شیدائے محمدؐ — اس دن سے مرے سر میں ہے سودائے محمدؐ

آیا ہوں بڑی دور سے حسرت یہی لیکر — دم میرا ترے در پہ نکل جائے محمدؐ

یہ گلشنِ طیبہ کا ہے پُر کیف نظارا — ہر پھول میں ہے جلوۂ زیبائے محمدؐ

وہ خواب میں ہم کو جو کسی دن نظر آئیں — آنکھوں سے ملیں ہم بھی کفِ پائے محمدؐ

اک جام کوئی ایسا محبت کا پلادے — ہر سمت مجھے تو ہی نظر آئے محمدؐ

ارمان یہی ہے دمِ آخر مرے دلمیں — آجائے نظر چہرۂ زیبائے محمدؐ

کیا رحمت و شفقت ہے کہ گلزارِ جناں میں — ساتھ اپنے ہی امت کو بھی لے آئے محمدؐ

امت پہ تری آئیگی کوئی بھی جو آفت — جو کوئی مصیبت بھی ہو ٹل جائے محمدؐ

آیا ہوں یہی لیکے مدینے میں تمنا — لائی ہے مدینے میں تمنائے محمدؐ

ہو جائے اشارہ جو ادھر چشمِ کرم کا — ارمان جو ہے دلمیں نکل جائے محمدؐ

کہتے ہیں سلیمؔ آج یہ احبابِ وطن میں
دیکھے کو گیا دیکھئے شیدائے محمدؐ

اشارے

بختِ خوابیدہ اگر جاگیں ہمارے رات کو
روضۂ حضرت کے ہر دم ہوں نظارے رات کو

در پہ سرکارِ مدینے کے جو پہنچیں گے کبھی
نکلیں گے ارمانِ دل سارے ہمارے رات کو

یادِ دندانِ نبیؐ میں یوں رواں آنسو ہوئے
ٹوٹتے ہیں جس طرح روشن ستارے رات کو

یوں دیا پیغامِ حق جبریلؑ نے یا مصطفیٰ
ہم سے ملنے عرش پر آجاؤ پیارے رات کو

دل میں رہتا ہے خیالِ عشقِ محبوبِ خدا
خواب اکثر دیکھتے ہیں پیارے پیارے رات کو

بیچ سے پردہ اٹھا دیکھا خدا کو آپؐ نے
آئے جب معراج میں خالق کے پیارے رات کو

حسنِ محبوبِ خدا پر جان و دل سے ہوں نثار
راستوں میں ہو رہے ہیں یہ اشارے رات کو

رات کی تقدیر چمکی دن کا تھا اسیر گماں
جب شبِ معراج میں گیسو سنوارے رات کو

زینتِ عرشِ بریں جا کے ہوئے جب مصطفیٰ
عرش و کرسی میں ہوئے کیا کیا اشارے رات کو

آرزوئے دل مری پوری ہو اب تو یا نبیؐ
عالمِ رویا میں ہوں ہم کو نظارے رات کو

یادِ محبوبِ خدا میں جاگتے ہیں ہم سلیم
نیند تھوڑی آگئی تھی آج بارے رات کو

منکر نکیر

خواب میں آئے نظر وہ حق کے پیارے رات کو
یہ مری تقدیر چمکی یا ستارے رات کو

ہجر احمد میں تڑپتے ہیں یہ سارے رات کو
سوتے ہی کب ہیں بھلا یہ غم کے مارے رات کو

مرے دل کے داغہائے عشق احمد دیکھئے
دیکھتے کیا ہیں فلک کے آپ تارے رات کو

دیکھتے ہی رہ گئے یعقوبؑ آدمؑ اور خلیلؑ
لامکاں تک جا کے آئے حق کے پیارے رات کو

یا محمدؐ آپ کی فرقت میں ہم روتے ہیں اب
بیٹھ کر دیوار کے در کے سہارے رات کو

تم کو طیبہ میں بلایا ہے حبیبؐ پاک نے
آ کے جبریلؑ امیں شاید پکارے رات کو

دیکھ کر مسرور آنکھیں ہیں ہماری مرحبا
روضۂ شاہِ دو عالم کے نظارے رات کو

اٹھتے ہیں سننے کو کروبی بھی نعت مصطفےٰ
محفل میلاد پھر کوئی سنوارے رات کو

خواب میں ہم کو نظر آئے حبیبؐ کبریا
بن گئے بگڑے مقدر بھی ہمارے رات کو

شمع ایماں کی ضیا تھی دم بخود منکر نکیر
اور کیا کیا قبر میں دیکھے نظارے رات کو

محفلِ میلاد میں یہ نعت سن کر اے سلیم
مرحبا کہنے لگے سارے کے سارے رات کو

رُودادِ خلیلؑ

حق کے پیارے مرے سرکار مدینے والے
ہیں مُصیبت میں مددگار مدینے والے

انبیاء جتنے ہوئے روئے زمیں پر پیدا
ان کے سرتاج ہیں سرکار مدینے والے

مُشکلیں ہونگی دو عالم میں ہماری آساں
غم نہیں جب ہیں مددگار مدینے والے

آپ کی چشم کرم ہونے ہی میری کشتی
بحرِ عصیاں سے ہوئی پار مدینے والے

آپکے لُطف کا افسانہ ہے رودادِ خلیلؑ
ہوگئی آگ بھی گلزار مدینے والے

غم نہیں حشر کے دن تشنہ لبوں کو کوئی
حوضِ کوثر کے ہیں مختار مدینے والے

سب شہنشاہ بھکاری ہیں تمہارے در کے
تم ہو سرداروں کے سردار مدینے والے

ظلمت کفر کو دُنیا سے مٹایا یکسر
چمکے جب آپکے انوار مدینے والے

سچ تو یہ ہے کہ جو کچھ چاہے وہ کر سکتے ہیں
دونوں عالم کے ہیں مختار مدینے والے

اب تو بیمار محبت کی ہے حالتِ نازک
دیجیئے شربتِ دیدار مدینے والے

آستاں بوس سلیم جگر افگار بھی ہے
ہے یہ اب ہند سے بیزار مدینے والے

رسول اللہ

ازل سے ہوں تمنائی تمہارا یا رسول اللہ
دمِ مشکل تمہیں اکثر پکارا یا رسول اللہ

مری آنکھوں میں تم ہو جلوہ آرا یا رسول اللہ
مرے دل میں تصوّر ہے تمہارا یا رسول اللہ

شفیع المذنبیں تم ہو تمہارا ہی سہارا ہے
نہ چھوڑوں گا کبھی دامن تمہارا یا رسول اللہ

مریضِ ناتواں کی زندگی ہے قفِ مایوسی
نگاہِ لطف کا اب ہو اشارا یا رسول اللہ

ازل سے جو تمنا تھی رہی جاتی ہے وہ دل میں
نہ دیکھا خواب میں جلوہ تمہارا یا رسول اللہ

فلک ہر دم ستم ہم پر نئے ایجاد کرتا ہے
ہمارا دردِ دل سنئے خدارا یا رسول اللہ

کروں کیا مدحِ صورت کی کروں کیا ذکر سیرت کا
نہیں کونین میں ثانی تمہارا یا رسول اللہ

فلک پر چاند دو ٹکڑے ہوا ہے آنِ واحد میں
جب انگلی سے کیا تم نے اشارا یا رسول اللہ

مددگارِ امتِ عاصی کا ہوگا کون محشر میں
دمِ پرسش سہارا ہے تمہارا یا رسول اللہ

شفیعِ روزِ محشر رحمت للعالمین تم ہو
تمہیں ہو دین و دنیا کا سہارا یا رسول اللہ

سلیم شاعرِ ملکِ دکن ہے آج دنیا سے
تمہاری یاد میں جنت سدھارا یا رسول اللہ

روضۂ اقدس

نبیؐ کے روضۂ اقدس پہ کیا معلوم ہوتا ہے
ظہورِ پرتوِ نورِ خدا معلوم ہوتا ہے

شبِ معراج کے اندر سے یہ کھُل گیا ہم پر
خُدا عاشق محمدؐ دلِ رُبا معلوم ہوتا ہے

نہ پُوچھو راز کی باتیں ہیں دیوانہ ہوں اے زاہد
محمدؐ خاص محبوبِ خُدا معلوم ہوتا ہے

پڑا ہوگا کہیں طیبہ کی گلیوں اور کوچوں میں
نبیؐ کے عشق میں دل کھنچ گیا معلوم ہوتا ہے

خداؐ کی شان دیکھو پرتوِ نورِ محمدؐ سے
عرب کا ذرّہ ذرّہ پُرضیا معلوم ہوتا ہے

سخاوت میں بہت مشہور تھا حاتم زمانے میں
مگر وہ بھی ترے در کا گدا معلوم ہوتا ہے

تمہاری دید کافی ہے دکھا دو خواب میں صورت
مرضِ اُلفت کا یوں تو لا دوا معلوم ہوتا ہے

نظر میں کچھ نہیں جچتا ہے جامِ بادۂ کوثر
مئے عشقِ نبیؐ کا جب مزا معلوم ہوتا ہے

خُدا و مصطفیٰؐ کے حکم پر جو دل سے شیدا ہے
محمدؐ کا خُدا کا لاڈلا معلوم ہوتا ہے

مدینے کی یہ گلیاں ہیں کہ گیسو حورِ جنت کے
مجھے طیبہ تو جنت سے سوا معلوم ہوتا ہے

نہ چھیڑو اب شمیم ناتواں کو کوئی محشر میں
یہ شیدائے حبیبِ کبریاؐ معلوم ہوتا ہے

علیؓ و فاطمہؓ

کسی کو کب یہ رازِ کبریا معلوم ہوتا ہے
خدا بھی حسنِ احمدؐ پر فدا معلوم ہوتا ہے

ہمارا دل ہے شیدائے محمدؐ حضرتِ زاہد
طریقِ معرفت کا رہنما معلوم ہوتا ہے

ہجومِ تشنہ کاماں حشر کے دن ہے لبِ کوثر
محمدؐ ساقیٔ کوثر مرا معلوم ہوتا ہے

گنہگارانِ اُمت کو وہ لیجائینگے جنت میں
یہی اپنے نبیؐ کا مدعا معلوم ہوتا ہے

طریقے خوب ہیں معلوم اسکو نور رفاقت کے
مدینے کا جواں درد آشنا معلوم ہوتا ہے

اسی گھر میں زیارت ہوتی ہے اکثر محمدؐ کی
مرا دل جلوہ گاہِ مصطفےٰؐ معلوم ہوتا ہے

مبارک ہو شہیدِ کربلا کا جو بھی ساتھی ہو
علیؓ و فاطمہؓ کا لاڈلا معلوم ہوتا ہے

فرشتے حشر میں تعظیم میری کرکے کہتے ہیں
یہ محبوبِ خدا کا خاکپا معلوم ہوتا ہے

دمِ آخر مرے لب پر ہو نامِ مصطفےٰؐ یارب
نبیؐ کے عشق میں مرنا بھلا معلوم ہوتا ہے

ملا ہے عشقِ احمدؐ میں وہ تمغا ہم کو نورانی
یہ داغِ دل ہمارا ابرِ ضیا معلوم ہوتا ہے

نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے سلیمؔ اہلِ وراع تجھ کو
ازل سے تو غلامِ مصطفےٰؐ معلوم ہوتا ہے

مہرِ رسالت

توحید کا ساغر عالم میں چمکا دیا کملی والے نے
پھر بادۂ حبِ احد ہم کو پلوا دیا کملی والے نے

اسرار کھلے انوار کھلے ہر بھید کھلا ہر بات کھلی
جو رازِ حقیقت پنہاں تھا سمجھا دیا کملی والے نے

خوش بخت تھا تمہیں اے موسیٰ نکلا بھی اگر تو نہیں نکلا
جلوے کو دکھا کر قسمت کو چمکا دیا کملی والے نے

قرآں کی اک اک آیت سے قرآن کی اک اک سطر سے
اسلام ہے کیا یہ راز ہمیں سمجھا دیا کملی والے نے

جس بات سے ہم ناواقف تھے واقف ہوئے اس سے ہم کیا کیا
جو راز سمجھ سے باہر تھا سمجھا دیا کملی والے نے

اب راہ سے مومن کیوں بھٹکیں ایسا تو نہیں ہو سکتا ہے
اسلام کے سارے بھیدوں کو سمجھا دیا کملی والے نے

توحید زمانے میں پھیلی جو کفر کی ظلمت تھی وہ مٹی
سب کفر کا جھگڑا دنیا سے اٹھوا دیا کملی والے نے

پُر نور زمانہ اس سے ہے پھیلی ہے تجلی عالم میں
خورشیدِ حقیقت یثرب میں چمکا دیا کملی والے نے

جب مہرِ رسالت بطحیٰ میں فاراں کی چوٹی پر چمکا
ظلمت کا جو پردہ تھا حائل اٹھوا دیا کملی والے نے

روضے کی زیارت سے آنکھیں پُر نور رہوں میں مسرور رہوں
ہم ہند میں تھے لیکن ہم کو پہنچا دیا کملی والے نے

ڈالی ہے نگاہِ لطف و کرم یوں اپنے سلیم ادنیٰ پر
بگڑا تھا مقدر برسوں سے چمکا دیا کملی والے نے

آس پاس

جیسی ضیا ہے مہرِ منوّر کے آس پاس
یوں نورِ حق ہے روضۂ اطہر کے آس پاس

کیا خوفِ بازپرس گنہگار کے لئے
لطف و کرم ہے شافعِ محشر کے آس پاس

سیراب ہو کے جائیں گے سوئے بہشت سب
تشنہ دہن ہیں ساقیٔ کوثر کے آس پاس

گھبرا کے اپنے گناہوں سے حشر میں
عاصی چلے ہیں شافعِ محشر کے آس پاس

آتے ہیں دن قریب قیامت کے الاماں
کیا شکل لے کے جائیں پیمبر کے آس پاس

طیبہ کو چھوڑ کر کوئی کیوں جائے بتکدے
بیکار کیوں پھرے کوئی پتھر کے آس پاس

یادِ نبیؐ میں مجھ کو سنبھالے ہے جذبِ شوق
یہ چیز چاہیے دلِ مضطر کے آس پاس

محوِ طواف ہم ہیں تصوّر میں یا نبیؐ
چکر لگا رہے ہیں ترے گھر کے آس پاس

عشقِ نبیؐ کے داغ جو گھیرے ہوئے ہیں دل
تارے کھلے ہیں مہرِ منوّر کے آس پاس

یادِ نبیؐ میں آج کوئی صحنِ باغ میں
روتا ہے سر جھکائے گلِ تر کے آس پاس

یہ آرزو ہے دل میں دمِ نزع اے سلیم
مدفن ہو میرا کوچۂ سرور کے آس پاس

سلکِ گوہر

باغ جنت ہے گلستانِ رسولِ عربی
روکشِ عرش ہے ایوانِ رسولِ عربی

طور پر حضرتِ موسیٰؑ کو غش آیا جس سے
تھا وہ اک جلوہ تابانِ رسولِ عربی

ہو جہاں محفلِ میلاد وہاں پر واللہ
سر کے بل جائیں غلامانِ رسولِ عربی

دوڑ کر کوئی سنبھالیں کہ مدینے کی طرف
جھومتے جاتے ہیں مستانِ رسولِ عربی

ہم غلاموں کو یہ حسرت ہے کہ روزِ محشر
نکلیں تھامے ہوئے دامانِ رسولِ عربی

کیوں نہ ہو برقِ تبسم پہ فدا جان اپنی
سلکِ گوہر ہیں کہ دندانِ رسولِ عربی

ظلمتِ کفر پہ غالب ہوا نورِ ایماں
چھا گیا جلوۂ تابانِ رسولِ عربی

تیرے محبوب کا عاشق ہوں ازل سے یارب
اب دکھا روئے درخشانِ رسولِ عربی

ہے تصور میں مرے جلوۂ یثرب کی بہار
ہوں دل و جاں سے میں قربانِ رسولِ عربی

میری آنکھوں میں ہے محبوبِ خدا کا جلوہ
دل مرا ہو گیا قربانِ رسولِ عربی

نعت گوئی کا صلہ حشر میں پائیگا سلیم
رات دن ہے وہ ثناخوانِ رسولِ عربی

ایک دن

سامنے آنکھوں کے ہو گلزارِ جنت ایک دن
گنبدِ خضرا کی ہو ہم کو زیارت ایک دن

مست ہوں گا حشر تک بیدار اے یادِ نبی
قبر میں سوئے گی جا کر ساری غفلت ایک دن

مصطفےٰ کے آستاں سے ہم ملیں گے چشمِ شوق
رنگ لائیگی ہمارے دل کی حسرت ایک دن

نامیوں کے مٹ چکے جس طرح دنیا سے نام
بے نشاں ہو جائیگی اپنی بھی ہستی ایک دن

جا کے پہنچیں گے درِ پاکِ نبی پر ہو کے خوش
ہند سے لیجائے گی برگشتہ قسمت ایک دن

حاکمانہ روشنی ہے چار دن کی چاندنی
سب فنا ہو جائے گی شانِ حکومت ایک دن

بخشوائیں گے خدا سے شافعِ روزِ جزا
گلشنِ فردوس میں جائیگی امت ایک دن

اے جنوں صحرا سے پہنچینگے مدینے میں اگر
خلد بن جائیگا یہ صحرائے وحشت ایک دن

خواب میں ہم کو زیارت ہو ترے محبوب کی
یا الٰہی تیری ہو چشمِ عنایت ایک دن

آرزو ہے صورتِ پروانہ ہو جاؤں نثار
دیکھ لوں میں جلوہ شمعِ نبوت ایک دن

اہلیہ بھی ساتھ ہوں ہمراہ بچے بھی سلیم
ہو میسر یوں مدینے کی زیارت ایک دن

دولتِ دو عالم

اے کاش اس گلی میں میرا گذار ہوتا
در پر کسی کے سجدہ پھر بار بار ہوتا

یادِ نبیؐ میں جس دم میں بیقرار ہوتا
جو لفظ لب پہ آتا وہ شاہکار ہوتا

اتنا ترا کرم اے پروردگار ہوتا
جس جائے میں سجدہ کرتا وہ کوئے یار ہوتا

جنت بھی دل سے قربان کیونکر نہ اُنپہ ہوتی
ذرہ بھی جس گلی کا رشکِ بہار ہوتا

وہ دن نصیب ہوتا اللہ سے دُعا ہے
وہ بیقرار کرتے میں بے قرار ہوتا

اے کاش یہ تمنا پوری ضرور ہوتی
اُن کا دیار ہوتا میرا مزار ہوتا

رُخ سے نقاب اُن کے اکدن ضرور اُٹھتی
جلوہ خُدا کا ہرسو پھر آشکار ہوتا

میں دولتِ دو عالم کو بھی نہ کچھ سمجھتا
گر ان کے خادموں میں میرا شمار ہوتا

یہ جان اگر نکلتی اُن کے تصوروں میں
میری وفا کا اُن کو تب اعتبار ہوتا

جس روز جبہ سائی ہو جاتی انکے در کی
وہ میری زندگی کا دن یادگار ہوتا

گھر بیٹھے تجھ کو ملتی اکثر سلیم کوثر
خُمخانہ خُدا کا تو بادہ خوار ہوتا

شرابِ عرفان

ربیع الاول کی شان دیکھو گلوں سے رحمت ٹپک رہی ہے
خوشی مولود مصطفٰے کی چمن میں بلبل چہک رہی ہے

خدا کا پیارا مسیحا بنکر اسی مہینے میں آیا دلبر
نہ درد کوئی رہا جگر میں نہ کوئی دل میں کسک رہی ہے

ہمارے دل میں ہے شوق بیحد درود بھیجو پئے محمدؐ
عجب مبارک ہے شام مولود سحر سے بڑھ کر چمک رہی ہے

مچی ہیں دھومیں رچی ہے شادی ہوئی ہے میلاد کی منادی
حضور والا کی آج شہرت زمیں سے تا فلک رہی ہے

مرادیں پائیں گے اہلِ حاجت کہے گی لبیک خود اجابت
خدا کے فضل و کرم سے کھیتی آرزو کی لہک رہی ہے

سیاہی عصیاں کی دور ہوگی شب لحد زلف حور ہوگی
تمام عالم پہ آج خود سے ضیائے رحمت چمک رہی ہے

نسیم نے دی ہے آ کے گھر گھر نوید بد شفیع محشر
بہارِ جنت چمن چمن ہے کلی دلوں کی چٹک رہی ہے

ہیں عید میلاد کے ترانے دکھائے رحمت کے دن خدا نے
یہ نغمے صل علیٰ کے سنکر چمن میں بلبل پھڑک رہی ہے

ظہورِ نورِ خدا سراسر فضائے کون و مکاں منور
نظر فلک تک درود لب پر نگاہ میری چمک رہی ہے

اٹھا گئے ہر پردہ حقیقت ہوئی ہے جلوہ نما رسالت
دلوں میں از بادہ معرفت کے شراب عرفاں چھلک رہی ہے

قصیدہ اپنا سلیم سن کر ہر ایک جھوما ہے مست ہو کر
گلوں سے مدحت کے آج شاید تمام محفل مہک رہی ہے

ہمارا غلام آرہا ہے

سرِ بزمِ احمدؐ کا نام آرہا ہے
سنبھل جا ادب کا مقام آرہا ہے

مرے لب پہ احمدؐ کا نام آرہا ہے
شرابِ محبت کا جام آرہا ہے

لبوں پر ہے جاری ثنائے محمدؐ
لبوں پر خدا کا کلام آرہا ہے

زہے اوجِ رفعت زہے شانِ احمدؐ
خدا کی طرف سے سلام آرہا ہے

مہ و مہر پھرتے ہیں اس کی رضا پر
ضیا پرورِ صبح و شام آرہا ہے

بنا ہے جو اسلام کی پڑنے والی
نئی طرح کا اب نظام آرہا ہے

بہاریں چلی آرہی ہیں جلو میں
جہاں میں عجب خوش خرام آرہا ہے

خدا کی خدائی میں ہے جتنی دنیا
وہاں بھی محمدؐ کا نام آرہا ہے

لئے اپنی حاجت جو اس در پہ پہنچا
وہ خوش خوش بہت شاد کام آرہا ہے

حبیبِ خدا ہیں خدا کے پیمبرؐ
مسلماں کو حق کا پیام آرہا ہے

سلیم آرہا ہو تو وہ کاش کہدیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آرہا ہے

شانِ مدینہ

جو آنکھوں میں پھرتی ہے شانِ مدینہ
مرے لب پہ ہے داستانِ مدینہ

خدا ہم کو پہنچائے اس آستاں پر
جہاں سو رہا ہے وہ جانِ مدینہ

صبا ساتھ تو اپنے مجھ کو بھی لے چل
دکھا دے مجھے گلستانِ مدینہ

سرِ حشر سنتے رہے اہلِ محشر
میں کہتا رہا داستانِ مدینہ

مدینے میں پہنچے تو تھا ہر زباں پر
محمدؐ ہوئے میہمانِ مدینہ

گلی جو مدینے کی ہے وہ ہے جنت
ہے قصرِ جناں ہر مکانِ مدینہ

جو آیا وہاں نونہالِ رسالت
وہ پھولا پھلا گلستانِ مدینہ

زہے بخت تشریف لانے سے تیرے
دو بالا ہوئی اور شانِ مدینہ

نہیں اور قصے کے سننے کی حسرت
سنا دے کوئی داستانِ مدینہ

ہمیں رہ گئے ہند میں وائے قسمت
مدینہ گیا کاروانِ مدینہ

سلیم اب اٹھو تم نے کیوں دیر کر دی
چلے اٹھ کے سب رہ روانِ مدینہ

یا مصطفیٰ

یادِ رسولؐ سے ہمیں دن رات کام ہے
ہر دم زبانِ دل پہ محمدؐ کا نام ہے

حضرتؐ پلا رہے ہیں ہر اک شاد کام ہے
ہر اُمتی کے ہاتھ میں کوثر کا جام ہے

سیراب کیجئے اسے دیدار سے حضورؐ
حاضر جو در پہ ہے وہ بہت تشنہ کام ہے

مدہوش ہو رہا ہے جو میدانِ حشر میں
شاید پیئے وہ عشقِ محمدؐ کا جام ہے

کہتا حبیبؐ حق سے ہمارا یہ حالِ زار
بادِ صبا ہمیں یہی بس تجھ سے کام ہے

حسرت ہے جس کے دل میں خدا کے حبیبؐ کی
دُنیائے آرزو میں وہی نیک کام ہے

ہر ایک ملتجی ہے شفاعت کا حشر میں
حضرتؐ کے گرد دیکھئے کیا اژدہام ہے

یا مصطفیٰ کے نعرے لگاتے ہیں رات دن
یادِ رسولؐ پاک میں رونے سے کام ہے

لیجائے گا ضرور مدینے کو ایک دن
دلمیں جو عشقِ حضرت خیر الانامؐ ہے

دیدارِ مصطفیٰؐ کی تمنا میں آئے ہیں
محشر میں اور ہم کو نہیں اور کام ہے

لب پر کلیم نام محمدؐ ہے رات دن
اپنا وظیفہ اب تو یہی صبح و شام ہے

قدرت آرائی

جو خوش تقدیر محبوبِ خدا کے در پہ سوتے ہیں
قدم رکھ کر زمیں پر وہ فلک کے پار سوتے ہیں

جو حج کی دھن لگا کر رات کو بستر پہ سوتے ہیں
محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ کے در پہ سوتے ہیں

جنہیں عشقِ محمد ہے قیامت سے نہیں ڈرتے
بڑے آرام سے وہ دامنِ محشر پہ سوتے ہیں

خدا والے ہتھیلی پر رکھا کرتے ہیں جانوں کو
انہیں نیند آتی ہے تیر و نیش و خنجر پہ سوتے ہیں

رہِ حج میں مزا دیتی ہیں اہلِ شوق کی نیندیں
سمجھتے ہیں کہ اپنے گھر میں بستر پہ سوتے ہیں

عبادت میں خدا کی راتیں کٹتی ہیں رسولوں کی
جو سوتے ہیں کبھی تو مرضیِ داور پہ سوتے ہیں

مقدر ہے انہیں کا قربِ احمد جنکو حاصل ہے
انہیں کی رات ہے جو مصطفیٰ کے در پہ سوتے ہیں

شبِ معراج اللہ رے نبی کی قدرت آرائی
ابھی بزمِ محمد میں ابھی بستر پہ سوتے ہیں

نبی کی راہ میں جن حاجیوں کی موت آتی ہے
کبھی روضہ پہ سوتے ہیں کبھی کوثر پہ سوتے ہیں

فرشتو! ہاں جبیں سائی ذرا آہستہ آہستہ
نبی کے چاہنے والے نبی کے در پہ سوتے ہیں

سلیم احمد کی الفت میں ہیں جتنے بلبل شیدا
گلستاں میں وہ رہ کر شاخہائے تر پہ سوتے ہیں

خیر البشرؐ

اشاروں میں تھا یہ اثر کملی والے   کیا تو نے شق القمر کملی والے

بشر کیوں نہ سوچے ہے قرباں ہوں تجھ پر   کہ ہے تو ہی خیر البشرؐ کملی والے

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ   وظیفہ ہے شام و سحر کملی والے

تری آرزو میں، تری جستجو میں   تڑپتا ہوں آٹھواں پہر کملی والے

جھکایا ہے میں نے جو حسرت سے در پر   نہ ہرگز اٹھے گا وہ سر کملی والے

سرِ حشر یہ کہہ کے ڈھونڈھیں گے عاصی   کہاں ہیں وہ خیر البشرؐ کملی والے

بلالے کبھی اپنے روضے پہ ہم کو   بھٹکتے ہیں ہم دربدر کملی والے

کبھی آہ سے آسماں کانپتا تھا   مگر اب نہیں کچھ اثر کملی والے

پلادے پلادے ذرا جامِ عرفاں   بنادے مجھے بے خبر کملی والے

فلک پر بھی دیکھا زمیں پر بھی دیکھا   ترا حسن ہے جلوہ گر کملی والے

سلیم آج کیوں یہ مصیبت اٹھاتا
اگر ہوتی تیری نظر کملی والے

شق القمر

جدھر بھی نبی کی ہے نظر کملی والے
ذرا جلوہ دکھا ادھر کملی والے

غریبوں پہ ہو اک نظر کملی والے
ذرا دیکھ لینا ادھر کملی والے

یہ شق القمر سے کھلا راز سب پر
کہ ہیں آپ رشکِ قمر کملی والے

ترے آستاں کی طرف جا رہا ہوں
مبارک ہو مجھ کو سفر کملی والے

ہوا ہے نہ ایسا زمانے میں ہوگا
کہ ہیں آپ خیر البشر کملی والے

مداوا کیا چارہ سازوں نے کتنا
ہوا کم نہ دردِ جگر کملی والے

بہت معجزے تو نے ہم کو دکھائے
بلانے سے آئے شجر کملی والے

جہاں سر جھکاتے ہیں اکر ملک بھی
وہی ہے تری رہگزر کملی والے

مدد دے اگر مجھ کو تقدیر میری
پہنچ جاؤں یثرب نگر کملی والے

مری چشمِ تر تیری فرقت میں کیا کیا
لٹاتی ہے گویا گہر کملی والے

سلیمِ سخنور کے اک اک سخن میں
عطا کر عطا کر اثر کملی والے

اوّل و آخر

حق کے پیمبر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم — سب سے بہتر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے افسر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم — مالکِ کشور کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مہرِ منور کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم — عرش کے اختر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس سے ہوئی تکمیلِ رسالت کس سے ہوئی تکمیل نبوت — ختمِ پیمبر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راہ پر سب کو لانیوالا اسکو ہدایت دینے والا — خضرؑ کا رہبر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف ہی کیا ہے تشنہ لبوں کو بحرِ کرم ہیں بہرِ امت — ساقیٔ کوثر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عرشِ بریں پر جلوہ آرا نازِ سراپا حسنِ مجسم — نور کے پیکر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ ہدایت ہمکو دکھائی کیوں نہ ہو سبکو چاہ تمہاری — دین کے رہبر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باطن میں ہے جلوہ کس کا ظاہر میں ہے جلوہ کس کا — اوّل و آخر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ رسل ہیں احمد پیارے مسلم کی آنکھوں کے تارے — اپنے پیمبر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو شاد سلیم دلِ مضطر اب کیوں ہے تجھے خوفِ محشر

شافعِ محشر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدائے الا اللہ

قبول بارگہِ حق میں ہو دعا میری
مدینہ جاؤں تو آئے وہیں قضا میری

میں اپنی پلکوں سے جھاڑوں عطا ہو یہ خدمت
حضور سے ہے یہ روضے پہ التجا میری

فرشتے وجد میں آ کے جھوم جاتے ہیں
وہ مجھ سے سنتے ہیں جب نعتِ مصطفٰے میری

ترا خیال ہے محبوبِ کبریا مجھ کو
لگی ہے پیاس بہت نزع میں بجھا میری

خلوص قلب سے نکلے صدائے الا اللہ
یہی زبان پہ ہو آخری صدا میری

مریضِ عشق ہوں تم لے چلو مدینے کو
کہ خاکِ پائے محمد میں ہے شفا میری

ابھی بھروسے پہ جاتا ہوں میں سوئے بطحے
بنائینگے کبھی تقدیر مصطفٰے میری

چلا ہوں حشر میں لیکن بہت پشیماں ہوں
مرے گناہ مرے ساتھ ہیں خطا میری

الٰہی خاتمہ بالخیر ہو دمِ آخر
بحقِ احمدِ مرسل ہے التجا میری

میں دیکھوں آپکو جی بھر کے آؤ بالیں پر
یہ آرزو یہ تمنا ہے مصطفٰے میری

خموش رہتا ہوں نعتِ حضورِ والا میں
زبان سلیم نہیں لائقِ ثنا میری

رسولِ ہاشمیؐ

رسولِ ہاشمیؐ کا یا خدا دیدار ہو جائے
مری ہستی فدائے سیدِ ابرار ہو جائے

تصوّر ہے فدا احمد کا بیخود ہو نہ دل اپنا
قیامت آنیوالی ہے ذرا ہشیار ہو جائے

دمِ آخر ہماری زیست کی کشتی بھنور میں ہے
لگا دو ہاتھ تم اپنا تو بیڑا پار ہو جائے

ابھی آنکھوں میں دم ہے آرزو پوری یہ ہو جاتی
دمِ آخر محمدؐ کا مجھے دیدار ہو جائے

دکھا دو عالمِ رویا میں صورت یا نبیؐ مجھ کو
کہ سیرابِ تمنا تشنۂ دیدار ہو جائے

تمہارے آستاں پر یا شہِؐ کونین آیا ہوں
کرم کی اس طرف بھی اک نظر سرکارؐ ہو جائے

الٰہی یہ تمنا زندگی میں کاش پوری ہو
مئے عشقِ نبیؐ سے دل مرا سرشار ہو جائے

گلستان میں جو میں جاؤں خیالِ روئے احمدؐ میں
نمایاں روئے گل سے جلوۂ رخسار ہو جائے

وہ محبوبِؐ خدا چاہے تو پھر دشوار ہی کیا ہے
کہ میں دیکھوں جہنم کو تو وہ گلزار ہو جائے

تمنا لیکے جو آئے ہیں در پہ آج پوری ہو
نگاہِ لطف ہم پر احمدِ مختارؐ ہو جائے

نہ کیونکر پانی پانی آتشِ دوزخ ہو محشر میں
اگر رونے پہ آمادہ سلیم زار ہو جائے

دارالسلام

تعظیم جس نے کی ہے خدا کے کلام کی
جاگیر اس کو مل گئی دارالسلام کی

عشقِ نبیؐ میں دل کو میں ساغر بناؤں گا
شیشے کی آرزو ہے نہ حاجت ہے جام کی

اے تشنگانِ عشقِ نبیؐ چل کے سیر ہوں
کوثر پہ ہے سبیل رسولِؐ انام کی

معراج میں خدائے تعالیٰ نے کہہ دیا
اُمّت پہ تیری نارِ جہنم حرام کی

نامِ نبیؐ ہے لب پہ مرے سوتے جاگتے
اُلفت ہے میرے دل کو محمدؐ کے نام کی

وصفِ نبیؐ میں جب کوئی پڑھتا ہوں میں غزل
ملتی ہے داد عرش سے مجھ کو کلام کی

کوثر پہ بے سبب نہیں اُمّت کا یہ ہجوم
رکھی گئی سبیل محمدؐ کے نام کی

اے بے خبر یہ خلدِ بریں جس کا نام ہے
جاگیر ہے وہ خاص محمدؐ کے نام کی

شافع ہیں جب رسولؐ تو کیا خوفِ روزِ حشر
ہو جائیگی معاف خطا صبح و شام کی

اے چشمِ شوق دیکھینگے دیدارِ مصطفےٰ
محشر کے دن خبر ہوئی دیدارِ عام کی

یہ آرزو سلیم کی ہے روزِ باز پرس
آقا کے دل میں یاد رہے اس غلام کی

عرب و عجم

ربیع الاول کا چاند دیکھو چمک کے مژدہ سنا رہا ہے
خدا کی رحمت کی ہوگی بارش وہ دن زمانے میں آرہا ہے

کدھر ہیں مشتاق دید آئیں احد کا احمدؐ کا جلوہ دیکھیں
کہ بزم وحدت سے اب نکلکر وہ بزم کثرت میں آرہا ہے

ظہور جس کا ہوا تھا پہلے ہوا وہ دنیا میں آج ظاہر
تمام عالم ہے جس کا مظہر وہ نور اب جگمگا رہا ہے

خلیلؑ نے جس کی دی بشارت مسیحؑ نے جسکی دی شہادت
وہ نور توحید و معرفت کا عرب میں جلوہ دکھا رہا ہے

درود تم پر ہو اے پیمبرؐ سلام تم پر ہو اے پیمبرؐ
تمہیں ہو ہادی تمہیں ہو سرور فلک ترانے یہ گا رہا ہے

اُسی کی تنویر سے ہے ابتک عرب بھی روشن عجم بھی روشن
اِدھر بھی جلوہ دکھا رہا ہے اُدھر بھی جلوہ دکھا رہا ہے

کریں مقدر کا کس سے شکوہ کہ دور ہیں شہؐ کے آستاں سے
زمین بھی ہم کو دبا رہی ہے فلک بھی ہمکو ستا رہا ہے

ہوا رسالت کا تاج زیبا تمہارے سر پر حضورؐ والا
تمہیں ہو ختم رسلؐ یقیناً ہر ایک مژدہ سنا رہا ہے

جگہ ملی جنکو تیرے در پہ ہوے وہ دونوں جہاں میں اکرم
ہمیں بھی ملجائے خاک یثرب یہ شوق دلمیں سما رہا ہے

یہ با ادب اب یہ التجا ہے کبھی مدینے میں بھی بلا لو
کہ ہند میں غربت میں بیکس غم جدائی اُٹھا رہا ہے

حضور عالی جناب والا ادھر بھی لطف نگہ ہو مولا
قصیدہ لیکے سلیم کمتر تمہاری خدمت میں آرہا ہے

زلفِ عنبریں

محبوبِ کبریا ہے صلِ علیٰ محمدؐ
مختارِ دوسرا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

ہاتھوں سے تیرے ہمکو ملجائے جامِ کوثر
تیرا ہی آسرا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

دلکی کلی شگفتہ ہوگی ضرور آ کر
بطحا کی یہ ہوا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

روزِ ازل سے بیشک اس زلفِ عنبریں کا
سودا مجھے ہوا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

راہِ وفا میں ہم کو حاجت نہیں خضرؑ کی
دل اپنا رہنما ہے صلِ علیٰ محمدؐ

ہے تیری ذاتِ والا نبیوں میں سب سے اعلیٰ
تو دلبرِ خدا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

تو وقتِ نزع میری آنکھوں میں پھر رہا ہے
کس لطف کی فضا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

تربت کا گوشہ گوشہ اب نور داغِ دل سے
برجِ قمر بنا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

وہ شانِ کبریا ہے مختارِ دوسرا ہے
وہ ختمِ انبیا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

پیشِ خدا ہماری کر حشر میں شفاعت
اپنی یہی دعا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

دامن سلیم کا اب درِّ سخن سے بھر دے
تیرا ہی خوشنوا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

کہتے کہتے

گئی جان صلِّ علیٰ کہتے کہتے — اُٹھوں قبر سے مصطفیٰ کہتے کہتے

بچے مشکلوں سے چھٹے آفتوں سے — محمدؐ کو مشکل کُشا کہتے کہتے

حبیبِ خدا نے بلایا ہے تُم کو — یہ طیبہ سے آئی صبا کہتے کہتے

محمدؐ کے قدموں پہ ہم گر پڑیں گے — تمہیں ہو شفیع الوریٰ کہتے کہتے

ذرا دم تو لینے دو منکر نکیرو — زباں رُک گئی مصطفیٰ کہتے کہتے

ہمیں کیا ہی اچھا ذریعہ ملا ہے — خدا سے ملے مصطفیٰ کہتے کہتے

چلے جا چلے جا درِ مصطفیٰ پر — ہر اک گام پر یا خدا کہتے کہتے

مرے دل کو بیتاب کر ہی گئی وہ — مدینے کا قصہ صبا کہتے کہتے

تری بگڑی بن جائیگی خود ہی اِک دن — چلا جا اُدھر مصطفیٰ کہتے کہتے

مری نعش لیکر فرشتے گئے ہیں — سُوئے کعبہ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

صبا کیا اِدھر سے سلیم آ رہی ہے
کھلے پھول صلِّ علیٰ کہتے کہتے

گیسوئے خمدار

روشن ہیں سرِ طور بھی انوارِ محمدؐ
موسیٰ ہیں کہاں دیکھ لیں دیدارِ محمدؐ

اللہ کی گفتار ہے گفتارِ محمدؐ
اللہ کے انوار ہیں انوارِ محمدؐ

کوچے سے محمدؐ کے نہیں خلد کو نسبت
رتبے میں بلند اس سے ہے گلزارِ محمدؐ

اے حور تری زلف سے مطلب نہیں دل کو
ہو شانہ کش گیسوئے خمدارِ محمدؐ

جنات بھی حاضر ہیں ملائک بھی ادب سے
دربار خداہی کا ہے دربارِ محمدؐ

خوش ہو کے گلے ملتی تھیں ایک سے حوریں
فردوس میں پہنچے جو طلبگارِ محمدؐ

حسرت ہے کہ موت آئے مدینے میں پہنچ کر
مدفن ہو ہمارا پسِ دیوارِ محمدؐ

بخشائیں گے خود شافعِ محشر انہیں آ کر
فریاد کرینگے جو گنہ گارِ محمدؐ

منہ ابر کے پردے میں خجالت سے چھپائیں
گر شمس و قمر دیکھ لیں رخسارِ محمدؐ

دامنِ گلِ مقصود سے بھر جائیگا میرا
قسمت نے کیا حاضرِ دربارِ محمدؐ

کہتے ہیں فرشتے جو سلیم آیا سرِ حشر
یہ عاشقِ صادق ہے طلبگارِ محمدؐ

قبلہ و کعبہ

زباں پہ نام محمدؐ کا صبح و شام بھی ہے
حضورؐ کا دلِ ناشاد میں مقام بھی ہے

رہے خیال کچھ اس کا حضورِ محشر میں
تمہارے چاہنے والوں میں یہ غلام بھی ہے

خدا ہے جس کا ثنا خواں کتاب میں اپنی
وہی ہمارا ہے آقا وہی امام بھی ہے

شراب ڈھلتی ہے ہر روز عشقِ احمدؐ کی
میں جسکو تن ہیں سمجھتا ہوں دل وہ جام بھی ہے

بجھے گی پیاس نہ کیوں آج آبِ کوثر سے
درِ بہشت پہ حاضر یہ تشنہ کام بھی ہے

جہاں برستی ہے رحمت خدا کی شام و سحر
وہیں ہمیشہ فرشتوں کا اژدہام بھی ہے

بشر بھی حور بھی غلماں بھی اور فرشتے بھی
رُخِ حضورؐ پہ قربان یہ غلام بھی ہے

ہمارا قبلہ و کعبہ ہے احمدِ مرسلؐ
نماز میں یہی سجدہ یہی سلام بھی ہے

سوال ساقیٔ کوثر سے کر رہا ہوں میں
کہ آپ بھی ہیں یہ خادم بھی اور جام بھی ہے

نہ ہوگی مجھ کو مدینے کی راہ میں وحشت
خیال دل میں محمدؐ کا لب پہ نام بھی ہے

ادھر بھی ایک عنایت ہو جام وحدت کا
سلیم آپ کا شیدا بھی ہے غلام بھی ہے

اللہ والے

میں صدقے ترے رحم کے کملی والے — مجھے کالی کملی میں آکر چھپا لے
رسولوں کے سردار اللہ والے — مرے دل کے ارماں اُنہیں نے نکالے
گنہگار ہیں اور ناچار ہیں ہم — شفیع الوریٰ حشر میں بخشوا لے
مچلتا ہے ہر دم تڑپتا ہے ہر دم — کوئی کیسے فرقت میں دل کو سنبھالے
نہیں روح کو چین یادِ نبیؐ میں — مری جان اب ہے خُدا کے حوالے
محمدؐ حبیبِ خدا فخرِ آدم — غریبوں پہ ہیں تم ترس کھانیوالے
تصوّر میں آئیں گے سلطانِ بطحا — جو نورانی صورت کو دل میں جما لے
یہی آرزو ہے کہ تو زندگی میں — مجھے اپنے روضے پہ جلدی بلا لے
سلام محبت مرا لے کے جانا — مدینے کی جانب ارے جانیوالے
محبت خدا تیری مجھ کو عطا کر — محمدؐ سے ملتے ہیں اللہ والے

مدینے میں چل کر سلیم سخنور
کمانا ہے جو کچھ وہ دولت کما لے

للّٰہ الحمد

لیکے اللہ کا جبریلؑ سلام آتا ہے
اب تو محبوبؐ کو ہر روز پیام آتا ہے

نظر آتا ہے وہی دونوں جہانسے غافل
پی کے جو عشقِ محمدؐ ترا جام آتا ہے

ہر قدم پر ہوں جہاں شوق و ادب کے سجدے
للّٰہ الحمد وہ نزدیک مقام آتا ہے

کیوں نہ ہو جائے گناہوں کی سیاہی کافور
روز و شب میری زباں پر ترا نام آتا ہے

چوم لیتے ہیں مرے منہ کو فرشتے آکر
مرے لب پر شہؐ والا کا جو نام آتا ہے

یاد اے چشمِ نبیؐ تو مجھے آجاتی ہے
خُلد سے بھر کے مرے سامنے جام آتا ہے

ہم نے رکھا ہے یہی توشۂ منزل ہمراہ
عشقِ احمدؐ ہی فقط راہ میں کام آتا ہے

یا محمدؐ دلِ بینا کو منور کردے
یہی حسرت لئے اب در پہ غلام آتا ہے

دیکھنا ظلمتِ عالم کو مٹادے گا یہ
لیکے اللہ کا احمدؐ جو کلام آتا ہے

آج قدرت بھی کرے کیوں نہ نظارے اسکے
بن سنور کر مرا پیارا سرِ بام آتا ہے

خلد میں دھوم ہے کہتے ہیں فرشتے یہ سلیم
لو وہ آقائے دو عالمؐ کا غلام آتا ہے

جمالِ پاکؐ

عقبیٰ کی فکر کر نہ غمِ روزگار کر
ذکرِ رسولِ پاکؐ دلِ بے قرار کر

دامن میں پھول لائے ہیں بہرِ نثار شاہؐ
روضے پہ جا کے عرضِ نسیمِ بہار کر

فرقت سے تنگ آ کے گریباں کو جلد تر
دستِ جنوں سے جوشِ جنوں تار تار کر

اللہ نے دیا ہے انہیں کو جمالِ پاکؐ
شمس و قمر کو اے فلک ان پر نثار کر

صدقے میں مصطفیٰ کے مرے جرم بخش دے
جرم و گناہ تو نہ خدایا شمار کر

اعلان مصطفیٰ کی ولادت کا بار بار
ہر گھر میں جا کے آج نسیمِ بہار کر

کعبے سے کم نہیں ہے محمدؐ کا یہ مزار
قرباں دل کو جان کو اس پر نثار کر

حالت مریضِ عشقِ محمدؐ کی دیکھ کر
یارب ذرا علاج دلِ بیقرار کر

میری گئی ہے جان محمدؐ کے عشق میں
روشن صبا تو آ کے چراغِ مزار کر

آ جائیں گے ضرور تصوّر میں ایک دن
ستّر ہزار بار محمدؐ کو پیار کر

بس زندگی کا راز اسی میں ہے اے سلیم
ہر وقت شکرِ رحمتِ پروردگار کر

میلادالنبیؐ

بادۂ عشق محمدؐ دل کے پیمانے میں ہے ، | جشن میلادالنبیؐ دنیا کے میخانے میں ہے

مست و بیخود کر رہا ہے چشم احمدؐ کا خیال ، | دونوں عالم کا تماشا میرے خمخانے میں ہے

ایک جلوہ ہے کہ جو رہتا ہے ہر دم سامنے | شمع وحدت کی تجلی دل کے کاشانے میں ہے

یاد چشم مصطفیٰ کا لطف ہی کچھ اور ہے | جام جم میں ہے نہ ایسا کیف پیمانے میں ہے

بادۂ عشق نبیؐ کا جوش کیا ظاہر کروں | راز پوشیدہ جو ظاہر ہے وہ میخانے میں ہے

دل کو جب سے آگئی ہے یاد کوئے مصطفیٰ | چین آبادی میں ہم کو ہے نہ ویرانے میں ہے

لڑکھڑا کر کہہ رہا ہے یا محمدؐ مصطفیٰ | کچھ عجب اندازِ مستی تیرے مستانے میں ہے

یا محمدؐ کھینچ لو دل کو مدینے کی طرف | بیخودی کا رنگ بیحد اب تو دیوانے میں ہے

ناز مجھ کو کیوں نہ ہو اپنے دل مخمور پر | عکس چشم مصطفیٰ لبریز پیمانے میں ہے

اسکی ویرانی پہ ہوں آبادیاں لاکھوں نثار | شاہد یثربؐ کا جلوہ دل کے ویرانے میں ہے

تو اسے سرشار کردے ہے تمنائے سلیم

یا محمدؐ تیری حسرت دل کے پیمانے میں ہے

دیارِ حبیبؐ

خدا دکھائے کبھی قصرِ یادگارِ حبیبؐ
کہ رشکِ خلد ہے نام خدا دیارِ حبیبؐ

لبوں پہ آتا ہے جب نام خوشگوارِ حبیبؐ
تڑپ کے کہتا ہے وہ خود بخود نثارِ حبیبؐ

کمالِ حسنِ محمدؐ ہے خود کمالِ خدا
کہ وجد کرنے لگا خود ہی کردگارِ حبیبؐ

اسی سے رحمتؐ للعالمیں خدا نے کہا
تمام گلشنِ ہستی میں ہے بہارِ حبیبؐ

یہ زندگی ہے کوئی اصل زندگی ہے وہی
کہ اپنی آنکھیں ہوں اور سامنے مزارِ حبیبؐ

حبیبؐ کے عمل و فعل سب ہیں حکمِ خدا
خدا کی مرضی و منشا پہ اختیارِ حبیبؐ

پکارتی ہے جسے گلشنِ جنانِ خدا
وہ سینکڑوں میں ہے صرف ایک ریگزارِ حبیبؐ

بڑھو نہ حدِ شریعت سے تم مسلمانو!
یہی جہاں میں ہے در اصل یادگارِ حبیبؐ

حقیقتوں کی بلندی کو کیا بشر سمجھے
خدا سے پوچھے کوئی عز و افتخارِ حبیبؐ

وہ شانِ جلوہ معراج وہ شبِ اسریٰ
اب انتہا ہے خدا کو تھا انتظارِ حبیبؐ

یہی دعا ہے کہ روضے پہ موت آئے سلیم
نہ پوچھئے کہ ہے دل کتنا بیقرارِ حبیبؐ

امّ الکتاب

عرب کی سرزمیں پر صاحبِ امّ الکتاب آیا
خدا کی رحمتیں لیکر خدا کا انتخاب آیا

بتوں کے پوجنے والوں میں نورِ کامیاب آیا
خدا کی شان خارستان میں رشکِ گلاب آیا

بتوں کے نام مٹنے والے ہیں رحمت کے سایہ میں
خدا کی قوتیں بنکر بنائے انقلاب آیا

گناہوں کو بھی شاید سرخروئی ملنے والی ہے
مبارک عاصیوں کو شافعِ یوم الحساب آیا

پیامِ صبح دیکر رات ادھر گزری زمانے میں
ادھر فاراں کی چوٹی سے تازہ آفتاب آیا

نہ جانے کس ادا سے روح پھونکی دینِ ایماں کی
عرب کی ساری مُردہ وادیوں پر پھر شباب آیا

جہاں میں کیوں نہ فرمانِ خدا کا بول بالا ہو
لبِ تفسیر بن کر صاحبِ ام الکتاب آیا

قدوم پاک کی تاثیر دوہری لے رہی ہے آمد
عذاب آیا جو کافر پر تو مومن کو ثواب آیا

وہی جلوہ نظر موسیٰؑ کی جس سے ہو گئی خیرہ
وہی جلوہ عرب والوں میں کتنا بے حجاب آیا

منادی ہو رہی ہے دین کی مئے پینے والوں کو
چلو میخانۂ کوثر پہ رحمت کا سحاب آیا

وہ دن بھی کاش آ جائے کہ جنت دھوم مچ جائے
درِ مولا پہ وہ دیکھو سلیم کامیاب آیا

چاہِ زمزم

سلامِ محبت صبا یاد رکھنا
نبیؐ سے مری التجا یاد رکھنا

مجھے بھی شہؐ دوسرا یاد رکھنا
بروزِ قیامت ذرا یاد رکھنا

کوئی جا کے پہنچے مدینے میں مخلص
ہمیں بھی بوقتِ دعا یاد رکھنا

زباں پر ہیں آہیں نہ تھمتے ہیں آنسو
غمِ ہجر کا ماجرا یاد رکھنا

مری چشمِ ارماں نہ کر پھر تقاضا
مدینے کی رنگیں فضا یاد رکھنا

فلک لرزاں لرزاں زمیں حیراں حیراں
شکستہ دلوں کی صدا یاد رکھنا

گلستانِ طیبہ کی ہر اک کلی میں
نظر آ رہا ہے وہ کیا یاد رکھنا

نہ دھڑکے گا دل زندگی بھر گنہ سے
جو لاتقنطوا کی صدا یاد رکھنا

مسافر پہنچ کر پئے چاہِ زمزم
ذرا تشنگی کا مزا یاد رکھنا

غریبوں پہ ہوتی ہے پیہم نوازش
محمدؐ کا لطف و عطا یاد رکھنا

شرابی بھی ہے یہ، نمازی بھی ہے یہ
سلیم حزیں کو خدا یاد رکھنا

عرشِ علیٰ

محبت میں ہستی فنا کر رہا ہوں — شب و روز عشقِ خدا کر رہا ہوں

درود دل کو پڑھ کر دعا کر رہا ہوں — میں یوں زخمِ دل کی دوا کر رہا ہوں

نظر سوئے بابِ صفا کر رہا ہوں — تلاشِ حبیبِ خدا کر رہا ہوں

سلامت رہے نزع میں میرا ایماں — درِ مصطفےٰ پر دعا کر رہا ہوں

میں دیدار کی لیکے دل میں تمنا — طوافِ درِ مصطفےٰ کر رہا ہوں

جو بدر الدجےٰ بنکے آئے جہاں میں — میں جاں اپنی ان پر فدا کر رہا ہوں

میں چاند اور سورج کو کر کے مخاطب — ثنائے رخ مصطفےٰ کر رہا ہوں

در مصطفےٰ پر ہوں دھونی رمائے — مدینہ میں جا کر میں کیا کر رہا ہوں

یہ گھر آج نور علےٰ نور ہوگا — کہ دل کو میں عرشِ علیٰ کر رہا ہوں

غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے — بہت دیر سے التجا کر رہا ہوں

سلیم آج محفل میں ہیں نوحؑ و آدمؑ
میں محبوبِ حق کی ثنا کر رہا ہوں

نورٌ علےٰ نور

مطلع ہے مرا مطلعِ انوارِ مدینہ
کرتا ہوں بیاں رفعتِ دربارِ مدینہ

کیا غیرتِ گلزار ہے کہسارِ مدینہ
کیا نورٌ علےٰ نور ہے دربارِ مدینہ

یارب تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں دیکھوں
دربارِ مدینہ درِ دیوارِ مدینہ

پروا نہیں قارون کی دولت کی ذرا بھی
ٹھوکر سے اڑا دیں گے طلبگارِ مدینہ

بیکار ہے احباب کی یہ چارہ گری بھی
اچھا نہیں ہوتا کبھی بیمارِ مدینہ

آنکھیں مری وا ہیں اسی اُمید میں یارب
پُرشوق نگاہوں کو ہو دیدارِ مدینہ

فریاد لئے آتا ہے اک تشنۂ دیدار
محشر میں خبر لیجیے سرکارِ مدینہ

صدقے تری توقیر کے اے فخرِ رسالت
دن رات مرے لب پہ ہیں اذکارِ مدینہ

بیتاب ہیں مضطر ہیں شب و روز خدایا
آنکھیں ہیں مری تشنۂ دیدارِ مدینہ

ہر پھول میں ہے نورِ محمدؐ کی تجلی
پُرلطف نظر آتا ہے گلزارِ مدینہ

مخمور مجھے دیکھ کے ہر وقت یہ تسلیم اب
کہتے ہیں سبھی آپ ہیں میخوارِ مدینہ

خوف و ہراس

ہند سے جا کے مدینے کا تماشا دیکھوں
جلد تر گنبدِ خضرا کو خدایا دیکھوں

روضۂ پاک کا رویا میں تماشا دیکھوں
جلوۂ حسنِ محمدؐ کا نظارا دیکھوں

ملک الموت ذرا دیر ٹھہر جا للہ
روئے احمدؐ کا نظر بھر کے میں جلوا دیکھوں

اک نظر حسن دو عالم کی ادھر بھی پڑ جائے
دل کو آغوش میں ہر وقت تڑپتا دیکھوں

بخشدے عشق وہ آنکھوں کو تجلی اب تو
حسن ہر پھول میں محبوبِ خدا دیکھوں

تل برابر بھی نہیں دل میں کوئی خوف و ہراس
حشر کے روز کا ہنگامہ بھلا کیا دیکھوں

ہے مدینے میں پہنچنے کا ارادہ ہر دم
اور کیا چارہ گرو دل کا تقاضا دیکھوں

یا خدا خواب میں ہو جائے میسر دیدار
زندگی میں یونہی سرکار کا چہرا دیکھوں

درد فرقت میں ہے کونین کی لذت مجھکو
چین آتا ہے کبھی منہ نہ دوا کا دیکھوں

طور پر ہو کہ کہیں اور وہ دیدار نصیب
میں بھی موسیٰؑ کی طرح برق تجلی دیکھوں

جا کے بطحیٰ میں لکھوں نعتیہ اشعار سلیمؔ
یوں بھی بیدار کبھی اپنا نصیبا دیکھوں

مہ و خورشید

بیاں ممکن نہیں اپنی زباں سے شوق بیحد کا
ہیں شیدا اپنے دلمیں ہم جمالِ پاک احمدؐ کا

وہی پرنور صورت خواب میں بھی ہے نظر آتی
تصور رات دن آتا ہے مجھ کو حسنِ احمدؐ کا

بہت مشتاق ہوں دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں
دکھا دے یا خدا روضہ مجھے پیارے محمدؐ کا

لڑاتا ہوں جو آنکھیں آفتابِ روزِ محشر سے
میں نقشہ کھینچتا ہوں دل پر اپنے روئے احمدؐ کا

کبھی بھولے سے بھی لیتی نہ ہرگز نام یوسف کا
زلیخا خواب میں بھی دیکھتی گر حسنِ احمدؐ کا

خیالِ مصطفےٰ میں دل بہت بیتاب رہتا ہے
عجب انداز ہے کچھ ان دنوں میں شوق بیحد کا

اسی مہرِ رسالت سے ضیا ہر ایک نے پائی
مہ و خورشید پر پرتو فگن ہے نورِ احمدؐ کا

شبِ معراج جب اللہ نے اُن کو بلایا تھا
بنا تھا عرشِ اعظم ایک تکیہ انکی مسند کا

جو تربت میں نکیرین آکے پوچھیں گے تو کہدونگا
کہ بندہ ہوں خدا کا اُمتی ہوں میں محمدؐ کا

نہ ہو بیتاب اے دل زیرِ تربت اب قیامت میں
نظر آجائیگا جلوہ ہمیں حسنِ محمدؐ کا

سلیم اب جاکے آنکھوں کو ملوں حضرت روضہ سے
تقاضا ہے یہی ہر وقت میرے شوق بیحد کا

ماہِ مدنی

اٹکی ہے مری جان جو ماہِ مدنی میں / بے تاب مرا دل ہے بہت یادِ نبیؐ میں

کیا شان تھی کیا بات تھی کیا حسن تھا واللہ / تھا نورِ خدا حسنِ رسولِ عربیؐ میں

رونا ہی مرا یادِ محمدؐ میں ہے بہتر / اشکوں سے مرے سوز ہے کم دل کی لگی میں

میں نے جو درِ پاکِ محمدؐ پہ نظر کی / جنت نظر آئی مجھے ہر سمت گلی میں

حوروں نے کہا دیکھ کے ان کو شبِ معراج / کس حسن کا ہے حسنِ خداداد نبیؐ میں

پھر دشتِ مدینہ میں نہ تھا پیاس کا شکوہ / میں نے جو لیا نام نبیؐ تشنہ لبی میں

ارمان یہ اے شاہِ ہدیٰ ہے مرے دل میں / پھرتا ہی رہوں خاک بسر تیری گلی میں

میں یادِ محمدؐ پہ دل و جاں سے قربان / اب رنج کا بھی وقت گذرتا ہے خوشی میں

اللہ ہوا شیفتہ روئے محمدؐ / تھی ایسی کشش حسنِ دل آرائے نبیؐ میں

دل گم جو ہوا ہے تو بڑے شوق سے اسکو / ہم ڈھونڈتے پھرتے ہیں محمدؐ کی گلی میں

حاصل تھا سلیمؔ ان کو بہت قرب نبی کا
تھا الحمک لحمی جو کہا شانِ علیؓ میں

جمالِ محمدؐ

زہے جلوۂ بے مثالِ محمدؐ
کہ بھایا خدا کو جمالِ محمدؐ

جو دل میں ہے ہردم خیالِ محمدؐ
تو لب پر ہے ذکرِ جمالِ محمدؐ

یہی آرزو ہے، یہی ہے تمنا
رہے دلمیں ہردم خیالِ محمدؐ

جو صنعت تھی صانع نے سب ختم کردی
کمالِ خدا تھا جمالِ محمدؐ

خدا نے سرِ عرشِ اعظم بلایا
اُسے دیکھنا تھا جمالِ محمدؐ

ازل سے تمنائے احمدؐ ہے دلمیں
ازل سے ہے ہم کو خیالِ محمدؐ

ہوا ہے نہ ایسا کوئی اور ہوگا
محمدؐ ہوئے مثالِ محمدؐ

جھکائے تھے سر بادشاہانِ عالم
زہے رعب جاہ و جلالِ محمدؐ

خدا شیفتہ ہوگیا تھا جو اُن پر
پسند آگیا تھا جمالِ محمدؐ

سہارا جو ہے میرے جینے کا یہ ہے
مری زندگی ہے خیالِ محمدؐ

سلیم ایک مدت سے تجھ پر فدا ہے
دکھا دینا جلوہ جمالِ محمدؐ

شفیع المذنبین

حبیبؐ کبریا خالق کے پیارے
مری کشتی لگا دے اب کنارے

خطاؤں اور دل ہیں ہیں ہم حشر کے دن
شفیعُ المذنبیں تیرے سہارے

لحد سے لاش پہنچے گی مدینہ
جہاں چاہے اجل تو ہم کو مارے

نہ پہنچے روضۂ اقدس پہ اب تک
مقدر ہی ہیں برگشتہ ہمارے

کہیں گے حشر میں سارے پیمبر
محمد مصطفےٰ کے ہیں سہارے

غریبوں کی خبر لینا سرِ حشر
رسولؐ دو جہاں محبوب پیارے

ترے روضہ پہ مل جائے کا سب کچھ
ہم آئے ہیں ترے در کے کنارے

تمہارے نور سے حق نے بنائے
ہیں جتنے چاند سورج اور ستارے

نگاہیں سبز گنبد پر ہوں قرباں
ترے روضے کے حاصل ہوں نظارے

درِ مقصد سے بھر جائے گا دامن
کہ ہم پہنچے ہیں دریا کے کنارے

سلیم اکثر رہے اپنی زباں پر
محمد مصطفےٰ محبوب پیارے

پیارے گیسو

والضحیٰ رخ ہے کہوں کیا میں تمہارے گیسو
معنیٔ سورۂ واللیل ہیں پیارے گیسو

دیکھ کر حوروں نے فردوس میں حضرت سے کہا
سنبلِ گلشنِ فردوس ہیں پیارے گیسو

کہا جبریل نے قرباں مرا دل اُن پر
شبِ معراج جو بکھرے ہیں تمہارے گیسو

عجب انداز سے معراج کی شب سرورِ دیں
با وضو شان سے نکلے تھے سنوارے گیسو

پڑھ کے ہم سورۂ واللیل کریں دم اُن پر
واہ کیا شان دکھاتے ہیں تمہارے گیسو

بال بکھرائے جو رُخ پر شبِ اسریٰ نکلے
رخِ پُر نور پہ بل کھاتے تھے پیارے گیسو

شبِ معراج ہے ملنا ہے خدا سے تم کو
کیوں چھپائیں رُخِ روشن کو تمہارے گیسو

یا نبی حسنِ دل آرا پہ مرا دل قربان
رُخِ پُر نور دکھاتے ہیں پیارے گیسو

محفلِ قدس میں یوں شاہِ دو عالم پہنچے
دوش پہ بکھرے تھے کچھ رخ پہ پیارے گیسو

سایۂ سنبلِ فردوس میں خوش ہو ہو کر
خلد میں آپ کے حوروں نے سنوارے گیسو

شانۂ رمز سے مشاطۂ قدرت نے سلیم
لامکاں پر شبِ معراج سنوارے گیسو

خُداکے پیارے

عرض یہ ہے خُداکے پیارے سے — میری کشتی لگے کنارے سے
ہم نے پی ہے شراب اُلفت کی — نشہ اترے گا کیا اتارے سے
جان دیدے گا ہجرِ احمدؐ میں — اور کیا ہو گا غم کے مارے سے
حال اب کیا کہوں زمانے کا — دل لگا ہے خدا کے پیارے سے
ہو گا دیدار جب محمدؐ کا — لُطف آئیگا اس نظارے سے
معجزہ یہ بھی اک حضورؐ کا تھا — چاند ٹکڑے ہُوا اشارے سے
ذرہ ذرہ ہے قبر کا روشن — داغ دلمیں کھلے ہیں تارے سے
داغِ عشقِ نبیؐ تو افضل ہے — ماہ وخورشید اور ستارے سے
میری آنکھوں میں جلوہ آرا ہیں — مسکراتا ہے دل نظارے سے
جائیں گے شاد شاد محشر میں — خلد میں ہم ترے سہارے سے

دُور ہے دور یار رسولؐ اللہ
یہ سلیم آپ کا نظارے سے

سرکارِ کائنات

عشقِ نبیؐ کا نغمہ سنانے کی دیر ہے
اہلِ جہاں کو وجد میں لانے کی دیر ہے

بوُ زلف کی حضورؐ سنگھانے کی دیر ہے
دیوانہ ہوں میں ہوش میں لانے کی دیر ہے

اندھے بھی آنکھیں پائینگے در پر حضورؐ کے
روضے کی خاکِ پاک لگانے کی دیر ہے

دشوار کیا ہے بخششِ امّت بروزِ حشر
سرکارِ کائنات کے آنے کی دیر ہے

مدہوش ہو کے اٹھینگے کوثر سے ہم حضورؐ
ہاتھوں سے اپنے جام پلانے کی دیر ہے

بگڑے تمام کام سنور جائیں گے ضرور
سوئے مدینہ ہند سے جانے کی دیر ہے

آجائینگے یہ ہوش میں دیوانگانِ عشق
افسانۂ رسولؐ سنانے کی دیر ہے

دم میرا جلد تر ہی نکل جائیگا حضورؐ
بالیں پہ میرے آپ کے آنے کی دیر ہے

آنکھوں سے سر سے آؤنگا طیبہ کو ہند سے
بس اے حضور مجھ کو بلانے کی دیر ہے

آنکھیں ہیں اشکبار مری شوقِ دید میں
حسن و جمال اپنا دکھانے کی دیر ہے

عرشِ بریں سے آئینگے قدسی بھی اے سلیم
نعتِ نبیؐ میں شعر سنانے کی دیر ہے

مستانِ محمدؐ

اے زلفِ نبیؐ تو مجھے دیوانہ بنا دے
مجنوں کی طرح میرا ابھی افسانہ بنا دے

حوروں کا خدا خلد میں شیدا نہ بنا دے
محبوبؐ کا اپنے مجھے دیوانہ بنا دے

کہدوں گا کسی روز رسولِؐ مدنی سے
جنت میں مرا ابھی کوئی کاشانہ بنا دے

اے جلوۂ محبوبِ خدا دیر ہے کیوں کر
دیوانہ بنا دے مجھے دیوانہ بنا دے

ہنسنے نہ لگیں دیکھ کے سب اہلِ قیامت
محشر میں خُدایا مجھے ایسا نہ بنا دے

مستانِ محمدؐ کی جو منظور ہے دعوت
کوثر پہ خدایا کوئی میخانہ بنا دے

روضے پہ محمدؐ کے بلالے مجھے یارب
تو ہند کی ہر چیز سے بیگانہ بنا دے

جلوے سے محمدؐ کے ہوں آنکھیں مری روشن
پُرنور مرے دل کا تو کاشانہ بنا دے

بطحے ہی میں پھرتا رہوں دن رات الٰہی
سرکارِ دوعالم ہی کا دیوانہ بنا دے

دیدے دلِ ناشاد کو تو سوزِ محبت
اے شمعِ رسالت مجھے پروانہ بنا دے

ہو جائیں یہ لبریز مئے عشقِ نبی سے
آنکھوں کو سلیم اپنی تو دیوانہ بنا دے

مجسمِ ایثار

ہمارے سرکار آرہے ہیں ہمارے سرکار آرہے ہیں
زمیں پہ عرشِ خدا سے چلکر خدا کے انوار آرہے ہیں

چلیگی اب کچھ نہ بت پرستی اب آگئی ہے خدا پرستی
بتوں کے ناپاک استوں میں وہ بنکے دیوار آرہے ہیں

فرشتے اعلان کر رہے ہیں تمام ارض و سماں میں پھر کر
زمیں کے سرکار آرہے ہیں زماں کے سرکار آرہے ہیں

خدا کی رحمت وہ آرہا ہے جو رشکِ عیسیٰ ہے دو جہاں میں
خبر یہ سن سن کے آستاں پر تمام بیمار آرہے ہیں

بہت تمیزِ حق و باطل جہاں میں اب ہے آساں
رفیقِ اسلام آرہے ہیں عدوئے کفار آرہے ہیں

جہاں بھی سنتا ہے جو بھی آمد وہ دوڑا آتا ہے آسماں پر
ادھر سے دس بیس آرہے ہیں ادھر سے دو چار آرہے ہیں

جدھر جدھر سے گذرا ہوگا۔ ادھر ادھر دشت سبز اُٹھینگے
لئے ہوئے اپنی مٹھیوں میں بہار گلزار آرہے ہیں

خدا کے محبوب کا قدم کیا جہاں فانی میں کچھ نہ پوچھو
سراپا رحمت اتر رہے ہیں مجسم ایثار آرہے ہیں

بڑھے گی ایماں کی ناؤ اب تو پھنسے گی کشتی کفر اب تو
ادھر کو ہے ناخدا کی آمد ادھر کو منجدھار آرہے ہیں

نبی ہیں داہنے نبی ہیں بائیں فرشتے پیچھے ادب ادب سے
لقب ہے ختم النبی جو انکا تو نبوں کے سردار آرہے ہیں

جو بزمِ میلادِ مصطفےٰ ہے تو اہلِ ایمان مست و بے خود
پئے ہوئے ساغرِ محبت سلیم سرشار آرہے ہیں

مصطفےٰ کی اوڑھنی

لائے جبریلِ امیں صلِّ علیٰ کی اوڑھنی — دستِ قدرت سے بنی نورِ خدا کی اوڑھنی

چاند تاروں سے سجی ہے مصطفےٰ کی اوڑھنی — رشکِ فردوسِ بریں ہے دلربا کی اوڑھنی

بے بہا ہے مالکِ ہر دوسرا کی اوڑھنی — نور سے معمور ہے نورِ خدا کی اوڑھنی

حاملانِ عرش نے اس کو سنبھالا دوڑ کر — کچھ لٹک آئی جو حضرت مصطفےٰ کی اوڑھنی

نور کی کرنوں سے ہلکی اور ہے رنگین یہ — کیسی نازک ہے مہ نازک ادا کی اوڑھنی

عارفوں سے پوچھئے کیا رمز کی باتیں ہیں یہ — کون آیا اوڑھ کر اَنتَ اَنا کی اوڑھنی

اوڑھ کر آئے شبِ معراج جب کروبیاں — دیکھ کر حیران تھے نورِ خدا کی اوڑھنی

حوریں گاتی ہیں ترانے رات دن یہ خلد میں — خوشنما ہے سرورِ ارض و سما کی اوڑھنی

انبیا و اصفیا جن و بشر حور و ملک — دیکھ کر قربان ہوئے خیر الوریٰ کی اوڑھنی

حق تعالیٰ نے بلایا تھا جبھی تو آپ کو — دیکھنا منظور تھا صلِّ علیٰ کی اوڑھنی

حشر میں اوڑھے ہوئے جب سامنے آئے سلیم
دیکھتے ہی رہ گئے ہم مصطفےٰ کی اوڑھنی

لامکاں کی اوڑھنی

عرش تک پہونچی ہے شاہِ دوجہاں کی اوڑھنی
اب مکاں کی اوڑھنی ہے لامکاں کی اوڑھنی

اُمتِ عاصی کی بخشش کا وسیلہ ہے یہی
پردہ پوشِ خلق ہے شاہِ زماں کی اوڑھنی

اس کے ہر گوشہ سے لہراتی ہے رحمت کی ہوا
میں زمیں پر دیکھتا ہوں آسماں کی اوڑھنی

جن پہ سایا پڑ گیا اس کا ملی اس کو نجات
دیدۂ بد دور ہے امن و اماں کی اوڑھنی

چاندنی کے تانے بانے ہیں تو جھالر نور کی
فی الحقیقت ہے یہ گلزارِ جناں کی اوڑھنی

دیکھنے والو ادب سے ڈالنا اپنی نگاہ
اوڑھنی ہے بادشاہِ دوجہاں کی اوڑھنی

دشمنوں سے بھی جو پیش آتا تھا با لطف و کرم
دیکھنے قابل ہے ایسے مہرباں کی اوڑھنی

اس کا سایہ ظلِ رحمت اس کا منظر شمعِ طور
بارک اللہ جلوۂ حسنِ نہاں کی اوڑھنی

گلشنِ اسلام تک آنا خزاں کا ہے محال
ہے کئے سایا بہارِ بے خزاں کی اوڑھنی

اُمتِ عاصی کو محشر میں بچانے کے لئے
کم نہیں دونوں جہاں کے پاسباں کی اوڑھنی

مستقل فضلِ بہارِ بے خزاں ہے اے سلیم
گلشنِ کون و مکاں کے باغباں کی اوڑھنی

اللہ اکبر اوڑھنی

مرتبہ رکھتی ہے کیا اللہ اکبر اوڑھنی
حد سے استعمال کرتے تھے پیمبرؐ اوڑھنی

جب گناہوں سے پریشاں ہونگے کچھ امّت کے لوگ
آڑ میں لے لیگی اپنے روز محشر اوڑھنی

اسکے اک اک تار سے دنیا اجالی ہو گئی
بن گئی ہے ہمسر مہر منوّر اوڑھنی

سر چڑھایا تھا اُسے فخر رسولاں نے کبھی
آج پھیلی ہے مسلمانوں کے گھر گھر اوڑھنی

زینبؑ و کلثومؑ و زہراؑ کی دعا لیتی ہوئی
ہو گئی توقیر میں ہر اک سے بڑھ کر اوڑھنی

اب بھی کوئی عزت و جاہ و حشم میں ہے کمی
انتہا یہ ہے جگہ پائی ہے سر پر اوڑھنی

رحمۃؐ للعالمیں کا ساتھ معمولی نہیں
ہے یقیناً رحمتِ خلاقِ داور اوڑھنی

عالمِ پوشاکِ اسلامی میں نام آور ہوئے
بس یہی وہ فاطمہ زہراؑ کی چادر اوڑھنی

اک زمیں پر رہنے والے کی بدولت دیکھنا
وہ ہوئی عزت کہ پہنچی ہے فلک پر اوڑھنی

بھر دی ایسی پائداری خوبیٔ تقدیر نے
یاد ہر اک کو رہیگی زندگی بھر اوڑھنی

موجِ رحمت بڑھ کے ٹکرائیگی موجِ آب سے
جب سلیمؔ آئے گی کوثر کے برابر اوڑھنی

مدینہ کا عالم

عجب دل ربا ہے مدینہ کا عالم
بہت خوشنما ہے مدینہ کا عالم

مدینہ کا ہر ذرہ جنت بداماں
بڑا پُر فضا ہے۔ مدینہ کا عالم

پہنچتی ہے سب کے کلیجوں کو ٹھنڈک
وہ راحت افزا ہے مدینہ کا عالم

مدینہ کی گلیاں معطر معطر
بڑا دل کشا ہے مدینہ کا عالم

مہک بھینی بھینی ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی
عجب جانفزا ہے مدینہ کا عالم

مناظر ہیں پیش نظر ایسے دلکش
مجھے بھا گیا ہے مدینہ کا عالم

جو بیمار آئے تو ہو جائے اچھا
وہ دار الشفا ہے مدینہ کا عالم

وہ زریں کلس کے نظارے ہیں پیارے
کہ لطفِ خدا ہے مدینہ کا عالم

اُسے آبِ کوثر کی کیا آرزو ہو
جسے مل گیا ہے۔ مدینہ کا عالم

نگاہوں سے حجاج ہشیار رہنا
ذرا دیکھنا ہے۔ مدینہ کا عالم

سلیم اپنی آنکھیں ہوئیں آج روشن
ضیا ہی ضیا ہے مدینہ کا عالم

اُمیدِ شفاعت

دل وہی دل ہے جو حضرت سے محبت رکھے
آنکھ وہ آنکھ ہے جو دید کی حسرت رکھے

جام پینے کو ملیں حشر کے دن کوثر کے
دل ہے گر ساقیٔ کوثر سے محبت رکھے

بادۂ عشقِ نبیؐ سے نہیں اچھی کوئی مے
بادۂ عشقِ نبی پینے کی عادت رکھے

اٹھتے ہیں قبر سے کیوں لوگ پریشاں ہو کر
شافعِ حشر سے اُمیدِ شفاعت رکھے

مر گیا ہوں غمِ ہجرِ نبیؐ میں رضواں
پھول فردوس سے لا کر سرِ تربت رکھے

اُٹھ کے آجائیں سرِ حشر حبیبِؐ داور
بیٹھے ہیں دل میں تو ہم دید کی حسرت رکھے

کہہ دو موسیٰ سے ہیں انوارِ محمدؐ سرِ حشر
ہوش اڑ جائیں گے قابو میں طبیعت رکھے

پار ہو جائے گا بھر دونوں جہاں میں بیڑا
حق کے پیارے سے ہر اک حسنِ عقیدت رکھے

تیرے محبوب کے صدقے میں اجابت ہو جائے
ہم گنہگار بھی ہیں خلد کی حسرت رکھے

اب یہی ہے ہوس مجھے دیدار نبیؐ کا یارب
پھر نہ فرقت مجھے مضطر شبِ فرقت رکھے

نزع کے وقت یہی دل میں تمنا ہے سلیم
میرا خالق مرا ایمان سلامت رکھے

گلہائے مدینہ

دل ہو مرا یوں محوِ تمنائے مدینہ — جس سمت نظر اُٹھے نظر آئے مدینہ

کس سر میں نہیں جلوۂ سودائے مدینہ — کس دل میں نہیں حسن تمنائے مدینہ

اک نورِ علےٰ نور ہے ہر ذرہ یہاں کا — ہے زیبِ جناں منظرِ صحرائے مدینہ

اک جلوۂ محبوب نظر آتا ہے اسمیں — کیونکر نہ ہو دل محملِ لیلائے مدینہ

مدت سے تڑپتا ہوں کہ ملتا نہیں رستہ — دکھلادے خدا مجھ کو تو صحرائے مدینہ

اک حسن کے پیکر کا ہوں بیمار ازل سے — ہیں داغ جگر میرے تو گلہائے مدینہ

کہنے کو تو اک برق سرِ طور تھی ورنہ — موسیٰ کو نظر آیا تماشائے مدینہ

نیت ہے یہی کاش پہونچ جاؤں وہاں تک — پورا کرے اللہ تقاضائے مدینہ

بیمارِ محبت کو ابھی ہوتی ہے صحت — دیدو اُسے کچھ خاکِ مسیحائے مدینہ

اب کچھ ہے دعا دل کی خدا تجھ سے تو اتنی — دکھلادے ہمیں مرقدِ مولائے مدینہ

گرتا ہوا پڑتا ہوا ہر ایک قدم پر
آتا ہے سلیم آپ کا، آقائے مدینہ

مدینے کی تمنّا

پوری کہیں ہو جائے مدینے کی تمنّا — اتنے کے لئے ہے مجھے جینے کی تمنّا

اس دل سے زیادہ کوئی بدبخت نہیں ہے — جس دل میں نہ پیدا ہو مدینے کی تمنّا

آنکھوں سے لگا لوں درِ مولا پہ پہنچ کر — اللہ رکھے یہ ہے قرینے کی تمنّا

جلدی کہیں اس ساحلِ امید سے لگ جائے — پوری کرے اللہ سفینے کی تمنّا

اس در پہ جبیں سائی کی حسرت جو نہ ہوتی — دل میں مرے کچھ ہوتی نہ جینے کی تمنّا

جی چاہتا ہے اڑ کے میں پہنچوں سوئے کوثر — کچھ پوچھو نہ اس جام کے پینے کی تمنّا

دنیا کے تمناؤں کی تقدیر سے بڑھ کر — دُ اللہ ہے واللہ مدینے کی تمنّا

یہ نعت کا دریا یہ جنوں شوق سفر کا — اب دیکھنے قابل ہے سفینے کی تمنّا

مل جائے اگر دولتِ قربِ شہِ عالی — پھر ہو نہ کسی کو بھی دفینے کی تمنّا

تم ہو مرے دل میں تو رہے سینے میں دل بھی — یہ ہے مرے دل کی مرے سینے کی تمنّا

بے خود کی طرح در پہ سلیم آ کے پڑا ہے

مرنے کی نہ حسرت ہے نہ جینے کی تمنّا

فاتحہ

سب کو لازم ہے پئے روحِ پیمبرؐ فاتحہ ... کام آئیگی بہت کچھ روزِ محشر فاتحہ

لب پہ جب جاری ہوئی بہرِ پیمبرؐ فاتحہ ... اپنے دامن میں ملک لیتے ہیں بڑھکر فاتحہ

یومِ میلادِ نبیؐ کا مومنوں میں دور ہے ... ذکر اب تو کوچے کوچے میں ہے گھر گھر فاتحہ

اس کا نام آیا جو ہے اللہ کو محبوب تر ... لب سے نکلی اور جا پہنچی فلک پر فاتحہ

عود و عنبر کو جلا کر اور پئے آلِ رسولؐ ... بخشش دونگا بارہویں کے روز پڑھکر فاتحہ

نازشِ آدم ہے محبوبِ خدا ہے بالیقیں ... نام لینا چاہیئے مولا کا پڑھ کر فاتحہ

برکتیں بڑھتی ہیں گھر کی رحمتیں آتی ہیں روز ... چاہیئے بہرِ رسولِ حق برابر فاتحہ

آج ہے دونوں جہاں میں نام احمدؐ کا بلند ... پڑھتے ہیں سارے فرشتے آسماں پر فاتحہ

مالکِ جنت بھی ہیں وہ اور ہیں شاہِ اممؐ ... صدقِ دل سے پڑھئے روحِ مصطفےٰ پر فاتحہ

عاشقانِ مصطفےٰ ہیں روز پڑھتے ہیں درود ... رات دن شام و سحر رہتی ہے لب پر فاتحہ

لے کے آیا ہے بڑے حسنِ عقیدت سے سلیم

ہو قبولِ خدمتِ ساقیٔ کوثر فاتحہ

مہر رسالت

ہوں گدائے درِ شہ کیا ہے حقیقت میری
آرزو مند مگر رہتی ہے۔ جنت میری

بزم میلاد میں ہے اوج پہ قسمت میری
نعتیں اب سنتے ہیں کیا شاہِ رسالت میری

یا الٰہی مجھے پہنچا دے مدینہ اس سال
ہے یہی دل میں تمنا یہی حسرت میری

تو ہی پہنچا دے صبا روضۂ والا پہ سلام
جاتے جاتے یہ ذرا نذرِ عقیدت میری

ہے یہی تجھ سے گذارش دمِ آخر یا رب
دامنِ نور کے سائے میں ہو تربت میری

سچ یہ کہتا ہوں یقیں ہے مجھے فرمانوں پر
دیکھنا حشر کے دن ہو گی شفاعت میری

جامِ کوثر کے لئے حوریں کھڑی ہیں ساقی
آج ہے گلشنِ رضواں میں ضیافت میری

میں گنہگار سہی مجرم ہوں خدایا پھر بھی
میں ہوں سرکار کا بندہ تو ہے جنت میری

عشقِ محبوبِ الٰہی کی شکایت سن لو!
لیلیٰ مجنوں سی نہیں ہے یہ حکایت میری

مدحتِ مہرِ رسالت سے ہے چہرے پہ وہ نور
حشر والے نہیں پہچانتے صورت میری

عرصۂ حشر میں کیا خوف گناہوں کا سلیم
نارِ دوزخ سے بچا لے گی ندامت میری

مطلوبِ الٰہی

معراج میں چرچا ہے سرکارِ دو عالم کا
اللہ بھی شیدا ہے سرکارِ دو عالم کا

انوارِ تجلّی سے ہر باغ منوّر ہے
ہر پھول میں جلوا ہے سرکارِ دو عالم کا

مومن کی نگاہوں میں مومن کے تصوّر میں
نورِ رخِ زیبا ہے سرکارِ دو عالم کا

محبوبِ الٰہی ہیں، مطلوبِ الٰہی ہیں
ہمسر ہے نہ ہمتا ہے سرکارِ دو عالم کا

ہر گھر میں مسلمانوں کے باشوکتِ شاہانہ
میلاد کا جلسا ہے سرکارِ دو عالم کا

دکھلا کے ملک مجھکو اللہ سے کہتے ہیں
دیوانہ و شیدا ہے سرکارِ دو عالم کا

جنّت کی فضاؤں میں رحمت کی تجلی ہیں
یہ گنبدِ خضرا ہے سرکارِ دو عالم کا

افلاک پہ تسبیحیں پڑھتے ہیں فرشتے بھی
کونین میں شہرا ہے سرکارِ دو عالم کا

پتھر ہیں شرارے ہیں اشجار ہیں پھولوں میں
اک جلوہ ہی جلوا ہے سرکارِ دو عالم کا

یہ داغِ محبت، یا قندیل ہے کعبہ کی
یا نورِ تجلّا ہے سرکارِ دو عالم کا

ہر نعت سلیمؔ اپنی اک آیۂ رحمت ہے
یہ فیض بھی کیسا ہے سرکارِ دو عالم کا

غمِ رسولؐ

غمِ رسولؐ سے ہر وقت دوستی ہوتی
تو ان کے عشق کی آنکھوں میں روشنی ہوتی

نگاہِ لطفِ محمدؐ جو ہو گئی ہوتی
رسائی آپ کے در تک غریب کی ہوتی

بھٹکتی حشر میں ایسا نہ اُمّتِ عیسیٰؑ
اگر شراب محمدؐ کی پی گئی ہوتی

رسولِ پاکؐ کا ہر وقت دیکھتے جلوا
ہماری آنکھوں کو حاصل وہ روشنی ہوتی

درِ نبیؐ پہ پہنچنا نہ تھا مجھے دشوار
مدد جو حال پہ میرے خدا تری ہوتی

شرابِ عشقِ نبیؐ پی کے قبر سے اٹھتا
تو پھر نہ حشر کے دن کچھ بھی تشنگی ہوتی

نہ ہوتے ساقیٔ کوثر جو احمدؐ والا
تو پھر نہ بادۂ کوثر کسی نے پی ہوتی

تمام عمر مجھے زیست میں مزہ آتا
تمہاری دید ذرا خواب میں نبیؐ ہوتی

تمہارے ہجر میں اچھا تھا یا رسول اللہ
قضا سے پہلے قضا مجھ کو آ گئی ہوتی

حضورؐ آپ کی پڑ جاتی اک نظر مجھ پہ
مجھے نصیب مدینے کی بندگی ہوتی

خدا نے دی وہ ہدایت سلیم کو اچھی
نہیں تو نعت میں کیونکر یہ شاعری ہوتی

شامِ سریٰ

دونوں عالم میں ہر سمت جلوہ نما، جلوۂ کبریا آج کی رات ہے
بارک اللہ محمدؐ رسولِ خدا کیسی رنگین فضا آج کی رات ہے

دھوم ہی دھوم ہے آج صلِّ علیٰ جا کے مہمان ٹھہرے رسولِ خدا
تھی ضیافت بڑی شان کی عرش پر کیا لطف و عطا آ چکی رات ہے

کس کے جلوے کی پھیلی ہے یہ روشنی چاند تاروں کی رونق بھی گم ہو گئی
آئی عرشِ بریں سے یہ آواز کیا، بس ضیا ہی ضیا آج کی رات ہے

نکلے بکھرا کے زلفیں جو گھر سے نبیؐ، ان پہ قربان حوریں ہوئیں خلد کی
جو سرِ طور موسیٰؑ نے دیکھا تھا وہ نور جلوہ نما آج کی رات ہے

کیسی رنگین فضائیں ہیں معراج کی، کیسی دلکش ہوائیں ہیں معراج کی
اور لوح و قلم بھی یہ کہنے لگے، آ گیا دلربا آج کی رات ہے

پیارا پیارا ہے ہر سمت جلوہ فگن مرحبا مرحبا ہے اسی کی پھبن
جگمگاتے ہیں دونوں جہاں کے چمن! واہ کیا خوشنما آج کی رات ہے

مرحبا آج کی شب ہے شام سری، اہل گردوں پڑھیں آج صلّ علے
آسماں کی طرف جب ردا نہ ہوا، شاہِ ہر دوسرا آج کی رات ہے

ڈالی ڈالی سے جلوہ عیاں ہو گیا غنچہ غنچہ سراپا منوّر ہوا
گلستانِ عرب مسکراتا ہے کیا لطف بالعلا آج کی رات ہے

آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام، ماہتابِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے عالم منوّر ہوا خلق ساری فدا آج کی رات ہے

آئے روح الامیں اُمِّ ہانی کے گھر بولے چلیئے بلاتا ہے خالق اُدھر
خاتم الانبیاء شاہِ ہر دُوسرا کوئی قصّہ نیا آج کی رات ہے

لیلۃ القدر سے بڑھ کے ہے رات یہ ساری راتوں میں عزّت بھری رات یہ
کیسا نور علیٰ نور صلّ علیٰ کیسی پیاری فضا آج کی رات ہے

اُن کی مدحت میں دیکھو جو قرآن ہے آمنہ رضؓ کے دلارے کی کیا شان ہے
آسمانوں پہ سب ہیں ادب سے کھڑے کیا بتاؤں کہ کیا آج کی رات ہے

یہ بیچارہ سلیم حزیں خوش نصیب دیکھو دیکھو مدینے کے سارے ادیب
خوابگاہِ رسالت میں صد آفریں نعت پڑھتا ہوُا آج کی رات ہے

ادھر احمد اُدھر اللہ

معراج کی محفل میں کیا کیا نظر آتا ہے — اللہ کے پہلو میں بندا نظر آتا ہے

ہر گھر میں محمدؐ کا جلوا نظر آتا ہے — ہر ایک بشر اس پر شیدا نظر آتا ہے

پردے کے ادھر احمد پردے کے اُدھر اللہ — تنہا کے مقابل میں تنہا نظر آتا ہے

بخشش کا محبت کا الطاف نوازش کا — بہتا ہوا روضے سے دریا نظر آتا ہے

یہ میرا تصور ہے یا کوئی حقیقت ہے — ہر طاق میں کعبہ کی بینا نظر آتا ہے

جلوت ہو یا کہ خلوت کثرت ہو کہ وحدت — بے پردہ ترا ہر جا جلوا نظر آتا ہے

اللہ ری محویت عاشق کی نگاہوں کو — ہر ذرہ مدینہ کا کعبا نظر آتا ہے

جب دیکھے محمدؐ کو کہتے ہیں فرشتے بھی — معراج کی دنیا کا دولہا نظر آتا ہے

دو گھونٹ پلا ساقی میخوار ترے در پر — اس بادۂ عرفاں کا پیاسا نظر آتا ہے

جس سمت نظر ڈالو صحرا ہو کہ آبادی — اللہ کی رحمت کا جلوا نظر آتا ہے

کچھ بول نہیں سکتا آنکھوں کو سلیم اپنی
اک میم کے پردے میں کیا کیا نظر آتا ہے

مشتاقِ ملاقات

اے پردہ نشیں سامنے اک بار خود آجا　　مشتاقِ ملاقات کی آنکھوں میں سما جا
احمدؐ کا لئے روپ ذرا دہر میں آجا　　اک کھیل نرالا تو زمانے کو دکھا جا
ہر ذرۂ گلشن میں نظر آئے تو ہی تو　　جو پردہ ہے آنکھوں پہ مری اسکو ہٹا جا
میں بھی ہوں زمانے میں ترا شائقِ دیدار　　اے جلوۂ قدرت مری آنکھوں میں سما جا
جس نغمۂ رنگین سے دو عالم ہوئے بیخود　　اک راگ تو اس نغمۂ وحدت کی سنا جا
یہ تیرا جھروکا ہے تو وہ تیرا مکاں ہے　　آنکھوں سے اُتر کر تو مرے دل میں سما جا
تو شومئ تقدیر سے ناحق ہے پریشاں　　سنگِ درِ احمدؐ پہ ذرا سر کو جھکا جا
صرف ایک نگاہِ کرم انداز ہے کافی　　بگڑی ہوئی تقدیر کو دم بھر میں بنا جا
اے رحمتِ کامل ہیں سبھی تشنۂ رحمت　　میخانۂ عالم پہ گھٹا بن کے تو چھا جا
درکار ہے مولیٰ کو تلطف کا بہانہ　　مولود کی محفل کو درودوں سے سجا جا

کس نام سے کس بھیس میں دیکھوں تجھے آخر
اتنا تو سلیمِ متمنی کو بتا جا

چاند ستارے

کو بکو پھرتا ہوں میں یوں ہی پکارے مولیٰ
مرے مولا، مرے مولا مرے پیارے مولیٰ

ہم سے اسلام کے حالات سدھارے مولیٰ
آج امّت جو اُٹھاتی ہے خسارے مولیٰ

آدم و نوحؑ و خلیلؑ اور جناب عیسیٰؑ
انبیاء سارے ہیں خالق کے پیارے مولیٰ

سیّدی! تھوڑی جگہ دیجئے قدموں سے قریب
مر گیا ہے یہ کوئی ہجر کے مارے مولیٰ

گر اجازت مجھے مل جائے بروزِ محشر
سر پہ رکھ لوں گا میں نعلیں تمہارے مولیٰ

اس قدر دل میں مرے داغ ہیں روشن اللہ
دیکھ کر پانی ہوئے چاند ستارے مولیٰ

یہ تمنّا ہے کسی روز بُلا لو بطحا
میری آنکھوں کو میسر ہوں نظارے مولیٰ

کلمہ پڑھتے ہوئے تربت سے اٹھیں گے جس وقت
خُلد میں جائیں گے حضرتؐ کے اشارے مولیٰ

حشر کے روز رہے تشنہ لبوں کا بھی خیال
ورنہ مر جائیں گے ہم پیاس کے مارے مولیٰ

چشمے اجمیر میں بغداد میں کس جا پہ نہیں
ہر جگہ بہتے ہیں الطاف کے دھارے مولیٰ

ایسی بھی چشم کرم کر دو کبھی سوئے سلیم
زندگی جا کے مدینہ میں گزارے مولیٰ

شمیم زمزم

ہوا نہ مولیٰ اسے ابھی تک تو گنبدِ سبز کا نظارا — تڑپتا پھرتا رہیگا کب تک سلیم قسمت سے اپنی ہارا

اٹھو چلو اب کوئی مدینہ بڑھاؤ آگے قدم خدارا — ہماری تدبیر ہی سے چمکے ہماری تقدیر کا سہارا

سکون حاصل ہو دلکو یارب نصیب ہو دولتِ دید کی اب — غمِ جدائی میں شاہِ دیں کے پھرونگا کب تک میں مارا مارا

شرابِ کوثر کا بھر کے ساغر بہ ناز و انداز حور لیکر — ریاضِ رضواں سے کر رہی ہے ہماری جانب بھی کچھ اشارا

فصیح ضیغم و مجیر ناظم بصیر و نور و شمیم احمد — مدینہ آکر یہ سب بھی دیکھیں تمہارے روضہ کا مل نظارا

نہ کوئی ساتھی ہے بیکسوں کا نہ کوئی حامی ہے عاصیوں کا — بروزِ محشر ملیگا ہم کو تمہارے دامن کا کچھ سہارا

تڑپ ہی ہے ہماری حسرت مچل رہی ہے امیدِ الفت — تم اپنے قدموں تک ہمکو مولیٰ بلا لو جلدی ذرا خدارا

خیالِ بطحا و جذبِ گنبد بہارِ کعبہ شمیم زمزم — کہ لائی ارضِ حرم میں پھر بھی غریب بیکس کو کیا دوبارا

قدم قدم پر خوشی کے نعرے زبان پہ تکبیر کے ترانے — ادب سے سر کو جھکایا میں نے نظر جو آیا مجھے منارا

جہاں میں نورِ الٰہی مولیٰ تمہارا حسن و جمالِ آقا — نظر اٹھا کر جدھر بھی دیکھو ہر اک چمن میں ہے جلوہ آرا

تمہاری مرضی جو کچھ ہو مولیٰ ذرا بھی چاہو جو تم کسی دن
تمہارے در پر مریگا آکر سلیم خستہ جگر تمہارا

بمقام [illegible]
سلیم [illegible]
علوی

یومِ میلاد النبیؐ

چار سو جلوہ نما ہے یومِ میلاد النبیؐ
آ گیا پھر آ گیا ہے یومِ میلاد النبی

جلوۂ شمعِ ہُدیٰ ہے یومِ میلاد النبیؐ
مظہرِ نورِ خُدا ہے یومِ میلاد النبی

آج ہر مومن کے گھر میں جشنِ عشرت ہے بپا
عید کا دن آ گیا ہے یومِ میلاد النبیؐ

اہلِ دل پر ہو گئے ہیں بھید سارے منکشف
سچ تو یہ مشکل کشا ہے یومِ میلاد النبیؐ

گلشنِ ایجاد کا ہر ذرہ ذرہ ہے منیر
نُور بن کر چھا گیا ہے یومِ میلاد النبی

دل کو آنکھوں کو سُرورِ مستقل بخشے نہ کیوں
عاشقوں کا دلربا ہے یومِ میلاد النبی

ہے اُجالا ہی اُجالا بزمِ عالم میں تمام
مہرِ عشرت بن گیا ہے یومِ میلاد النبی

بارشِ رحمت ہوئی سرسبز ہے نخلِ خوشی
گلشنِ فرحت نما ہے یومِ میلاد النبی

باغِ عالم مسکرایا عرش پر شمعیں جلیں
رونقِ ارض و سما ہے یومِ میلاد النبی

جلوے اس پر ہو رہے ہیں دونوں عالم کے فدا
بارک اللہ ضو فزا ہے یومِ میلاد النبی

محفلِ کونین میں نغماتِ دلکش چھیڑ دے
اے سلیمؔ خوشنوا ہے یومِ میلاد النبیؐ

بے تاب و بیقرار

دن رات درد و غم سے ہے فریاد یا رسولؐ — سن لیجئے غریبوں کی رُوداد یا رسولؐ

اُمّت تمہاری ساری ہے ناشاد یا رسولؐ — ہے انکو اب ضرورتِ امداد یا رسولؐ

رحمت کی اک نظر ہو غریبوں کے حال پر — اُمّت ہے تیری خانماں برباد یا رسولؐ

جنّت سے آ کے غم سے رہائی دلائیے — قربان تیرے عالمِ ایجاد یا رسولؐ

ہر صبح و شام چرخِ ستمگر کی بے پناہ — ہم عاشقوں پہ ہوتی ہے بیداد یا رسولؐ

فصلِ بہار ہی میں کترتا ہے بال و پر — دشمن ہمارا ہو گیا صیاد یا رسولؐ

بطحا سے دُور رہ کے زیارت کیواسطے — ہے بیقرار عاشقِ ناشاد یا رسولؐ

محشر کا رنگ دیکھ کے کوئی بھی خوش نہیں — بے تاب و بیقرار ہیں افراد یا رسولؐ

اک گوشۂ نگاہِ محبت اِدھر بھی ہو — مشکل میں ہم کریں گے تجھے یاد یا رسولؐ

ہر ہر قدم پہ ٹھوکریں کھاتے ہیں عشق میں — کیجئے خُدا کے واسطے امداد یا رسول

اس حضرتِ سلیم کو خرّم رکھے خُدا
دیکھیں نہ کوئی ایک بھی افتاد یا رسولؐ

24 نادم

مدینے کی گلیاں

پئے آسماں ہیں مدینے کی گلیاں ۔ مکاں لامکاں ہیں مدینے کی گلیاں
یہ جانِ جہاں ہیں مدینے کی گلیاں ۔ دلِ عاشقاں ہیں مدینے کی گلیاں
خدا کی عنایت محمدؐ کی برکت ۔ بہارِ جناں ہیں مدینے کی گلیاں
سراجاً منیرا سراجاً منیرا ۔ بڑی ضوفشاں ہیں مدینے کی گلیاں
خدا اور حبیبِ خدا جانتا ہے ۔ کوئی راز داں ہیں مدینے کی گلیاں
نگاہِ حقیقت سے ہم دیکھتے ہیں ۔ زہے عالی شاں ہیں مدینے کی گلیاں
یہاں دشمنوں کو بھی ہے امن و راحت ۔ بہت مہرباں ہیں مدینے کی گلیاں
زمانے کا دل ہے حریم رسالتؐ ۔ زمانے کی جاں ہیں مدینے کی گلیاں
دماغوں کو دیتی ہیں رہ رہ کے فرحت ۔ شمیمِ جناں ہیں ۔ مدینے کی گلیاں
ہمیں مست ہو جاتے ہیں چلتے چلتے ۔ یہ مے کی دکاں ہیں مدینے کی گلیاں

کہاں ہے کہاں ہے سلیمؔ سخن ور
کہاں ہیں کہاں ہیں مدینے کی گلیاں

جِنّ و مَلک

روئے نبیؐ کا دل میں تصوّر جمائے جا
ظلمت کدہ پہ طور کی بجلی گرائے جا

یہ بےخودئ عشق دکھائے گی تا کجا
بن جا خُدا شناس خودی کو مٹائے جا

لاتقنطوا کی آ گئی آواز غیب سے
دل سے عذابِ حشر کا خطرہ مٹائے جا

اے آزما نصیب یہ رنج و ملال کیا
دستِ طلب کو جانب حضرتؐ اٹھائے جا

دل میں اگر ہے تیرے تمنّا سجود کی
سوئے حرم ادب سے ذرا سر جھکائے جا

مشتاقِ حسن جمع ہیں محشر میں ہر طرف
رنگینئ جمال کی چلمن اٹھائے جا

صدمے اُٹھا رہے ہیں زمانے سے ہجر کے
ہم بیکسوں کو سوئے مدینہ بُلائے جا

ہمّت نہ ہار جانبِ دشتِ حجاز چل
اپنے قدم کو شوق سے آگے بڑھائے جا

پیغام حاضری کا تجھے آئے گا ضرور
دستِ دُعا برائے مدینہ اٹھائے جا

اس بادۂ حجاز سے سرشار کر مجھے
اک جام اپنے ہاتھ سے ساقی پلائے جا

جن و ملک بھی وجد سے جھُومیں گے اے سلیم
نعتِ نبیؐ سے شعر کوئی گنگنائے جا

آرزو صد آرزو

میرے دل میں عشقِ احمدؐ جب سے مہماں ہو گیا
آرزو صد آرزو و ارماں صد ارماں ہو گیا

جانِ دل سے روئے احمدؐ پر میں قرباں ہو گیا
زندگی میں کام جو مشکل تھا آساں ہو گیا

داغ دل عشقِ نبیؐ میں مہر تاباں ہو گیا
میری قسمت سے سیہ خانہ فروزاں ہو گیا

حضرتِ خیر الوریٰؐ کے دیکھ کر نقشِ قدم
ماہِ کامل ابر میں غیرت سے پنہاں ہو گیا

حسنِ صورت کا تھا خود ہو گیا شیدا خدا
وہ کششِ سیرت میں تھی کافر مسلماں ہو گیا

جتنے لب پہ لفظ آئے تھے وہ سب اعجاز تھے
یعنی مجموعہ انہیں لفظوں کا قرآں ہو گیا

میرا مدفن بھی اگر ہو کوچۂ محبوب میں
جب میں سمجھوں آج میرا پورا ارماں ہو گیا

اس قدر چمکے ہمارے داغ دل داغِ جبیں
گوشہ گوشہ قبر کا مہر درخشاں ہو گیا

دل میں میرے کیسی آنکھوں سے ہیں آنسو رواں
روزِ محشر میں گناہوں سے پشیماں ہو گیا

آسماں کے چاند پر رنگ اُبر اس قدر بے اختیار
جب ذرا انگلی ہلی، کار نمایاں ہو گیا

اچھے اچھے لوگ تیری نعت گوئی سے سلیم
بدگماں ہی رہ گئے اور تو سخنداں ہو گیا

ریاض ہاشمی

پہ ارضِ حرم پہنچی مجھے دیوانگی لیکر ۔۔۔ نئی دنیا میں آیا ہوں نئی اک زندگی لیکر
الٰہی دیکھیں جیتے جی مری حسرت بر آتی ہے ۔۔۔ تمنا ہے وہاں تک جائے مجھکو بھی کوئی لیکر
چلے آؤ کہاں ہیں بادۂ عرفاں کے متوالے ۔۔۔ گھٹا کعبہ سے اٹھی ہے نوید میکشی لے کر
یہ میری عرض ہے تجھ سے کہ دربارِ رسالت میں ۔۔۔ سلام شوق میرا بھی صبا جانا کبھی لے کر
نہ اپنا نشہ اُترے گا قیامت تک نہ اُتریگا ۔۔۔ سراپا دل سے لائے ہیں ازل سے سرخوشی لیکر
نہیں ہے لطف کا سامان کچھ بھی باغِ جنت میں ۔۔۔ ارے رضواں یہاں کھلتے گلستانِ نبی لیکر
ملے قسمت سے اک ساغر ہمیں بھی آبِ زمزم کا ۔۔۔ درِ ساقی پہ پہنچی ہے ہماری تشنگی لیکر
خوشا حسنِ عمل آئے پلٹ کر جلوہ گاہِ حق سے ۔۔۔ دلوں میں اور نگاہوں میں حرم کی روشنی لیکر
ہزاروں بار یہ دیکھا ہے ہم نے راہِ طیبہ میں ۔۔۔ کبھی ایکر رُکی ہم کو کبھی قسمت چلی لے کر
کبھی جالی کو چومیں گے کبھی دل سے لگائینگے ۔۔۔ مدینہ میں ہم آئے ہیں زیارت کی خوشی لیکر

رسول اللہ کے آگے ہیں جب ہوں گا قیامت میں
سلیمِ مست کا دیوان ریاضِ ہاشمی لے کر

سرمستیٔ ولادت

مژدہ بدوشِ پیکِ نسیمِ سحر ہے آج — سرمستیٔ ولادتِ خیر البشرؐ ہے آج
رحمت کے زیرِ سایہ چلے جا رہا ہوں میں — اللہ کی طرف سے کوئی راہبر ہے آج
ہم رو رہے ہیں دردِ محبت میں زار زار — ایک ایک اشک غیرتِ لعل و گہر ہے آج
اے شاہدِ جمال تصوّر میں آ بھی جا — اک آرزو لئے ہوئے میری نظر ہے آج
سر کو جھکا رہا ہوں میں شوقِ سجود میں — میری جبینِ عجز ترا سنگِ در ہے آج
فضلِ خدا سے محفلِ میلاد گرم ہے — رحمت کی دھوم دھام یہاں تا اُدھر ہے آج
پڑھ کر درود بھیجیے ستّر ہزار بار — غارِ حرا کا مہرِ مبیں جلوہ گر ہے آج
لو شمعِ طور کی ہے مرے دل میں ضوفگن — آنکھوں میں میری جلوۂ خیر البشرؐ ہے آج
حالت خراب ہو گئی اتنی شبِ فراق — مجبور میرے درد سے وہ چارہ گر ہے آج
جو کوئی پی گیا مئے وحدت کا ایک جام — خود سے تو کیا زمانے سے وہ بے خبر ہے آج

بے خانماں وہ پھرتا تھا کل تک تو ہند میں
دیکھو سلیم مست کا طیبہ میں گھر ہے آج

شرابِ انگبیں

مبارک ہو کہ شاہِ اوّلین و آخریں آیا
سرِ فرشِ زمیں وہ عرش کا ماہِ مبیں آیا

زہے عشرت فزا اہلاً و سہلاً مرحبا اے دل
کہ ختم الانبیاء محبوبِ ربّ العالمیں آیا

مچی ہے دھوم دوشنبہ کے دن تن سحر ہر سو
شبِ معراج کا دولہا رئیس المسلمیں آیا

فرشتے سب ہی دبک گئے ہیں آسمانوں پر
مدینے کا وہ چرواہا سرِ عرشِ بریں آیا

گنہ گاروں کو اب کیا خوف میدانِ قیامت میں
نویدِ مغفرت لیکر شفیع المذنبیں آیا

فرشتو خاک کے پتلے کا رتبہ تم نے دیکھا بھی
کہ وہ نعلیں پہنے ہی سرِ عرشِ بریں آیا

محمد مصطفےٰ سا حسیں بھی کوئی صورت نظر آئی
بتاؤ اے نظر والو کوئی ایسا حسیں آیا

لگی جو پیاس کچھ بھی ساقیِ کوثر کے مستوں کو
تو رضواں خُلد سے لیکر شرابِ انگبیں آیا

چراغِ طور کے مانند روشن ہے ترا مرقد
بہت کچھ کام ظلمت میں مرا داغِ جبیں آیا

کرم فرما ہوئی رحمت شہ بطحا کے صدقے میں
جو میں اشکِ ندامت سے بھگو کر آستیں آیا

خُدا شاہد سلیم اُس کو ملا سب کچھ محمدؐ سے
جو اُس در کے قریں پہنچا جو اُس در کے قریں آیا

قدم بوسی

مبارک ہو عرب کا چاند وہ بالائے بام آیا
محمدؐ مصطفےٰ خیر البشرؐ خیر الانام آیا

نگاہِ شوق سجدہ کر! در بیتُ الحرام آیا
جھکاتے ہیں فرشتے بھی جہاں سر وہ مقام آیا

مرا منہ چومنے آئے ملایک بھی دم آخر
محمد مصطفےٰ کا جب مرے ہونٹوں پہ نام آیا

مرے سینے میں داغ عشق احمدؐ جب چمک اٹھے
نظر ہر ذرہ غم خانے کا اک ماہِ تمام آیا

مدینے کی فضا میں ہے تجلّی عرش اعظم کی
تصوّر میں نظر مجھ کو یہ منظر صبح و شام آیا

ہوئی جب گرمیٔ عشقِ نبیؐ میں تشنگی غالب
لئے رضواں ہمارے واسطے کوثر کا جام آیا

جو عاشق تھا شفیعِ عاصیاں کا اسکو محشر میں
شفاعت کا ملا مژدہ شفاعت کا پیام آیا

محمدؐ کے کرم نے جھولیاں بھر دیں مرادوں کی
درِ دولت پہ حضرت کے ہجوم خاصؐ عام آیا

شفیع المذنبیں آئے جو میدانِ قیامت میں
قدم بوسی کو کیا کیا عاصیوں کا اژدھام آیا

مزے لوٹے عبادت کے مزے لوٹے زیارت کے
مدینہ تک جو جا پہنچا پلٹ کر شاد کام آیا

سلیم آخر کہو اب میں کہاں جاؤں کدھر جاؤں
مجھے لے کر مرا دل جانبِ باب السّلام آیا

مرحبا مرحبا

اُمیدِ درِ مصطفےٰ لے کے آئی
محبت بڑا آسرا لے کے آئی

مسرت مسرت فزا لے کے آئی
شمیمِ مدینہ صبا لے کے آئی

مری بنتی قسمت جوارِ نبیؐ میں
مجھے مرحبا مرحبا لے کے آئی

جہاں پر شکستہ تھے روح الامیں تک
وہاں میری طبع رسا لے کے آئی

مری چشمِ پُرنم نگاہوں میں بھر کر
مدینے کی رنگین فضا لے کے آئی

کھلیں دل کی کلیاں چمن مسکرایا
نسیمِ سحر آج کیا لے کے آئی

مری مدتوں کی تڑپتی تمنا
دیارِ حبیبِ خدا لے کے آئی

چلے دورِ ساقی چلے دورِ ساقی
نویدِ مسرت گھٹا لے کے آئی

مداوا اے دردِ جگر کیوں نہ ہوگا
دُعائیں ہماری دوا لے کے آئی

کرم کی نظر اے شفیعِ قیامت
مجھے تیرے آگے خطا لے کے آئی

سلیم غزل خواں کی رنگیں بیانی
درِ دوست سے مرحبا لے کے آئی

ضربِ کلیم

عرشِ اعظم پہ بُلایا جائے گا
جلوۂ پنہاں دکھایا جائے گا

بادۂ عرفان پلایا جائے گا
ایک ساغر میں چکایا جائے گا

یا رسولؐ اللہ کب در پر ترے
تیرا دیوانہ بُلایا جائے گا

شرط ہے یہ مکتبِ اسلام میں
کلمہ کافر کو پڑھایا جائے گا

نام لے کر رسولؐ اللہ کا
جذبۂ دل آزمایا جائے گا

جب شبِ معراج نکلیگی برات
دونوں عالم کو سجایا جائے گا

ہوش والے ہوش میں آ جائیں گے
طُور کا قصہ سنایا جائے گا

نغمۂ توحید ہے ضربِ کلیم
بُت کدے کو آج ڈھایا جائے گا

بزمِ میلاد النبیؐ میں شوق سے
نغمۂ طٰہٰ سُنایا جائے گا

لاکھ بگڑا ہے مقدر اب تو کیا
در پہ مولا کے بنایا جائے گا

اس بڑے داتا کے در پر اے سلیم
ایک دن سر کو جھکایا جائے گا

سلامٌ علیک

نورِ ربُّ العُلا سلامٌ علیک | جلوۂ کبریا ، سلامٌ علیک
خاتم الأنبیاء سلامٌ علیک | مہرِ غارِ حرا ، سلامٌ علیک
باغِ طیبہ میں سبز گنبد پر | میرا پہنچا صبا ، سلامٌ علیک
سِرِّ وحدت کے جاننے والے | رازدارِ خدا ، سلامٌ علیک
بحر و بر پہ تمہارا قبضہ ہے | شاہِ ارض و سما ، سلامٌ علیک
مظہرِ نورِ ذاتِ ربّانی | جلوۂ حق نما ، سلامٌ علیک
روشنی پھیلی ہے دو عالم میں | جانِ شمعِ ہُدا ، سلامٌ علیک
دردِ دل کی مری فغاں سن لے | مُصطفےٰ مصطفےٰ سلامٌ علیک
در پہ ان کے فرشتوں نے آکر | شبِ اسریٰ کہا سلامٌ علیک
روضہ دیکھا کہ آگیا لب پر | اے حبیبِ خدا سلامٌ علیک

روضۂ مصطفےٰ پہ جا کے سلیم
سر جھکا کر کہا سلامٌ علیک

شفیعِ دو عالم

محمدؐ سے جس کو محبت نہیں ہے
تو ہرگز اُمیدِ شفاعت نہیں ہے

شفیعِ دو عالم حبیبِ خدا ہیں
گناہوں سے مجھ کو خجالت نہیں ہے

جہاں میں رہوں گا وہاں یہ رہیگی
کہاں میرے مولا کی رحمت نہیں ہے

مری چشمِ پُرنم بجھا دے گی اس کو
جہنم کی کوئی حقیقت نہیں ہے

محمدؐ قدم اپنے دھو کے پلا دیں
ہمیں جامِ کوثر کی حاجت نہیں ہے

لرز جاتی ہے اک نعرے سے دنیا
فرشتوں میں اتنی بھی ہمت نہیں ہے

گناہوں سے اپنے میں ڈرتا بہت تھا
مجھے زیرِ تُربت اذیت نہیں ہے

ہمارے محمدؐ تو ہیں سب سے بڑھ کر
کسی کو بھی ان پر فضیلت نہیں ہے

اَحدؐ کون ہے اور ہے کون احمد
یہ کہنے کی مجھ کو اجازت نہیں ہے

سلیمؔ آپ کیونکر ہوئے سن کے بیخود
مری شاعری ہے کرامت نہیں ہے

میخانۂ عرفاں

مرحبا صلِّ علیٰ رحمتِ یزداں کردے
ہر مسلمان کا گھر گلشنِ رضواں کردے

اپنے محبوب کو دل میں مرے مہماں کردے
جلوۂ طور سے اس گھر کو فروزاں کردے

بزمِ مولود میں ہے جلوۂ پنہاں کا ظہور
جان و دل نذرِ شہنشاہ رسولاںؐ کردے

رات دن محوِ عبادت رہیں بندے اسکے
الٰہی اللہ عطا دولتِ ایماں کردے

یا الٰہی ہوں مری ہجر کی راتیں روشن
دلِ پُر داغ مرا شمع شبستاں کردے

دیکھ لے گلشنِ طیبہ کے اگر جلوؤں کو
اے فلک شمس و قمر کو بھی تو قرباں کردے

جو بنا سکتا ہے ہر ذرہ کو مہرِ تاباں
یہ گذارش ہے کہ محتاج کو سلطاں کردے

عید آئی ہے زمانے میں ترے سنّوں کی
بزمِ مولود کو میخانۂ عرفاں کردے

اے شہِ حسن اٹھا روئے منوّر سے نقاب
مجھ کو بے خود نگہِ شوق کو حیراں کردے

مجھ کو اے دیدۂ پُرنم مرے عصیاں کی قسم
آج رو رو کے بپا حشر میں طوفاں کردے

یہ محمدؐ کی فضائل کا مرقع ہے سلیمؔ
بزمِ عالم میں ذرا ذکرِ اُمتِ قرآں کردے

ناز و محبت کیا جانے

تعلیمِ نبوت کیا سمجھے تکریمِ رسالت کیا جانے
جس سر میں نہ شوقِ سجدہ ہو اس در کی حقیقت کیا جانے

ایمان کے سچے رستے کو بھٹکی ہوئی خلقت کیا جانے
اُلجھا ہوا جو نقشِ مجاز وہ شانِ حقیقت کیا جانے

یہ شیخ و برہمن دیوانے جھگڑے ہیں بہ دیر و کعبہ کے
جو حق کی سیدھی راہ پہ ہو، وہ ناز و محبت کیا جانے

دنیائے شریعت میں کوئی پیغمبرؐ آخر سے بڑھ کر
قرآن کے معنی کیا سمجھے قرآن کی عظمت کیا جانے

جب لب پہ محمدؐ آتا ہے کھل جاتی ہے جیسے دل کی کلی
وہ نام زباں پر آتے ہی کیوں ملتی ہے راحت کیا جانے

اللہ کی مرضی قابو میں اس پر بھی گزارے فاقے پر
اس بات کو دنیا کیا سمجھے اس راز کو خلقت کیا جانے

محبوبِ خدا اے عزّوجل اور شب کی نماز ان پر واجب
جبریلِ امیںؑ تک انکی طرح تکمیلِ عبادت کیا جانے

مدّاحِ نبیؐ کی نظروں میں بیکار ہے ہر حسن و خوبی
جو انکی گلی میں مست رہے وہ منظرِ جنّت کیا جانے

وہ لاکھ جہاں کے مالک ہیں پروائے زر و مال انکو نہیں
دنیا کی مجازی دولت کو اک مستِ حقیقت کیا جانے

تکلیف و مصیبت ہر ساعت اور شکر کے سجدے ہر دم میں
جو دین خدا کا حامی ہے دنیا کی مسرت کیا جانے

لفظوں میں کمی بندش ہلکی اور نعتِ جنابِ ختمِ رسل
کیا جانے سلیم ہیچمداں سر مستی مدحت کیا جانے

قدِ رعنا

پہنچا سلیم گنبدِ خضرا کے سامنے
لایا نصیب سیّد والا کے سامنے

پہنچوں جو حشر میں شہؐ والا کے سامنے
والشمس ہی پڑھوں رخِ زیبا کے سامنے

لیجائے کھینچ کر مجھے طیبہؔ کو ہند سے
مشکل نہیں ہے یہ دلِ شیدا کے سامنے

کوئے رسولؐ پاک میں جب ہو ترا گذر
کہنا مرا سلام صبا جا کے سامنے

بیتاب یا نبی مرا دل ہے فراق میں
تسکین دیجئے مجھے بُلوا کے سامنے

اسلامیوں پہ سخت مصیبت ہے یا نبیؐ
اتنا کہوں گا ہند سے میں جا کے سامنے

نورِ حبیبؐ حق سے جو خورشید ہے خجل
شرمندہ ہے قمر رُخِ زیبا کے سامنے

سرو چمن بھی کچھ نہیں طوبیٰ بھی کچھ نہیں
یا مصطفےٰ ترے قدِ رعنا کے سامنے

یادِ نبیؐ میں اس کو تسلّی تو ہو ذرا
صلّ علیٰ پڑھوں دلِ شیدا کے سامنے

روزِ حساب عرض کروں گا خدا سے میں
ہو میرا حشر سیّدِ والا کے سامنے

خمخانۂ الٰہی سے منگوا کے اے سلیم
میں پی رہا ہوں گنبدِ خضرا کے سامنے

ثنائے نبیؐ

ثنائے نبیؐ لب پہ لائے چلا جا ۔ درودوں سے محفل سجائے چلا جا
نجات اپنی ہے اے مسلماں اسی میں جبیں آستاں پر جھکائے چلا جا
میں قدموں کو آنکھوں سے چوما کروں گا برابر تصوّر میں آئے چلا جا
اَحد اور احمد میں ہے فرق کتنا ہمیں راز اس کا بتائے چلا جا
فسانہ محمدؐ کا اے مضطرب دل محبت کی لے میں سنائے چلا جا
بڑی تند ہے بادۂ عشق احمد مزے عشق کے خوب اٹھائے چلا جا
مزا جب زیارت کا آئیگا تجھ کو قدم اپنے سر کو بنائے چلا جا
مدینہ کا قصّہ سناتے سناتے رلائے چلا جا ہنسائے چلا جا
بہت ہی کٹھن لاکھ راہِ محمدؐ قدم صدقِ دل سے اٹھائے چلا جا
سرِ حشر رحمت کے دامن میں مجرم گناہوں کو اپنے چھپائے چلا جا

سلیمؔ آج کا روز ہے یہ مبارک
کوئی نعت اچھی سنائے چلا جا

گلستانِ جنّت

محمدؐ کی باتیں سنائے چلا جا
حقیقت کا پردہ اٹھائے چلا جا

مسافر مسافر قدم دھیرے دھیرے
مدینے کی جانب اٹھائے چلا جا

دیوانہ کوئی نکلے زلف نبیؐ کا
ذرا خاک سر پر اڑائے چلا جا

جدائی میں جو کچھ گزرتا ہے دل پر
رسُولِؐ خدا کو سُنائے چلا جا

شہنشاہِ عالم خدا کے چہیتے
غریبوں کی بگڑی بنائے چلا جا

بہ شوقِ محبّت ذرا سر کو اپنے
درِ مصطفیٰؐ پر جھکائے چلا جا

ارے ساقیٔ حشر دستِ کرم سے
محبت کے ساغر پلائے چلا جا

چھلک اس میں پنہاں ہے حبِّ نبیؐ کی
کلیجے سے دل کو لگائے چلا جا

یہی جان راحت یہی عین ایمان
مدینے کا قصہ سُنائے چلا جا

اگر شوق کچھ ہے زیارت کا تجُھ کو
مسرّت کے نعرے لگائے چلا جا

تسلیم اپنے گھر کو گلستان جنّت
کمال وفا سے بنائے چلا جا

فردِ عصیاں

جب نظر روضے پہ ڈالی جائے گی — دل کی ہر حسرت نکالی جائے گی

خُلد میں بوتل نکالی جائے گی — نُور کے سانچے میں ڈھالی جائے گی

یا محمدؐ ہو نوازش کی نظر — بس ہماری خستہ حالی جائے گی

آستانِ مصطفےٰؐ پر ایک دن — بگڑی قسمت پھر بنا لی جائے گی

شکلِ احمدؐ خواب میں گر دیکھ لیں — دل کے پردے میں چھپا لی جائے گی

ہجرِ احمدؐ میں کبھی ڈرتے نہیں — جو مصیبت ہو گی ٹالی جائے گی

تشنہ کامی کو بجھانے کے لئے — خُلد سے تھوڑی منگا لی جائے گی

پھول کی چادر کے بدلے اپنی جان — روضۂ اقدس پہ ڈالی جائے گی

دیکھ کر دیدارِ احمدؐ خواب میں — ایک دن حسرت نکالی جائے گی

اُٹھ کے اُمت قبر سے پیشِ خدا — حشر کے دن ہاتھ خالی جائے گی

حشر کے دن فردِ عصیاں اے سلیم
رحمتِ حق میں چھپا لی جائے گی

مہرِ دو عالم

جہاں میں رحمتِ رب کا پیام لایا ہوں / نویدِ آمدِ خیرُالانامؐ لایا ہوں

بس اب یقیں ہے سب کام بن گیا میرا / زبانِ مدح پر احمدؐ کا نام لایا ہوں

مجھے نہ چاہیے ساقی کا ساغرِ رنگیں / میں اپنے واسطے کوثر کا جام لایا ہوں

مصیبتوں میں ہے مدحِ نبیؐ مجھے کافی / اندھیری رات میں ماہِ تمام لایا ہوں

وہی ہیں شافعِ محشر وہی ہیں مالکِ خُلد / یہ مژدہ بہرِ خواص و عوام لایا ہوں

وہ دن ہو کاش پہنچ کر درِ نبیؐ پہ کہوں / حضورؐ میں بھی درود و سلام لایا ہوں

قبُول ہو مری نیّت، مری ثنا مقبُول / میں شوقِ دیدِ درِ سبز فام لایا ہوں

تمہارا نام ہے لب پر خدا کے ذکر کے بعد / یہ اپنا تحفہ بصد احترام لایا ہوں

تمہیں ہو مہرِ دو عالم، ذرا کرن دیدو / تمہاری صبح میں خود اپنی شام لایا ہوں

مری زبان پہ ہے مدحِ مصطفٰے العنیؐ / میں اس زمین پہ خدا کا کلام لایا ہوں

سلیم سے کوئی کہدے کہ شکلِ مدحت میں
چمن میں موسمِ گُل کا پیام لایا ہوں

آئینہ ساز

دل مس کروں گا روضۂ شاہِ حجازؐ سے
میں جاؤں گا مدینہ ہوائی جہاز سے

ہم کر سکیں ثنائے حبیبؐ خدا کہاں
ممکن نہیں ہے مدحِ حقیقت مجاز سے

مسلم کو چاہئے کہ کریں پانچوں وقت مدح
مدحِ حبیبؐ حق نہیں کچھ کم نماز سے

رہتی تھی سب فرشتوں کی آنکھیں بچھی ہوئی
چلتے تھے راہِ حبیبؐ وہ قدمہائے ناز سے

تکمیلِ حسن کے لئے اتنی ہوئی جلا
ملنے لگا خود آئینہ آئینہ ساز سے

مل جائے ایک بار جو موقع سجود کا
وہ در کبھی نہ چھوٹے جبینِ نیاز سے

سچی جو دل میں نسبتِ بیتِ رسولؐ ہو
پھر کیا رکیں گے پاؤں نشیب و فراز سے

جنت کو اور روضۂ شاہِ انامؐ کو
دیکھے کوئی ذرا نگہِ امتیاز سے

ہوتی ہے سیرِ روضۂ شہ ورنہ اے خضرؑ
کیا لطف مل سکے تمہیں عمرِ دراز سے

اللہ کا کلام ہے اللہ کی زبان
نعتِ رسولؐ ملتی ہے کتنی نماز سے

جلتا ہے دل فراقِ محمدؐ میں اے سلیم
یہ سوز کم نہیں ہے کسی طرح ساز سے

بیت اللہ

روزِ سعید آیا سعادت کی چھاؤں میں
میلاد ہو رہی ہے شریعت کی چھاؤں میں

احمدؐ لئے ہیں سب کو رسالت کی چھاؤں میں
دونوں جہان انکو ہیں رحمت کی چھاؤں میں

محبوبؐ ذوالجلال کی گھر گھر ہے فاتحہ
پڑھتے ہیں درود عقیدت کی چھاؤں میں

آئے ہیں مصطفٰےؐ کے فدائی بہ شدّومد
بیٹھے ہیں باخلوص وہ وحدت کی چھاؤں میں

رازِ نیاز و ناز زمانے پہ کھُل گیا
معراج جلوہ گر تھی حقیقت کی چھاؤں میں

نعتِ نبیؐ کی بزم میں ہوں لیکن اس طرح
بیٹھا ہُوا ہوں جیسے میں جنّت کی چھاؤں میں

جس کو ذرا بھی ہوگی محبّت حضورؐ سے
اس کو جگہ ملے گی رسالت کی چھاؤں میں

ہم دوستدارِ آلِ محمدؐ ہیں دیکھنا
تقدیر لیکے جائیگی رحمت کی چھاؤں میں

عبدالعلی کی آل کو بھُولیں گے کیا حضورؐ
جائینگے خود وہ لیکے شفاعت کی چھاؤں میں

پروردگار کیا یہی تقدیر ہے مری
کیوں میری صبح ہے شبِ غربت کی چھاؤں میں

آئے فرشتے لینے کو اپنے قدم سلیم
جب میں نے نعت پڑھ دی محبت کی چھاؤں میں

حضرت والد مرحوم رحمۃ اللہ علیہ
سلیم علوی

نگینۂ دِل

عشقِ احمدؐ ہے میرے سینے میں ہے مناسب رہوں مدینے میں

ہجرِ احمدؐ میں ہم تڑپتے ہیں اب مزا کچھ نہیں ہے جینے میں

جلوہ گر ہے اَلَسْتُ کی مستی بادۂ معرفت کے پینے میں

دیکھ لیں آ کے دیکھنے والے ہے تجلّی ہمارے سینے میں

پینے والے بھی غور سے دیکھیں نورِ خالق ہے آبگینے میں

شکر ہے ساقئ کوثر مئے نور آئی میرے پینے میں

لے رہے ہیں شریف میرے قدم بات کیا ہے یہ مجھ کمینے میں

تم کہاں ڈھونڈتے ہو مہر و وفا ہے یہ اللہ کے خزینے میں

آ گیا آ گیا پیامِ نبیؐ چل مدینہ ابھی مہینے میں

قبر میں ساتھ ہو نگینۂ دل نام احمدؐ رہے نگینے میں

یا الٰہی سلیم بے کس کا
نام لکھّا ہیں ہو مدینے میں

دیارِ نبیؐ

دلِ بے تاب اپنے سینے میں　　جانِ ناشاد ہے مدینے میں
حشر میں دیکھ کر جمالِ نبیؐ　　دل کا کیا حال ہوگا سینے میں
یاد پھر آ رہا ہے ماہِ عربؐ　　ہوک پھر اٹھ رہی ہے سینے میں
ہند سے دُور ہے دیارِ نبیؐ　　لُطف مرنے میں ہے نہ جینے میں
دلِ مضطر قرار آئے گا　　جب پہنچ جائیں گے مدینے میں
دل میں آتا ہے پھر خیالِ نبیؐ　　ہوک اٹھتی ہے اپنے سینے میں
دل میں یادِ رسولؐ آتی ہے　　کاوشیں ہو رہی ہیں سینے میں
لوگ سب جا رہے ہیں حج کے لئے　　اور پہنچے نہ ہم مدینے میں
اے گلِ ہاشمیؐ وہ گل میں نہیں　　جو ہے خوشبو ترے پسینے میں
دل میں یادِ حبیبؐ داور ہے　　دی جگہ دل کو ہم نے سینے میں

ہند میں بے قرار دل ہے سلیمؔ
کیوں نہ چل کر رہوں مدینے میں

فخرِ رسالت

آئے بھی ہیں اگر رُخِ حضرتؐ کے سامنے
شمس و قمر خجل ہوئے صورت کے سامنے

شرمندہ ہو کے ابرِ خجالت میں چھپ گیا
آیا نہ ماہ مہرِ رسالت کے سامنے

معراج میں گئے جو حضورؐ آسمان پر
سب انبیاء تھے فخرِ رسالت کے سامنے

کہنا سلام جا کے صبا یہ حضورؐ سے
جانا ادب سے روضۂ حضرتؐ کے سامنے

سرکش جو تھے جہاں میں وہ انسان ہو گئے
سر جھک گئے نبیؐ کی ہدایت کے سامنے

آنسو بہائیے درِ پاکِ رسولؐ پر
پڑھئے درود بیٹھ کے تربت کے سامنے

ہاتھ آپ نے اٹھا دیئے بخشش کے واسطے
اُمت جب آئی حشر میں حضرتؐ کے سامنے

کیسی تجلیاں تھیں عیاں کوئی کیا کہے
چمکا نہ مہر، مہرِ نبوتؐ کے سامنے

لے کر پیام ہدیہ درود و سلام کا
جبرئیل روز آتے حضرت کے سامنے

کرنا ہے داغ عشقِ نبیؐ سے مقابلہ
جاتا ہے آفتابِ قیامت کے سامنے

ہم جانتے ہیں ان کو ہمارے تسلیم ہیں
جو رو رہے ہیں روضہ حضرت کے سامنے

لیل و نہار

دمِ آخر فقط یادِ رسولؐ کردگار آئے | الٰہی نام حضرت کا زباں پر بار بار آئے
گنہ گارانِ اُمت کی شفاعت کو زہے قسمت | رسولؐ اللہ خود بڑھ کر سرِ روزِ شمار آئے
فراقِ شاہِ طیبہ میں کلیجہ منہ کو آتا ہے | یہ ناممکن ہے جیتے جی مرے دلکو قرار آئے
صبا چلکر پیامِ شوق پہنچا دے یہ حضرت تک | ہمارے گلشنِ دل سے خزاں جائے بہار آئے
خدا نے اپنا آئینہ بنا کر جن کو رکھا تھا | وہ ختم المرسلیںؐ بنکر ہمارے تاجدار آئے
لرزتا ہے دل آنکھوں میں ہیں آنسو پاؤں میں لغزش | گنہگار اس طرح پیشِ محمدؐ شرمسار آئے
مرے ساقی بنا یوں بادۂ عرفاں کا متوالا | پلا دے اور اک ساغر جہاں مجھ کو خمار آئے
زمیں سے آسماں تک آسماں سے عرش تک جاکر | ذرا سی دیر میں واپس حبیبِ کردگار آئے
الٰہی مجھ کو بعد مرگ جب احباب دفنا دیں | تہِ مرقد مدینے کی ہوائے خوشگوار آئے
اسی سایہ میں گزریں زندگی کے رات دن یارب | خیالِ گیسوئے احمدؐ مجھے لیل و نہار آئے

زمیں پر نعت جب پڑھ دی سلیمؔ نکتہ پرور نے
فرشتے با ادب ہو کر فلک سے بے شمار آئے

27 نادم

چشمِ حضورؐ

عرب کے چاند کی جس دل میں روشنی ہوگی — ہنسی خوشی سے بسر اسکی زندگی ہوگی

نبیؐ کا ذکر مرے لب پہ ہر گھڑی ہوگا — نبیؐ کی یاد مرے دل کو ہر گھڑی ہوگی

ہمارے دل کو منوّر بنائیں گے حضرتؐ — سیاہ خانے میں برسات نور کی ہوگی

ہجومِ حشر میں جس پر پڑیگی چشمِ حضورؐ — کسی رسولؐ کی امّت ہو جنتی ہوگی

الٰہی کب مجھے دیدارِ مصطفےٰ ہوگا — غمِ فراق کی سختی میں کب کمی ہوگی

نبیؐ کے عشق میں جب دل کے داغ چمکیں گے — ہماری قبر سے کا-فور تیرگی ہوگی

خیال بنے محمدؐ کے فیض سے اک دن — ہمارے قلب میں تنویر طور کی ہوگی

پیام کوئی مدینے سے لے صبا لے آ — دلِ حزیں کی تڑپ میں کمی جبھی ہوگی

نصیب ہوگا سفر جب مجھے مدینے کا — قدم قدم پہ مسرت کی روشنی ہوگی

جو ایک غم بھی تمہارا نوازلے مجھ کو — رسولؐ پاک مجھے عمر بھر خوشی ہوگی

گناہ گار ہے امّت رسولؐ کی لیکن
سلیم حشر میں رحمت کی کیا کمی ہوگی

شانِ محبوبی

محمد مصطفےٰ ظاہر ہوئے ایسے حسیں ہو کر
کہ چمکے آسمانِ حسن پر مہرِ مبیں ہو کر

نہاں پردے میں تھے محبوبِ رب العالمیں ہو کر
عیاں حضرت ہوئے دنیا میں ختم المرسلیں ہو کر

محمد مصطفےٰ اصلِ علیٰ کا داد کیا کہنا
وہ آئے افتخارِ اولیں و آخریں ہو کر

یہ رازِ کبریائی بس حبیبِ کبریا جانے
کہ آئے ایک لحظہ میں سرِ عرشِ بریں ہو کر

سرِ محشر فرشتے ڈھونڈتے آئے ہیں رحمت کے
ملا یہ رتبہ مجھ کو غلامِ شاہِ دیں ہو کر

خدائے دو جہاں کی دو جہاں خاص رحمت ہے
رسولِ پاک آئے رحمۃ للعالمیں ہو کر

نبی کے حسن میں جلوہ نظر آئیگا خالق کا
نگاہِ غور سے دیکھو غلامِ شاہِ دیں ہو کر

یقیں ہے مجھ کو لیکر گلشنِ طیبہ میں پہنچیگی
تمہاری آرزو اے سرورِ دیں دل نشیں ہو کر

ہجومِ حشر میں بھی آپ کو اے رہبرِ امت
مری چشمِ تمنا ڈھونڈ لیگی دوربیں ہو کر

خدا شاہد شبِ معراج یہ تھی شانِ محبوبی
رہیں نعلین حضرت حاملِ عرشِ بریں ہو کر

سلیم پرگنہ کو کیا بھلا بھولیں گے محشر میں
مرے آقا مرے مولا شفیع المذنبیں ہو کر

آئینہ جمال

آئینہ جمالِ پیمبرؐ بنائیں گے
ہم اپنے دل کو مطلعِ انور بنائیں گے

ارضِ حرم پہ رہنے کو یوں گھر بنائیں گے
چل کر ہم اپنی قبر وہیں پر بنائیں گے

راہِ طلب میں خضرؑ کی حاجت نہیں ہمیں
اک اک قدم پہ دل کو ہی رہبر بنائیں گے

دیکھیں گے مسکرا کے جو محبوبؐ کبریا
ذرّہ کو آفتاب منوّر بنائیں گے

یارب ہمیں نہ چاہئے فردوس میں مکاں
ہم مصطفٰے کے زیرِ قدم گھر بنائیں گے

دنیا کی فکر کیا مجھے عقبیٰ کی فکر کیا
ہر بات میری میرے پیمبرؐ بنائیں گے

وہ تشنہ کامِ شوق ہوں میں بھی کہ حشر میں
سرشار مجھ کو ساقیٔ کوثرؐ بنائیں گے

اپنی تباہیوں کا ہمیں کوئی غم نہیں
آقا ہمارا بگڑا مقدّر بنائیں گے

اللہ اس پہ حشر میں فرمائے گا کرم
اپنا جسے بھی شافعِ محشر بنائیں گے

ایمان ہے یقین ہے محشر میں دیکھنا
بگڑی ہماری شافعِ محشر بنائیں گے

ہاتھ آ گیا تسلیم یہ نسخہ ہمیں بھی خوب
پڑھ کر درود اپنا مقدّر بنائیں گے

پیاری بلقیس

فاطمہ رضؓ زہرا و کلثوم رضؓ پیاری بلقیس
کیوں تڑپتی ہے بہت ہجر کی ماری بلقیس

کاش فرمائیں کسی روز یہ حضرت تجھ سے
مری پیاری مری پیاری مری پیاری بلقیس

لیلۃ القدر میں سجدوں سے سجایا گھر کو
ہم نے یہ رات عبادت میں گذاری بلقیس

کاش وہ دن ہو کہ بطحا کے مناظر رنگین
دیکھتے جی بھر کے محمدؐ! یہ تمہاری بلقیس

حشر کے روز چھپی دامنِ رحمت میں خدا
اللہ اللہ وہ تری شرم کی ماری بلقیس

سختیاں موت کی کیونکر نہ ہو آسان اس پر
نزع میں تم کو پکارے جو تمہاری بلقیس

سج گیا خانۂ دل مٹ گئی حسرت دل کی
بن کے آئی مرے گھر بادِ بہاری بلقیس

آپ آجائیں تصور میں خدارا دم بھر
اور یہ کہہ کے پکاریں کہ ہماری بلقیس

آمنہ رضؓ، زینب رضؓ و مریم رضؓ کی فدائی تم ہو
حوریں جنت کی فدائی ہیں تمہاری بلقیس

نہ میسر ہوئی حضرتؐ کی زیارت اس کو
منہ میں بیٹھی ہے تقدیر سے ہاری بلقیس

سبز گنبد کی زیارت کو میں جاؤں تو سلیم
میرے ہمراہ رہے گی مری پیاری بلقیس

قضا و قدر

محمدؐ حبیبِ خدا میرے غم کا اثر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا
غریبوں کے مونس، یتیموں کے حامی خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

یہ جینے کے دن اور مرنے کی صورت جفائیں اذیت، مظالم مصیبت
زمانہ مخالف ہے بگڑی ہے قسمت خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

محبت بظاہر دلوں میں ٹھنی ہے قیامت یہ ہے دوستی دشمنی ہے
ہماری دفا بے دفائی بنی ہے، اثر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

عداوت کی تیغیں اٹھی ہوں بھلا جب تو پھر بیکسوں کو ملیگی اماں کب
ہمارے تو روکے رکیں گے نہ دار، اب سپر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

دل و جاں سے لائے ہیں ہم تم پہ ایماں، مرے دین و دنیا ہیں سب تم پہ قرباں
ہمیں نام لیوا ہیں دونوں جہاں میں، خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

لئے ہاتھ میں دل پئے نذر الفت بڑے آسرے میں ہیں اہلِ محبت
یہ مانا کہ تم کو نہیں ہے ضرورت مگر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

سجی ہے تمناؤں سے پوری محفل یہی ہے یہی جلوۂ حق کی منزل
تمہاری محبت میں بے تابیٔ دل یہ گھر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

قضا و قدر کو ہے کیا کوئی سمجھے جہاں میں بھلا ظرف کس کا ہے اتنا
قضا تم نہ لوگے تو پھر کون لیگا، قدر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

کبھی میں گناہوں سے نالاں ہوا ہوں کبھی میں عبادت سے شاداں ہوا ہوں
ہمارے غموں کا ہماری خوشی کا اثر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

عجب حال ہے روزِ محشر ہمارا، کسی کا بھی ملتا نہیں کچھ سہارا
بروزِ جزا اپنی اُمّت کا ذمہ، اگر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

ہر اک اُمتی کا یہی مُدّعا ہے، قدم بوسیوں کی ہے نادر تمنّا
ہمیں اس کا سودا ہے قدموں پہ اپنے یہ سر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

یہی عرض ہے اب حبیبِ خُدا سے لب حوضِ کوثر ہیں مشتاق پیاسے
حضورِ دو عالم ذرا مے کشوں کی خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

پریشاں پریشان ہے روزِ محشر گناہوں کی گٹھری لئے اپنے سر پر
خبر لینے والے تسلیم حزیں کی، خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا

تقدیرِ بشر

میلادِ نبیؐ آج ہے تقدیرِ بشر سے
یہ صبح تو بڑھ چڑھ کے ہے جنّت کی سحر سے

ملنے دو نظر اہلِ محبت کی نظر سے
کب تک نگہِ شوق بھلا دید کو ترسے

جلوؤں کی ضیا مانگنے کچھ فخرِ بشرؐ سے
مہتاب چلا شام سے خورشیدِ سحر سے

رفتار بھی محبوبِؐ خدا کی ہے معطّر
جنّت کی ہوا آتی ہے گزرے ہیں جدھر سے

انسان کے قالب میں ہے اللہ کا جلوہ
دیکھے کوئی احمدؐ کو حقیقت کی نظر سے

ضو دیکھ لی ہے جلوۂ احمدؐ کی جنھوں نے
وہ بات بھی کرتے نہیں خورشید و قمر سے

انسان کی صورت میں ہے محبوبؐ الٰہی
ملتی نہیں اب آنکھ فرشتوں کی بشر سے

حیواں ہوں کہ انسان ہوں جن ہوں کہ فرشتے
تقدیر بنا کرتی ہے سب کی اسی در سے

غصّہ بھی اگر ہو تو محبت نہیں جاتی
امّت پہ نظر کرتے ہیں رحمت کی نظر سے

اللہ سے جو مانگا وسیلے سے نبیؐ کے
خالی نہ پھری کوئی دعا اس کی اثر سے

کرتا ہوں سلیم احمدِ مرسل کی جو مدحت
الفاظ مرے منہ کے حسین ہیں گل تر سے

دُعا لے آجا

حالِ غم رحمتِ عالم کو سُنا لے آجا — زخم جو دل میں پڑے ہیں وہ دکھا لے آجا

ہیں یہاں گنبدِ خضرا میں بنانے والے — اپنی بگڑی ہوئی تقدیر بنا لے آجا

درِ حضرتؐ پہ بیاں اپنی مصیبت کر دے — رنج و درد و غم و حرماں کی دوا لے آجا

دونوں عالم کے مسیحا ہیں رسولِ عربی — دل ہے بیمار تو داروئے شفا لے آجا

میں گنہگار ہوں پُرسش کا ہے غم شافعِ حشر — اپنے دامن میں سرِ حشر چھپا لے آجا

تو مسیحا ہے میں بیمار ہوں اے شاہِ عرب — درد کی دیکے دوا مجھ سے دعا لے آجا

تُو ہے محبوبِ خدا میں ہوں غلاموں میں ترے — دل و جاں میں نے کئے تیرے حوالے آجا

بٹ رہے ہیں درِ حضرتؐ پہ کرم کے حصے — تیری قسمت میں جو لینا ہو تو آ لے آجا

دل ہے دیدار کا آئے ہیں شفیعِ محشر — حشر میں دیکھ لے اور دیکھنے والے آجا

دل ہے بیتاب غمِ ہجرِ نبیؐ میں میرا — گر پڑا ہوں رہِ طیبہ میں اٹھا لے آجا

دردِ دل جو تجھے کہنا ہو وہ سب کہہ لے سلیمؔ
درِ سرکار پہ اب ان کو سنبھالے آجا

ستارے نکلے

سامنے اپنے جب اللہ کے پیارے نکلے
حشر میں دید کے ارماں ہمارے نکلے

یہ تمنّا دمِ آخر ہے ہماری یا ربّ
نامِ محبوب ترا مُنہ سے ہمارے نکلے

چاندنی رات ہے یادِ رُخِ احمدؐ میں
چاند نکلا ہے سرِ شام ستارے نکلے

آستاں چُوم کے آنکھوں سے لگایا ہم نے
در پہ روضہ کے سب ارماں ہمارے نکلے

حُوروں نے لیں شبِ معراج بلائیں اُن کی
زُلفِ واللیل وہ جنّت میں سنوارے نکلے

تو ہی پہنچا دے ہمیں تا درِ احمدؐ چل کر
گھر سے اے دل ہیں فقط تیرے سہارے نکلے

نہ پہنچنا تھا مدینے میں نہ پہنچے اب تک
دل سے ارمان نہ نکلے نہ ہمارے نکلے

وہ زلیخا تھی جو قربان ہوئی یوسفؑ پر
وہ محمدؐ تھے جو اللہ کے پیارے نکلے

دل کے داغوں میں شرارے بھی رہے عشقِ نبیؐ
چاند کے گرد فلک پر ہیں ستارے نکلے

یا نبیؐ چشم کے بیمار نہ مر جائیں کہیں
ناتواں ہو گئے ہیں گور کنارے نکلے

خوبیٔ بخت سے پہنچے ہیں درِ احمدؐ پر
دل سے ارمان سلیم آج ہمارے نکلے

٭ سگانِ محمدؐ ٭

فرشتوں کا ملجا مکانِ محمدؐ
ہے کعبہ مرا آستانِ محمدؐ

لسانِ خدا ہے لسانِ محمدؐ
بیانِ خدا ہے بیانِ محمدؐ

الٰہی الٰہی! یہی آرزو ہے
مرا سر ہو اور در آستانِ محمدؐ

درود آج پڑھتے ہوئے ہر قدم پر
چلے جائیں تب گلستانِ محمدؐ

مرقع ہے قرآن وصفِ نبیؐ کا
بیاں ہو گی کیا مجھ سے شانِ محمدؐ

الٰہی تمنا ہے برسوں سے دل میں
دکھا دے مجھے گلستانِ محمدؐ

کھلاتا ہوں لختِ جگر اپنے ان کو
یہ پیارے ہیں مجھ کو سگانِ محمدؐ

نہ کیوں جان و دل اپنے صدقے ہوں ان پر
علیؓ فاطمہؓ ہیں نشانِ محمدؐ

بہت مطمئن ہیں گنہگار سارے
کہ دل سب کے ہیں مدح خوانِ محمدؐ

ستایا جو کفارِ مکہ نے بے حد
یہ تھا صبر میں امتحانِ محمدؐ

نہ کیوں کر جہاں میں ہو عزت زیادہ
مسلم آپ ہیں مدح خوانِ محمدؐ

بیانِ خدا

بیانِ خدا ہے بیانِ محمدؐ / سُنے جائیے داستانِ محمدؐ

پڑھیں ہاں پڑھیں عاشقانِ محمدؐ / قریب آگیا، آستانِ محمدؐ

پسند آئیگا کیا اُسے باغِ رضواں / جسے بھا گیا، گلستانِ محمدؐ

سرِ حشر دیدار کا ہے جو وعدہ / ہوئے جمع سب عاشقانِ محمدؐ

گیا روزِ محشر جو میں پیشِ داور / تو کہتا رہا داستانِ محمدؐ

ہوئی عرش پر دیدِ حق ان کو حاصل / یہ معراج کی شب تھی شانِ محمدؐ

خُدا نے جو کی غیب سے آبیاری / تو پھولا پھلا گلستانِ محمدؐ

وہ دن بھی ہو یارب میں پہنچوں مدینہ / جبیں ہو مری آستانِ محمدؐ

نبیؐ کی محبت کا یہ جذبہ دیکھو / مدینہ چلے عاشقانِ محمدؐ

جو روضہ پہ ہیں جمع عشاقِ احمدؐ / زبانوں پہ ہے داستانِ محمدؐ

سلیم اب یہ حسرت ہے دن رات اپنی
زبان پر رہے داستانِ محمدؐ

جان و دل

حسنِ محبوب خدا کے ہیں یہ پروانے دو
دل و جان میرے ہیں یا عشق کے دیوانے دو

مری آنکھیں ہیں یہ انوارِ نبیؐ سے روشن
یا ہیں لبریز چھلکتے ہوئے پیمانے دو

حاجیو تم کو مبارک رہے کعبہ کی بہار
سبز گنبد کے قریں مجھ کو ٹھہر جانے دو

میں ہی شیدا نہیں اے شمع رسالت تیرا
یہ دل و جان بھی ہیں آپ کے پروانے دو

مئے توحید بھی ملتی ہے مئے عرفان بھی
الفتِ چشم نبیؐ کے ہیں یہ میخانے دو

مری آنکھوں میں رہو یا مرے دل میں ٹھہرو
یا نبیؐ ہیں ترے رہنے کے یہ کاشانے دو

جل کے ہو جائیگا ٹھنڈا دل پُر نور مرا
آتشِ عشق نبیؐ میں مجھے جل جانے دو

کوئے احمدؐ سے میں اٹھ کر نہیں جانے والا
باغ رضوان سے سلام اور پیام آنے دو

میں تڑپتا ہوں مرے دل میں خوشی ہوتی ہے
عشقِ احمدؐ مجھے تڑپاتا ہے تڑپانے دو

سینکڑوں منتظرِ دید ہیں شاہا سرِ حشر
روئے روشن سے نقاب آج اُلٹ جانے دو

ایک عرصہ سے تڑپتا ہے محبت میں سلیم
اپنے قدموں پہ اسے آج تڑپ جانے دو

محفلِ میلاد

مومنو بیٹھو نہ غافل محفلِ میلاد میں
آج ہیں حضرتؐ بھی شاملِ محفلِ میلاد میں

دمبدم پڑھتے رہو روحِ محمدؐ پر درود
چُپ نہ بیٹھو اہلِ محفل محفلِ میلاد میں

مدحتِ روئے نبیؐ سُن سُن کے سارے مومنین
آج تڑپیں مثلِ بسمل محفلِ میلاد میں

آتے ہیں حضرتؐ کے شیدا سر سے چلکر شوق سے
رحمتِ حق ہوگی نازل محفلِ میلاد میں

جس کے دل میں عشق ہے احمدؐ کا وہ دیوانہ وار
شوق سے ہوتے ہیں شامل محفلِ میلاد میں

مالِ دنیا چھوڑ کر آؤ یہاں اے منعمو!
دولتِ دیں کر لو حاصل محفلِ میلاد میں

عشقِ احمدؐ میں ہمارے داغِ دل کو دیکھنا
جلوہ گر ہے ماہِ کامل محفلِ میلاد میں

جو ہے منکر مدحتِ خیر الوریٰ سے دوستو
وہ نہیں آنے کے قابل محفلِ میلاد میں

بزمِ احمدؐ ہے یہ جس شے کی ضرورت ہو تجھے
ہاتھ اُٹھا کر مانگ سائل محفلِ میلاد میں

سال بھر اس گھر کو آتے ہیں زیارت کے لئے
ہیں ملائک جو کہ داخل محفلِ میلاد میں

اب ترنم سے سُناتا ہے تسلیم خوش نوا
مومنو سُن لو فضائل محفلِ میلاد میں

گدائے محبت

جمال ان کا محشر میں دیکھا کروں گا
محمدؐ محمدؐ پکارا کروں گا

مجھے تو مدینے میں جانے دے رضواں
ترے خُلد کو لیکے میں کیا کروں گا

وہ تشریف لائینگے محشر میں جس دن
جمال محمدؐ میں دیکھا کروں گا

گدائے محبّت ہُوں روزِ ازل سے
دل و جاں میں قربانِ شاہا کروں گا

پھنسا ہوں مُصیبت میں میں یا محمدؐ
میں کچھ عرضِ حال آج اپنا کروں گا

نہ دیکھوں گا تُم کو جو بحرِ رسالت
تو رو رو کے آنکھوں کو دریا کروں گا

مجھے لے چلے گا درِ مصطفےٰؐ پر
دلِ زار میں تیرا کہنا کروں گا

ملے مجھ کو جنّت میں کوئے محمدؐ
یہی میں خُدا سے تمنّا کروں گا

ہنسا دیجئے خواب میں یا محمدؐ
میں کب تک جدائی میں رویا کروں گا

درِ مصطفےٰؐ پر مری جان نکلے
یہی رات دن میں تمنا کروں گا

سلیم ایک حسرت اگر ہے تو یہ ہے
مدینے کا اب میں ارادہ کروں گا

محمدؐ مصطفیٰ

قیامت میں جو نکلیں گے بڑے ہی شوق سے نکلیں گے
محمدؐ مصطفیٰ کہتے ہوئے مدفن سے نکلیں گے

مدینہ جانے کی حسرت رہے گی بعد مُردن بھی
کبھی مدفن میں ٹھہرینگے کبھی مدفن سے نکلیں گے

خُدا کا نُور آئیگا نظر اربابِ محشر کو
محمدؐ مصطفیٰ جب نور کی چلمن سے نکلیں گے

خیالِ مصطفیٰ آجائیگا تُربت میں جب ہم کو
تو نعرے یا محمدؐ کے مرے مدفن سے نکلیں گے

شفاعت کیلئے دامن شفیعِ حشر کا ہوگا
قیامت آئیگی سب لوگ جب مدفن سے نکلیں گے

شفیعِ عاصیاں ہیں آپ بخشائیں گے محشر میں
شفاعت کے سہارے آپ کے دامن سے نکلیں گے

رسُولؐ پاک کا کوچہ نہ چھوڑا جائیگا ہم سے
نہ ہم روضے سے اُٹھیں گے نہ اس گلشن سے نکلیں گے

جو کوئے مصطفیٰ ملجائے تو پھر کون ٹھہرے گا
مدینے آئیں گے ہم خُلد کے گلشن سے نکلیں گے

مدینے کی گلی کوچے ہیں گلزارِ ارم گویا
کبھی گلشن میں ٹھہرینگے کبھی گلشن سے نکلیں گے

حقیقت فاش ہوجائیگی ساری اہلِ محشر پر
محمدؐ مصطفیٰ جب میم کی چلمن سے نکلیں گے

سلیم اس دل میں رہتا ہے تصور روئے احمدؐ کا
یقیں ہے نُور کے جلوے مرے مدفن سے نکلیں گے

روضے کی جالیاں

رنگین و لالہ زار ہیں روضے کی جالیاں
اک جنتِ بہار ہیں روضے کی جالیاں

ہر وقت قربِ تربتِ پاکِ رسولؐ سے
کس درجہ کامگار ہیں روضے کی جالیاں

دیکھا ہے اضطراب دلِ بے قرار کا
خود بھی تو بیقرار ہیں روضے کی جالیاں

نظارہ سامنے ہے مزارِ رسولؐ کا
میری طرح نثار ہیں روضے کی جالیاں

باغِ ارم کا رنگ نظر ہم کو آگیا
گلدستۂ بہار ہیں روضے کی جالیاں

دامن میں وہ لئے ہیں بہارِ بہشت کو
رنگین پُر بہار ہیں روضے کی جالیاں

حاصل سکونِ قلب نظارے سے ہو گیا
تسکینِ جان زار ہیں روضے کی جالیاں

جلوہ جو دیکھتی ہیں ہمارے رسولؐ کا
شام و سحر نثار ہیں روضے کی جالیاں

فریادِ دل سناتے ہیں سُنکر حضورؐ کو
اُمّت کی غمگسار ہیں روضے کی جالیاں

آنکھیں ہیں انکو دیتا ہوں دیکھیں مزارِ پاک
کیوں محوِ انتظار ہیں روضے کی جالیاں

نظارۂ جمال ہوا اے زہے نصیب
چشمِ سلیمؔ زار ہیں روضے کی جالیاں

نعرۂ صلوٰۃ

مسجد میں بڑے جوش سے آتے ہیں نمازی
اور نعرۂ صلوٰۃ لگاتے ہیں نمازی

پڑھتے ہیں درود اور سلام آ کے فرشتے
کپڑوں میں اگر عطر لگاتے ہیں نمازی

مسجد پہ بہت رحمتِ حق ہوتی ہے نازل
پڑھتے ہوئے تسبیح سب آتے ہیں نمازی

ملتا ہے نمازوں کا صلہ باغ ارم میں
گھر اپنا مقام اپنا بناتے ہیں نمازی

بخشے گئے محشر میں تو فردوس بریں میں
کس شان سے کس آن سے آتے ہیں نمازی

سب جام بکف آج ہیں کوثر کے کنارے
حظ بادۂ توحید کا پاتے ہیں نمازی

تم بعد صلوٰۃ آ کے سنو تم کو سنائیں
ہم وصفِ محمدؐ کا سناتے ہیں نمازی

نورِ رخِ احمدؐ سے منور ہوئے کیا کیا
روشن دلِ مضطر کو بناتے ہیں نمازی

کوثر کی تمنّا کبھی تسنیم کی خواہش
خوش ہو کے سبھی پیاس بجھاتے ہیں نمازی

ہو جاتے ہیں رتبے بھی بلند اُن کے زیادہ
سجدے میں جو سر اپنا جھکاتے ہیں نمازی

گُلِ رحمتِ خالق کے برستے ہیں جو اُن پر
چادر کو تسلیم اپنی بچھاتے ہیں نمازی

عرشِ اعظم

عشق کا احترام ہونا تھا — عرشِ اعظم مقام ہونا تھا

زندگی میں یہ کام ہونا تھا — عشقِ احمدؐ میں نام ہونا تھا

خواب ہی میں سہی مگر مولا — آپ سے ہم کلام ہونا تھا

عشقِ احمدؐ میں حسرتِ دل کا — سب سے اونچا مقام ہونا تھا

دم آخر ہے آرزو لب پر — وردِ احمدؐ کا نام ہونا تھا

داغ دل دن کو ہوں مرے روشن — یعنی ماہِ تمام ہونا تھا

گھر ہو یا مال جان ہو یا دل — نذرِ خیر الانامؐ ہونا تھا

مئے عشقِ محمدیؐ سے غرض — دل کا لبریز جام ہونا تھا

چومتے لب مرے فرشتے بھی — لب پہ احمدؐ کا نام ہونا تھا

محمدؐ تری محبت کا — میرے دل میں مقام ہونا تھا

دل سے ہم اپنے کہہ رہے ہیں سلیم
ذکرِ خیر الانام ہونا تھا

اعمال نامہ

سامانِ مغفرت کا کئے جا رہا ہوں میں
یادِ نبیؐ میں جان دئے جا رہا ہوں میں

بے خوف ہو کے داورِ محشر کے سامنے
اعمال نامہ اپنا لئے جا رہا ہوں میں

دُنیا میں مال و زر کی مجھے کچھ ہوس نہیں
مولا کی یاد ہے کہ جئے جا رہا ہوں میں

کیا جانے کیا سوال کریں منکر و نکیر
اپنے نبیؐ کا نام لئے جا رہا ہوں میں

ہر لمحہ چشمِ احمدِؐ مرسل کا ہے خیال
کتنی حسیں شراب پئے جا رہا ہوں میں

نامِ رسولؐ پاک مدینے کی سمت آج
ہر ہر قدم پہ ورد کئے جا رہا ہوں میں

لے لے کے سانس اُلفت مولا میں رات دن
ہر چاک زندگی کا سئے جا رہا ہوں میں

دیکھوں نگاہ پڑتی ہے کس کس ادا کے ساتھ
محفل میں انکی دل کو لئے جا رہا ہوں میں

روضے پہ اپنے یاد وہ کرلیں کبھی مجھے
ہر وقت جنکو یاد کئے جا رہا ہوں میں

وقتِ اخیر آگیا دوزخ کا جب خیال
عصیاں سے آج توبہ کئے جا رہا ہوں میں

قسمت ہے میری زور پہ محشر میں اے سلیم
ساقی کے ساتھ آج پئے جا رہا ہوں میں

انعامِ زندگی

سوئے مدینہ اس کو لئے جا رہا ہوں میں / دل کے سفر میں ساتھ دئے جا رہا ہوں میں

اس آسرے پہ صرف جئے جا رہا ہوں میں / محبوبِ حق کو یاد کئے جا رہا ہوں میں

عشقِ نبیؐ کا داغ ہے سامانِ مغفرت / انعامِ زندگی کا لئے جا رہا ہوں میں

لطف آ رہا ہے صدمۂ ہجرِ رسولؐ میں / قربان زندگی کو کئے جا رہا ہوں میں

کوثر کے جام ساقیٔ کوثر زہے نصیب / وہ خود پلا رہے ہیں پئے جا رہا ہوں میں

یادِ رخِ رسولؐ ہے زلفوں کا ہے خیال / یہ کام صبح و شام کئے جا رہا ہوں میں

دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی کام ہی نہیں / بس ذکرِ لا الٰہ کئے جا رہا ہوں میں

عرشِ بریں پہ نام ہے جس کا لکھا ہوا / ہر وقت اس کا نام لئے جا رہا ہوں میں

دیوانہ کر دیا غمِ زلفِ رسولؐ نے / دامن کو چاک کر کے سئے جا رہا ہوں میں

رنگین شعر ہیں مرے نعتِ رسولؐ میں / دامن میں پھول چن کے لئے جا رہا ہوں میں

قدموں پہ اُن کے جان نکل جائے اے سلیمؔ

ہر دم یہی خیال کئے جا رہا ہوں میں

مسیحائے زماں

عاشقوں کی یہ مدینے میں صدا ہے کہ نہیں
حُسنِ احمدؐ پہ دل و جان فدا ہے کہ نہیں

بادشاہانِ جہاں جھکتے ہیں جس کے آگے
یا نبیؐ آپ کے در کا وہ گدا ہے کہ نہیں

خواب ہی میں مجھے دیدار دکھا دو شاہا!
میری نظروں میں مدینے کی فضا ہے کہ نہیں

ساغرِ عشقِ نبیؐ پی کے بتا اے زاہد
آبِ کوثر سے مزہ اسمیں سوا ہے کہ نہیں

عشقِ محبوبِ خُدا کا جو ہے آزار مجھے
اے مسیحائے زماں اِسکی دوا ہے کہ نہیں

گو گنہگار ہوں لیکن ہوں تمہارا شیدا
مجھ کو اُمیدِ کرم روزِ جزا ہے کہ نہیں

طور پر حضرتِ موسیٰؑ نے جو دیکھا ہے جمال
وہ منوّر روئے نبیؐ کی وہ ضیا ہے کہ نہیں

گیسوئے رُخ کا تصوّر رہے جو ماہِ مدنیؐ
کیا مرا وِرد یہی صبح و مسا ہے کہ نہیں

شوق کعبے کی زیارت کا ہے بیحد لیکن
اے خُدا یہ میری قسمت میں لکھا ہے کہ نہیں

دوست تو دوست ہے دشمن بھی ہے مداح میرا
کیا خُداداد مری طبع رسا ہے کہ نہیں

میں جو گلزارِ مدینہ کا ہوں مشتاق سلیم
غنچۂ دل میں مرے بوئے وفا ہے کہ نہیں

نقش دل

مجھے جس دم خیال آیا مدینے کی زیارت کا
لگا یا دل نے اک نعرہ تڑپ کر نام حضرتؐ کا

مسلمانوں کو یا رب دے سبق صدق و صداقت کا
زمانے میں چلے ہر سمت سکہ پھر شریعت کا

الٰہی زیب کیا دیتا ہے وہ نورِ مجسم پر
شبِ معراج احمدؐ کو ملا خلعت شفاعت کا

حرام ایسے مسلمانوں پہ ہوگی آگ دوزخ کی
جو دیکھ آئے ہیں جلوہ آنکھ سے حضرتؐ کی تربت کا

خدا ہی کو وہ لائق تھا خدا ہی کو یہ لائق ہے
کسی کو حوصلہ کیا ہو رسول اللہ کی مدحت کا

جو اٹھتے ہیں خدا کی یاد میں احمدؐ کی امت ہیں
کھلا ہے راستہ انکے لئے ہر وقت جنت کا

خبر لیتا سرِ محشر گنہ گارانِ امت کی
محمدؐ مصطفےٰ یہ وقت ہے انکی اعانت کا

الٰہی تو ہماری مشکلیں آسان فرما دے
تصدق حضرت مشکل کشا شاہِؐ ولایت کا

مئے توحید سے سرشار اپنا ساغرِ دل ہے
یہ صدقہ ہے رسولؐ پاک کی چشمِ عنایت کا

عیاں شق القمر کا معجزہ ہے سارے عالم پر
کسی کو کیا ہو اندازہ رسول اللہ کی طاقت کا

سلیمؔ اپنے تصور میں پھرا کرتا ہے مٹتا نہ
کہ نقشہ نقشِ دل ہے یا محمدؐ تیری صورت کا

شاخ شاخ

سارے گلشن میں ہے نورِ حق کا جلوا شاخ شاخ
ضوفشاں ہے غنچہ غنچہ پتا پتا شاخ شاخ

پرتوِ نورِ محمدؐ کا ہے جلوا شاخ شاخ
غنچے چٹکے ہیں چمن میں پڑھ کے کلما شاخ شاخ

گلشنِ ایجاد کا ہے ذرہ ذرہ فیض یاب
دید کے قابل ہے یہ وحدت کا دریا شاخ شاخ

آج ہے ارض و سما میں جشنِ میلاد النبیؐ
پھوٹ نکلا ہے گلستاں بھر میں جلوا شاخ شاخ

باغ میں نورِ محمدؐ کی جو پھیلی ہے ضیا
آج روشن ہیں چراغِ طور گویا شاخ شاخ

نورِ محبوبِ خدا کی روشنی تو دیکھئے
ہو گیا گلزارِ عالم میں اجالا شاخ شاخ

دیکھنے والوں نے دیکھا بے محابا باغ میں
جلوۂ نورِ الٰہی کا تماشا شاخ شاخ

کس قدر پُر نور پتے گلشنِ طیبہ کے ہیں
برگِ نخلِ طور کا ہوتا ہے دھوکا شاخ شاخ

کس قدر گلشن مدینے کا تجلّی خیز ہے
نورِ احمدؐ کا نظر آیا ہے جلوا شاخ شاخ

پتہ پتہ شادماں ہے غنچہ غنچہ باغ باغ
صبحدم لیتی ہیں اکثر نام تیرا شاخ شاخ

جانبِ گلشن سلیمؔ اپنا گزر جس دم ہوا
پرتوِ نورِ محمدؐ ہم نے دیکھا شاخ شاخ

پیارا خطاب

حبیبِ پاک ہے پیارا خطاب احمدؐ کا
نہیں ہے ارض و سما پر جواب احمدؐ کا

نبیؑ تو لاکھ ہوئے کون تھا نبی ایسا
خدا نے خود ہی کیا انتخاب احمدؐ کا

ملے گا دامنِ رحمت کا حشر میں سایہ
کہ ہو گا لطف و کرم بیحساب احمدؐ کا

خیالِ طور کبھی پھر نہ ہو گا موسیٰؑ کو
جو دیکھ لیں گے رُخِ لاجواب احمدؐ کا

جو مے پرست بھی ہیں اور تشنہ کام بھی ہیں
پئیں گے حشر میں جامِ شراب احمدؐ کا

تمام اُمتِ عاصی کے جرم و عصیاں کو
جلا کے خاک کریگا عتاب احمدؐ کا

اسی خیال میں سوئے تھے ہم شبِ ہجراں
کہ جلوہ آئے نظر بے نقاب احمدؐ کا

پری نثار ہے قربان حور صدقے چاند
عجیب حسن ہے یہ لاجواب احمدؐ کا

زمین تک اُتر آئی ہیں کس قدر کرنیں
کہ چومتا ہے قدم آفتاب احمدؐ کا

یہ کہہ رہے ہیں مجھے دیکھ کر مدینے میں
کہ ہے یہ عاشقِ خانہ خراب احمدؐ کا

تسلیم احمدؐ مرسل چلے شبِ معراج
تو جبرئیلؑ بھی تھا ہمرکاب احمدؐ کا

درِ پاک

سوا تیری حسرت کے شاہا نہیں ہے
کوئی اور دل میں تمنّا نہیں ہے

دمِ مرگ اے موت جلدی نہ کر تو
ابھی ہم نے حضرتؐ کو دیکھا نہیں ہے

درِ پاک احمدؐ سے ہوں دور اے دل
ہوئی دل کی پوری تمنّا نہیں ہے

نہ آیا نظر خواب میں روئے احمدؐ
مقدر رہی یاد نہ ہمارا نہیں ہے

ہُوا قُرب معراج میں تو صدا تھی
چلے آؤ کچھ تم سے پردا نہیں ہے

کسی طرح پہنچیں درِ مُصطفےٰ پر
یہ بے تاب دل اب سنبھلتا نہیں ہے

جو بیمار ہے چشم احمدؐ کا اے دل
وہ اچھا اگر ہو تو اچھا نہیں ہے

مجھے کوئے احمدؐ میں باغ ارم ہے
مرے سر میں جنت کا سودا نہیں ہے

ترا طالبِ دید یا مصطفےٰ ہوں
مرے دل کا ارماں نکلا نہیں ہے

محمدؐ ہی بخشائیں گے روزِ محشر
مجھے اور کوئی سہارا نہیں ہے

وہ بیٹھا ہے تو مر کے اُٹھے گا حضرت
سلیم اب تو روضے سے ہٹتا نہیں ہے

سیّد ابرار

دربار ایسا دوسرا دربار بھی نہیں
سرکار ایسی دوسری سرکار بھی نہیں

مجھ کو نصیب ہند میں دیدار بھی نہیں
مجھ کو بلاتے سیّد ابرارؐ بھی نہیں

کہتے ہیں یہ خُدا سے محمدؐ بروزِ حشر
اُمّت میں میری کوئی گنہ گار بھی نہیں

محشر میں سامنے ہیں وہ محبوبؐ کبریا
اب میرے دل میں خواہشِ دیدار بھی نہیں

جھاڑوں میں اپنی پلکوں سے روضۂ حضورؐ کا
مجھ سا تو کوئی غاشیہ بردار بھی نہیں

مجھ کو جنونِ عشق محمدؐ جو بھا گیا
باقی مرے لباس میں اک تار بھی نہیں

ہم جائیں گے کدھر تری دہلیز چھوڑ کر
تیرے سوا تو کوئی مددگار بھی نہیں

جیسے ہیں بل پڑے مری قسمت میں یا خدا
ایسے کسی کے گیسوئے خمدار بھی نہیں

کوثر کے جام مجھ کو ہی دیتے ہیں بار بار
کیا مجھ سا حشر میں کوئی میخوار بھی نہیں

جب سے جمالِ پاک کا شہرہ ہُوا بلند
یوسفؑ کا اب تو کوئی خریدار بھی نہیں

جو آب و تاب داغِ محبّت میں ہے سلیم
سچ تو یہ ہے وہ رونقِ گلزار بھی نہیں

مولا تری گلی میں

ارمان دل کے نکلے مولا تری گلی میں
تکلیف سہتے سہتے پہنچا تری گلی میں

میں دیکھتا ہوں ہردم کیا کیا تری گلی میں
جنت کا ہے تماشا مولا تری گلی میں

حوروں کے ہیں نظارے پریوں کے جمگھٹے ہیں
کیا اہلِ حسن کا ہے میلا تری گلی میں

دامن میں پھول لیکر آنکھوں میں اشک لیکر
دیوانہ تیرا آیا مولا تری گلی میں

آرام جان کو تو دل کو قرار آیا
ملجا تری گلی میں ماوا تری گلی میں

یہ میرا شوق دیکھا یہ میرا ذوق دیکھا
آنکھوں سے سر سے چل کر آیا تری گلی میں

سب خاص و عام آکر سیراب ہو رہے ہیں
عرفاں کا بہہ رہا ہے دریا تری گلی میں

تجھ سے نہ مانگی دنیا تجھ سے نہ مانگی عقبیٰ
میں موت چاہتا ہوں مولا تری گلی میں

ممکن نہیں کہ اس کا اظہار ہو زباں سے
دیکھا ہے جو نظر نے جلوا تری گلی میں

ہر زخم اس جگر کا ہر داغ میرے دل کا
خورشید کا کریگا دعوا تری گلی میں

حسرت تسلیم کی یہ خواہش تسلیم کی وہ
جینا تری گلی میں مرنا تری گلی میں

عقبیٰ تری گلی ہیں

دنیا و دیں ہیں دونوں شاہا تری گلی ہیں ۔ دنیا تری گلی ہیں عقبیٰ تری گلی ہیں

رحمت کا نور پھیلا ایسا تری گلی ہیں ۔ ہے عرش کا نمونہ گویا تری گلی ہیں

ہم آکے ہر قدم پر بے تاب ہو رہے ہیں ۔ کیونکر سنبھالیں دل کو شاہا تری گلی ہیں

حاصل طواف روضہ ہم کو ہے یا محمدؐ ۔ اپنے لئے ہے کعبہ گویا تری گلی ہیں

صلِّ علیٰ زبان پر آنکھوں میں خیرگی ہے ۔ رحمت کا نور دیکھا ایسا تری گلی ہیں

او کالی کملی والے آنکھوں میں تو کھبا ہے ۔ پڑھتا ہوں یا مزمل طٰہٰ تری گلی ہیں

مثلِ کلیمؑ دنیا دیدار کی ہے طالب ۔ ہے شمعِ طور روشن گویا تری گلی ہیں

ہر سمت سجدہ ہم کو کرنیکی آرزو ہے ۔ قبلہ تری گلی ہیں کعبا تری گلی ہیں

جن راستوں سے نکلا تو اے مہ رسالتؐ ۔ ہر سو عیاں ہے اب تک جلوا تری گلی ہیں

ہیں کیا کہوں جو آکر کوچے میں تیرے مولا ۔ جنت کا لطف ہیں نے دیکھا تری گلی ہیں

تیرا سلیم عاصی تیرا سلیم خاطی
ننگا را پیٹ سے وہ آیا تیری گلی ہیں

اِذنِ عام

یادِ خدا ہے لب پر محمدؐ کا نام ہے
اپنا یہی وظیفہ غرض صبح و شام ہے

سرشار رات دن ہیں یہی اپنا کام ہے
کوثر کی ہے شراب تو وحدت کا جام ہے

یادِ رُخِ نبیؐ ہے، کبھی یادِ زلف ہے
یہ صبح ہے ہماری یہی اپنی شام ہے

سب کو شرابِ عشقِ محمدؐ پلائیں گے
اس میکدے میں آئے ہر اک اذنِ عام ہے

سب سر جھکا کے آئیں زمیں چومتے ہوئے
روضے کا ہے یہ در، یہ ادب کا مقام ہے

میلاد کی یہ بزم ہے ہر دل ہے شادماں
ہر لب پہ ذکرِ حضرت خیر الانامؐ ہے

آکر شریک وہ بھی ہوئے بزمِ پاک میں
محفل میں جبرئیلؑ ہی کا انتظام ہے

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُسے سُن لو یا نبیؐ
قصہ تباہیوں کا مرا ناتمام ہے

محبوبِ کبریا کی جو پڑھتے ہیں نعت ہم
بیتاب آج بزم میں ہر خاص و عام ہے

منکر نکیر سے نہ کہا میں نے اور کچھ
میری زباں پہ حرفِ محمدؐ کا نام ہے

بخشائیے گا حشر کے دن اِس کے سب گناہ
یا مصطفیٰؐ سلیمؔ تمہارا غلام ہے۔

دم خم

محمد مصطفیٰ کا گھر خدا کا عرش اعظم ہے
فرشتوں کا سر لگے آستانِ پاک پر خم ہے

ہمارے خانۂ دل میں رسولِ پاک کا غم ہے
یہ حالت ہے کہ اب اک اک گھڑی ماہِ محرم ہے

بہت نازک ہوئی حالت مریضِ عشقِ احمد کی
بہت حیران اسکو دیکھ کر عیسیٰ مریم ہے

گنہ گارانِ امت کو بھلا کیا خوف محشر میں
کھلا ان کے لئے دروازہ جنت کا تو ہر دم ہے

بہت افضل بہت اعلیٰ شرف اللہ نے بخشا
محمد مصطفیٰ ہی سید اولاد آدم ہے

دمِ آخر یہ حسرت ہے خدایا جلد پوری ہو
دکھا دے شکل احمد کی ابھی آنکھوں میں کچھ دم ہے

شفیع المذنبین جب آپ ہی سردارِ عالم ہیں
نہ کھٹکا مجھ کو دوزخ کا نہ روزِ حشر کا غم ہے

ہزاروں مشکلیں آسان ہر دن ہوتی رہتی ہیں
کہ نامِ پاک احمد ہم کو گویا اسمِ اعظم ہے

ملایک آسماں سے باادب آتے ہی رہتے ہیں
مدینہ کی زمیں پر روضۂ شاہ دو عالم ہے

رُلا کر دیکھ لے کوئی گنہ گارانِ امت کو
اٹھائیگی ابھی طوفان وہ پانی چشم پرنم ہے

سلیم اب توشۂ راہِ عدم کی فکر بھی کیجئے
بھروسا زیست کا کیا ہے کوئی دم کا یہ دم خم ہے

صہبائے عشق

مدینے کی دلکش ہوا پیاری پیاری
مدینے کی رنگین فضا پیاری پیاری

سُنا روضۂ مصطفےٰ ہی پہ جا کر
ہماری یہ باتیں صبا پیاری پیاری

مرا حال نازک ہے عشقِ نبیؐ میں
مجھے آئے یارب قضا پیاری پیاری

کوئی دیکھے صورت کوئی دیکھے سیرت
حبیبِؐ خدا کی ادا پیاری پیاری

پئیں آج صہبائے عشقِ محمدؐ
سرِ میکدہ ہے گھٹا پیاری پیاری

مرے کام آ اب تو اے عشقِ احمدؐ
وہ اپنی تجلی دکھا پیاری پیاری

خُدا کی قسم بھا گئی ہے خُدا کو
تمہاری یہ دلکش ادا پیاری پیاری

تجلی یہ ہے داغِ عشقِ نبیؐ کی
مری قبر میں ہے ضیا پیاری پیاری

گنہ گارِ عشقِ محمدؐ ہوں یارب
مرے جُرم کی دے سزا پیاری پیاری

یقیں ہے کہ ہے خاکپائے محمدؐ
مرے زخمِ دل کی دوا پیاری پیاری

فرشتے بھی کہتے ہیں عرشِ بریں پر
سلیم آپ کی ہے ثنا پیاری پیاری

کوچۂ احمدؐ

جب ہمارے جسم میں آتی ہے رُوح
عشقِ احمدؐ میں مچل جاتی ہے رُوح

آؤ آؤ آخری لمحات ہیں
یا نبیؐ تن سے نکل جاتی ہے رُوح

شکوہ نہیں ہے شامِ غم مطلق مجھے
دردِ فرقت کا مزہ پاتی ہے رُوح

یاد کر کے اس جمالِ پاکؐ کو
ہر گھڑی بے تاب ہو جاتی ہے رُوح

صدمۂ ہجرِ رسولؐ اللہ میں
صُور کے مانند چلاتی ہے رُوح

جب ہمارے تن سے ہوتی ہے جُدا
خُلد میں رہ کر مزہ پاتی ہے رُوح

دیکھ کر دوزخ کے شعلے حشر میں
الاماں کہہ کہہ کے چلاتی ہے روح

آستاں پر سر خمیدہ کیوں نہ ہو
کوچۂ احمدؐ میں لے جاتی ہے روح

عشق کی سرکار سے ہے التماس
دردِ فرقت میں تڑپ جاتی ہے روح

توبہ توبہ کیوں شفیع المذنبینؐ
حشر کے دن میری گھبراتی ہے روح

بعدِ مردن مومنوں کی اے مسلم
گلشنِ فردوس میں جاتی ہے رُوح

تمام

فضلِ پروردگار

عشقِ احمدؐ میں خوار ہونا تھا　　دل کا دونا وقار ہونا تھا

تجھ کو شاہِ حجازؐ سے اے دل　　عشقِ لیلیٰ و نہار ہونا تھا

میری آنکھوں کو عشقِ احمدؐ میں　　رات دن اشک بار ہونا تھا

حشر میں اُمّتِ محمدؐ پر　　فضلِ پروردگار ہونا تھا

زلفِ احمدؐ جمالِ احمدؐ پر　　صدق دل سے نثار ہونا تھا

جو تصوّر ہے تیر کا مجھ کو　　وہ کلیجے کے پار ہونا تھا

ہم پہنچتے صبا مدینے میں　　دل کو یوں بیقرار ہونا تھا

جامِ کوثر کے رات دن ملتے　　مومنو! بادہ خوار ہونا تھا

ہر گریباں کو عشقِ مولا میں　　ایک دن تار تار ہونا تھا

یا نبیؐ آپ کی نگاہوں کا　　دل ہمارا شکار ہونا تھا

اے سلیم آپ کو محمدؐ سے
وہ محبت وہ پیار ہونا تھا

ذکرِ محمدؐ

لبِ خاموش پر رہتا ہے افسانہ محمدؐ کا
ازل کے دن سے میرا دل ہے دیوانہ محمدؐ کا

یہی ہے آرزو مدت سے اپنے قلبِ سوزاں کی
جلے شمعِ رسالت پر یہ پروانہ محمدؐ کا

خدا کے سامنے بھی حشر کے دن خوب رو رو کر
کوئی کہتا ہے چپکے چپکے افسانہ محمدؐ کا

ہُوا دامانِ محشر پُرزے پُرزے دیکھ کر اسکو
جو آیا عرصۂ محشر میں دیوانہ محمدؐ کا

پلائے جام پر جام آ کے حورانِ بہشتی نے
لبِ کوثر کھلا جس وقت میخانہ محمدؐ کا

رہیں گے حشر تک سرشار ایسا کیف حاصل ہے
ازل سے پی کے ہم آئے ہیں پیمانہ محمدؐ کا

اگر ذکرِ محمدؐ خندۂ گل سے نمایاں ہے
تو غنچوں کی زبان پر بھی ہے افسانہ محمدؐ کا

نکل کر خلد سے وہ پوچھتا ہے راہ طیبہ کی
نہ ٹھہرا گلشنِ جنت میں دیوانہ محمدؐ کا

مجھے کیا نیند آئے صبح تک یہ حال رہتا ہے
سناتا ہے مرا دل مجھ کو افسانہ محمدؐ کا

عجب انداز سے آیا ہے وہ میدانِ محشر میں
کبھی ہنستا کبھی روتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

بشر جو بھی یہاں آیا شرابی بن کے جاتا ہے
سلیم اپنا مکاں ہے یا ہے میخانہ محمدؐ کا

نبیٔ معظم ﷺ

حبیبِ خدا اے رسولِ مکرّم
سلامٌ علیک اے نبیٔ معظّم

محمد ﷺ کے سر پر نہ تھا تاجِ شاہی
مگر وہ ہوئے بادشاہِ دو عالم

سرِ حشر میں یا خدا جا رہا ہوں
زباں پر مری یا محمد ﷺ ہے پیہم

ہمارے محمد ﷺ کا وہ آستاں تھا
جھکائے تھے سر بادشاہانِ عالم

درِ مصطفٰے سے مجھے دور رکھا
مقدر ہے میرا میرے دل سے برہم

بسر ایک کمبل میں کرتے تھے حضرت ﷺ
شہنشاہِ بے تاج تھے شاہِ عالم ﷺ

حبیبِ خدا تھے رسولِ خدا تھے
نبیٔ معظم، رسولِ مکرّم

بہا کر مجھے اشک لیجائیں طیبہ
جو رونا ہے رو اس طرح چشمِ پرنم

خدائی کے رہبر وہ پیارے خدا کے
حبیبِ خدا تھے رسولِ دو عالم ﷺ

خدا سے قیامت میں ہم عاصیوں کی
شفاعت کریں گے نبی ﷺ مکرّم

سلیمؔ آپ کے در پہ ہے سر جھکائے
گدا آپ کے در کا شاہِ معظم

ختم میلاد النبیؐ

یہ ادب کی ہے جگہ ہے ذکر میلاد النبیؐ
اس لئے تعظیم کو محفل میں اب اٹھیں سبھی

سن کے وصفِ مصطفےٰ اس بزم میں پڑھئے درود
صدقِ دل سے فاتحہ پڑھئے پئے روحِ نبیؐ

رات بھر حوروں کا مجمع جلوہ گر تھا بزم میں
رات بھر میلاد کی گھر میں ہمارے دھوم تھی

عرش پر ہیں آج سب محفل نشینوں کے دماغ
آج گھر گھر جشن میلاد النبیؐ کی ہے خوشی

رات بھر صلِ علےٰ کا ذکر تھا محفل میں آج
مست و بیخود ہو کے نکلے سن کے اوصافِ نبیؐ

منعقد میلاد کی محفل کروں ہر سال میں
حسرتوں کی یا خدا کر دے مری کھیتی ہری

خلد میں حوریں ہیں خنداں اہلِ دنیا شاد ہیں
دونوں عالم میں ہوئی ہے عید میلاد النبیؐ

آج رونق کس قدر تھی محفلِ میلاد میں
کائناتِ بزم پر تھی روشنی چھائی ہوئی

بھیجئے نورِ خدا پر جان سے دل سے درود
ختم میلاد النبیؐ کی اب تو محفل ہو گئی

میرے دل پر داغِ عشقِ مصطفےٰ کو دیکھ کر
آسماں پر ہو گیا روپوش مہرِ خاوری

دم بدم نعرہ لگایا یا نبیؐ کا یہ سلیم
اللہ اللہ رنگ پر ہے جوشِ عشقِ احمدیؐ

کرب و بلا

ہے پریشاں حال اُمّت یا محمدؐ مصطفےٰ   آگئی سر پر مصیبت یا محمدؐ مصطفےٰ

اُمّتِ بیکس پہ ہو ہر وقت اپنی اک نگاہ   اور دو بالا ہووے عزّت یا محمدؐ مصطفےٰ

جستجو ہے میری آنکھوں کو تمہاری دید کی   میرے دل میں ہے محبت یا محمدؐ مصطفےٰ

قحط و طاعون و وبا کو نارِ دوزخ میں جلا   سُن لے اب فریادِ اُمّت یا محمدؐ مصطفےٰ

گھومتی ہے دربدر آفت میں ہے اُمّت تری   دے سکون و عیش و راحت یا محمدؐ مصطفےٰ

گلشنِ ایجاد میں کربِ بلا کا ہے نزول   میرے دل پر چھائی ہیبت یا محمدؐ مصطفےٰ

ڈوبنے کو ہے سفینہ قلزمِ آفات میں   ہو ادھر چشمِ عنایت یا محمدؐ مصطفےٰ

دُور کر فضل و عنایت سے وبا کو دہر سے   ہے یہی اُمّت کی حسرت یا محمدؐ مصطفےٰ

شامتِ اعمال کے آثار ہیں یہ الاماں   کیوں نہ ہو ہم کو خجالت یا محمدؐ مصطفےٰ

پھر ترے فضل و کرم سے ہم مسلمانوں کی ہو   ذرّے ذرّے پر حکومت یا محمدؐ مصطفےٰ

اک نگاہِ لطف ہو جائے اگر سوئے سلیم
بگڑی بن جائے گی قسمت یا محمدؐ مصطفےٰ

رحیما

خدامِ مصطفٰے ہیں تو رحم کن رحیما
محتاج و بے نوا ہیں تو رحم کن رحیما

ہر معصیت میں ہم نے برباد کی ہیں عمریں
ہم قابلِ سزا ہیں تو رحم کن رحیما

تو ہے رحیم سب کا تو ہے حکیم و دانا
بیمارِ لادوا ہیں تو رحم کن رحیما

ناچیز تیرے بندے، عاجز ہیں تیرے بندے
سب طالبِ دعا ہیں تو رحم کن رحیما

خوفِ وبا سے ہم سب سجدے میں عاجزی سے
مصروفِ التجا ہیں تو رحم کن رحیما

وقفِ فجور ہیں ہم رحمت سے دور ہیں ہم
عصیاں میں مُبتلا ہیں تو رحم کن رحیما

آفات سے نڈر کر ظلموں سے بے خطر کر
اب ظلم ناروا ہیں تو رحم کن رحیما

ہیں خستہ حال مسلم آشفتہ حال مُسلم
بیکس ہیں بے نوا ہیں تو رحم کن رحیما

مصروفِ بندگی ہیں سرکارِ احمدیؐ میں
مرہونِ مصطفٰے ہیں تو رحم کن رحیما

محشر میں غمگساری یارب ہو کچھ ہماری
مجرم ہیں بے نوا ہیں تو رحم کن رحیما

بندہ سلیمؔ تیرا یہ عرض کر رہا ہے
یہ موردِ بلا ہیں تو رحم کن رحیما

بنگاراپیٹ میں

تنویرِ حسنِ یار ہے بنگاراپیٹ میں — ہر ذرہ جلوہ بار ہے بنگاراپیٹ میں
میلاد کی بہار ہے بنگاراپیٹ میں — کیا شانِ کردگار ہے بنگاراپیٹ میں
وصفِ نبیؐ میں مست ہیں بلبل و نہار آج — نغمہ سرا ہزار ہے بنگاراپیٹ میں
آئی ہیں حوریں دیکھنے میلاد کا جلسہ — فردوس کی بہار ہے بنگاراپیٹ میں
نعرے لگا رہے ہیں محمدؐ کے نام کے — ہر سمت یہ پکار ہے بنگاراپیٹ میں
جنت کی ہیں فضائیں تو طیبہ کی ہے بہار — ہر کوچہ خوشگوار ہے بنگاراپیٹ میں
ہے چار سو سبیل محمدؐ کے نام کی — ہر ایک میگسار ہے بنگاراپیٹ میں
گھر گھر غریب پاتا ہے کھانا امیر سے — ہر ایک کرم شعار ہے بنگاراپیٹ میں
جشنِ نبیؐ کی دھوم ہے ہر اک گلی میں آج — سرگرمِ کاروبار ہے بنگاراپیٹ میں
ہیں بارھویں کے روز مسلمان شاد شاد — یہ جلسہ کامگار ہے بنگاراپیٹ میں

یارب شرابِ خلد عطا ہو سلیم کو
اک مست بادہ خوار ہے بنگاراپیٹ میں

سلام بہ درگاہِ حبیبؐ خُدا

قسم ہے تجھ کو محمدؐ کی ساری اُمّت کی   قسم ہے تجھ کو صبا گلستانِ جنّت کی
قسم ہے تجھ کو مری سوزشِ محبّت کی   قسم ہے تجھ کو مرے دل کے جوشِ حسرت کی

سلیمؔ مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسولِ خُدا سے پیام کہہ دینا

پڑا جو دل پہ جُدائی کا زخم کاری ہے   غمِ فراق میں ہر وقت آہ و زاری ہے
جگر کا خُون اب اشکوں کے ساتھ جاری ہے   تڑپ رہا ہوں وہ فرقت میں بیقراری ہے

سلیمؔ مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسولؐ خدا سے پیام کہہ دینا

شتاب جا کے مدینے کو اے نسیمِ سحر   ادب سے روضۂ والا کے گرد پھر پھر کر
سرِ نیاز جُھکا آستانِ حضرتؐ پر   سُنانا تو انہیں سب حالتِ دلِ مضطر

سلیمؔ مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسُولِ خُدا سے پیام کہہ دینا

درود پڑھ کے وہاں حسرت طلب کے ساتھ — مرا سلام بھی کہنا سلام رب کے ساتھ
جو عاشقوں کا ہو مجمع وہاں تو سب کے ساتھ — درِ حبیبِ خدا پر ذرا ادب کے ساتھ

سلیم مست کا جا کر سلام کہدینا
صبا رسول خدا سے پیام کہدینا

الم بہت ہے طبیعت بہت ہے گھبرائی — جو دل پہ سوزش فرقت نے آگ برسائی
تو آرزوئے مدینہ یہ رنگ اب لائی — غم فراق میں کچھ نیند بھی نہیں آئی

سلیم مست کا جا کر سلام کہدینا
صبا رسولِ خدا سے پیام کہدینا

مدینے آنے کا اب ہے خیال کہدینا — فراق کا بھی ہے صدمہ کمال کہدینا
گزر رہا ہے جو دل پر ملال کہدینا — جھکا کے سر درِ اقدس پہ حال کہدینا

سلیم مست کا جا کر سلام کہدینا
صبا رسول خدا سے پیام کہدینا

اب اضطراب محبت سے کام لیتا ہے — قرار صبح کو اب وہ نہ شام لیتا ہے
جگر سنبھال کے دلکو بھی تھام لیتا ہے — رسول پاک تمہارا ہی نام لیتا ہے

سلیم مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسولؐ خدا سے پیام کہہ دینا

دیارِ ہند سے باب السلام پر جا کر — پکار روضۂ اقدس پہ تو قسم کھا کر
دکھائیں گے تجھے دیدار مصطفیٰ آ کر — جو ہو سکے تو یہ کہنا مراد دل پا کر

سلیم مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسولؐ خدا سے پیام کہہ دینا

ملال و رنج و الم بے شمار ہے اس کا — کہ جاں گداز غمِ انتظار ہے اس کا
تمہاری یاد میں دل بے قرار ہے اس کا — دیارِ ہند میں اب حال زار ہے اس کا

سلیم مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسولؐ خدا سے پیام کہہ دینا

دکھا دے شانِ کریمی دکھا دے خلق عظیم — خدا کے واسطے کر رحم اس پہ تو ہے رحیم
کہاں تک اب وہ کرے صبر اے رسولِ کریمؐ — تڑپ رہا ہے ترے ہجر میں غریب سلیم

سلیم مست کا جا کر سلام کہہ دینا
صبا رسول خدا سے پیام کہہ دینا

سیّد مکّی مدنی

جان و دل تجھ پہ ہوں قربان مرے پاک نبیؐ ــــ سارے عالم پہ عیاں ہے تری عالی نسبی
ذی حشم ہاشمی و خیر بشر مطلبی، ــــ مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دیکھ لے جاتے ہوئے جانبِ عرش اعظم ــــ آگے آگے تھا نقابت کے لئے جاہ و حشم
دیکھا قدسی نے تو اکبار کہا چھو کے قدم ــــ من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

مختلف نبیوں کی شہرت تھی خدا کو منظور ــــ مختلف وقت میں ہوتا رہا اک اک مامور
اسکو انجیل، اُسے توریت ملا، اسکو زبور ــــ ذاتِ پاک تو کہ در ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بہ زبانِ عربی

جرم و عصیاں سے جو ہوتا ہوں میں نادم پیہم ــــ سوچتا رہتا ہوں یہ بات میں دل میں نادم
شان اس کی ہے بہت اور مری اوقات ہے کم ــــ نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

کبھی بے چین ہے دل تو کبھی جلتا ہے جگر — آپکی یاد میں رہتا ہوں میں ہر دم مضطر
دیکھ لے دیکھ لے چپکے سے بس اک بار ادھر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نگر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ذات نے تیری دکھائی ہے ہمیں راہِ نجات — ہونگے پیاسوں پہ سرِ حشر ترے احسانات
گر کے قدموں پہ کہیں گے لبِ کوثر یہی بات — ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زحدی گزرد تشنہ لبی

تیری ہر شان میں ہے شانِ خدا کا انداز — درگہ پاک خدا میں ہے جو تیرا اعزاز
سب کے سب دل میں چھپائے ہیں ترے عشق کا راز — بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و روسی و ہندی یمنی و حلبی

میرے مالک مرے آقا مرے سردار نبیؐ — جز ترے اور سہارا نہیں محشر میں کوئی
در پہ حاضر ہے سلیم آج پئے داد رسی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

میرا سلام لے جا

اے عازم مدینہ اخلاص کا خزینہ اپنا جہاز نکلا جدے ہیں جا کے ٹھہرا
الفت سے بھر کے سینہ جس دم چلے سفینہ آیا مقام حوا جانا وہاں سے کعبہ

میرا سلام لے جا میرا سلام لے جا
میرا سلام لے جا میرا سلام لے جا

ایماں کا کر بیاں اب قرآں ہو بر زباں اب آئیں نظر منارے لبیک تو پکارے
نکلے گا کارواں اب خالق نگہباں اب ہیں ذرے ماہ پارے قدرت کے کر نظارے

میرا سلام لے جا میرا سلام لے جا
میرا سلام لے جا میرا سلام لے جا

رحمت نے دی بشارت کعبہ کی کر زیارت مکہ کی پاک بستی رحمت ہے واں برستی
بلوا رہے ہیں حضرت سب کی کہاں قیمت ہوتی ہے حق پرستی اس جا مٹا دے ہستی

میرا سلام لے جا میرا سلام لے جا
میرا سلام لے جا میرا سلام لے جا

صبح حرم کا منظر آنکھوں میں اپنی بھر کر
میرا سلام لے جا

بام حرم کے اوپر ہیں جھومتے کبوتر
میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا
کنکر اُٹھا کے یارو شیطاں کے منہ پہ مارو

میرا پیام لے جا
اللہ کے ہو پیارو اس جا سے پھر سدھارو

غافل نہ رہ تو جا کر ارکانِ حج ادا کر
میرا سلام لے جا

مِنا میں بھی رہا کر ہر وقت التجا کر
میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا
قُربان گہ پہ جا کر دُنبہ کے نو گلے پر

میرا پیام لے جا
آہستہ پھیر خنجر ہاتھوں سے اپنے دم کر

طوفِ حرم بڑھانا زمزم کا جام لانا
میرا سلام لے جا

طوفِ حرم بڑھانا مروہ صفا پہ جانا
میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا
خمخانۂ خدا پر دل کو بنا لے ساغر

میرا پیام لے جا
تجھ کو ملیگی کوثر ہو جا تو مست پی کر

نورِ خدا کا منظر عرفات کی زمین پر
میرا سلام لے جا

ہر دم ہے جلوہ پرور حاجی بنے گا بہتر
میرا پیام لے جا

بیرِ علیؓ پہ جانا دیکھو وہ آستانہ میرا سلام لے جا
سجدے میں سر گرانا پڑھ لے وہاں دوگانہ میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا جوشِ ولا میں بہنا آپے میں خود نہ رہنا
میرا پیام لے جا اُمت کا حال کہنا دن رات غم کا سہنا

اس جا ادب سے چلنا گر گر کے پھر سنبھلنا میرا سلام لے جا
تقریب پر مچلنا جالی سے آنکھیں ملنا میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا روضے کے گرد پھر کر پھر رکھ کے سر زمیں پر
میرا پیام لے جا باشوق و دیدۂ تر رکھ دینا قلبِ مضطر

بزمِ نبیؐ میں جا کر چوکھٹ پہ سر جھکا کر میرا سلام لے جا
جوشِ ولا دکھا کر میرے لئے دعا کر میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا ارمانِ قلبِ مضطر کہہ کہہ کے ان سے رو کر
میرا پیام لے جا حالِ سلیمؔ بے پر کر دینا افشا ان پر

وہ ہے مقامِ رحمت اللہ کی ہے قُربت میرا سلام لے جا
ہم مسلموں کی حالت کہہ دینا سب بھی بروقت میرا پیام لے جا

میرا سلام پہنچا

حرمین جانے والے مقصد کو پانے والے   روضہ پہ شہ کے جانا فریادِ دل سُنانا
اپنی بنانے والے حسرت بڑھانے والے   آنسو ذرا بہانا قسمت کو آزمانا

میرا سلام پہنچا   میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا   میرا پیام پہنچا

جب دم کی ہو زیارت آئے نظر وہ جنت   ہر روز حاضری دے کچھ نذرِ بندگی دے
لازم ہے بہرِ خدمت ہر ہر قدم عبادت   آواز یا نبیؐ دے پیغام خُوش دلی دے

میرا سلام پہنچا   میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا   میرا پیام پہنچا

ام السلم کا منظر ہے کتنا روح پرور   ہر وقت آہ و زاری میری بھی بے قراری
ہر قافلہ وہاں پر جاتا ہے کچھ ٹھہر کر   حضرت سے کہنا ساری خدمت ہو یہ تمہاری

میرا سلام پہنچا   میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا   میرا پیام پہنچا

33 تادم

جس وقت ہو حضوری کہہ دو مری دوری — میرا سلام پہنچا
دکھلانا پوری پوری میری بھی ناصبوری — میرا پیام پہنچا
میرا سلام پہنچا — روضے پہ مصطفےٰ کے فرقِ ادب جھکا کے
میرا پیام پہنچا — آنسو ذرا بہا کے پھر بعد ہر دعا کے
نوری ہے آستانہ سر کو قدم بنانا — میرا سلام پہنچا
وہ ہیں شہِ زمانہ میرا بھی غم سنانا — میرا پیام پہنچا
میرا سلام پہنچا — آنکھوں سے ملنا اچھا رنگیں غلافِ کعبہ
میرا پیام پہنچا — اسود کو دے کے بوسا سرشار و مست ہو جا
اکثر درود پڑھ لے پیہم سلام کہہ دے — میرا سلام پہنچا
گنبد پہ جا کے رو دے داغِ گنہ کو دھو لے — میرا پیام پہنچا
میرا سلام پہنچا — کہنا یہ مصطفےٰ سے سرکارِ دو سرا سے
میرا پیام پہنچا — محبوبِ کبریا سے اب دیجیے دلا سے
پابندِ شرع و قرآن گنجینہ دارِ ایماں — میرا سلام پہنچا
پھر ہو ہر اک مسلماں دل کا یہی ہے ارماں — میرا پیام پہنچا

ہر مسلم حزیں کا ہو اوج پر نصیبا
آقا سے تو یہ کہنا پھر مرتبہ ہو اونچا
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

اسلام کے علم کو کر دو بلند کر دو
بھولو نہ اس کو بھولو پوری یہ آرزو ہو
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

طوفانِ غم اٹھا ہے ہر روز غم نیا ہے
دل محوِ صد بلا ہے تجھ سے یہ التجا ہے
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

کوئی نہیں ہمارا کوئی نہیں تمہارا
کہنا تو یہ خدا را آفت میں ہے بچارا
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

حاصل ہو تجھ کو قربت ہر روز کر زیارت
آنسو بہا کے ہر وقت کہہ دینا حالِ امّت
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

تقریب الوداعی کس شان سے منائی
ہم سے ہوئی جدائی جا شوق سے تو بھائی
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

احمد کے آستانے پر پہلے درود پڑھ کر
کہنا کہ بندہ پرور حالِ سلیم ابتر
میرا سلام پہنچا
میرا پیام پہنچا

نائبِ مصطفیٰ

نائبِ مصطفیٰ شہِ جیلاں رض — مرحبا مرحبا شہِ جیلاں رض
اپنا جلوہ دِکھا شہِ جیلاں رض — ہم کو شیدا بنا شہِ جیلاں رض
دل میں لے کر ہیں کچھ تمنّائیں — در پہ حاضر ہُوا شہِ جیلاں رض
تیرے روضہ پہ کیا نظر آیا — جلوۂ کبریا شہِ جیلاں رض
اہلِ دل کے دلوں میں پنہاں ہے — معرفت کی ضیا شہِ جیلاں رض
ہیں وہ نورِ نظر محمدؐ کے — لُطفِ ربُّ العُلا شہِ جیلاں رض
ہم غریبوں کی کھیتیاں ہوں ہری — کیجئے کچھ دُعا شہِ جیلاں رض
میرے قلبِ سیہ کو روشن کر — کچھ کرامت دکھا شہِ جیلاں رض
اہلِ دل اب کہاں ہیں آپ سے ہیں — حال کیا قال کیا شہِ جیلاں رض
چاند سُورج میں جو نمایاں ہے — حُسن وہ آپ کا شہِ جیلاں رض

آ رہا ہے سلیمؔ روضہ پر
نعت پڑھتا ہُوا شہِ جیلاں رض

غوث الثقلین رض

بندۂ ایزدِ غفار ہیں غوث الثقلین رض
خادمِ احمدؐ مختار ہیں غوث الثقلین رض

اہلِ دل بھی سرِ دربار ہیں غوث الثقلین رض
جامِ عرفان کے طلبگار ہیں غوث الثقلین رض

ہم کو محبوب ہیں محبوبؐ خدا کے محبوب رض
اولیاء کے وہی سردار ہیں غوث الثقلین رض

دین شکست ایسی کہ پھر سر نہ اُٹھے دنیا میں
بر سرِ ظلم یہ کفار ہیں غوث الثقلین رض

تم شہنشاہِ دو عالم کے گھرانے والے
تم غریبوں کے مددگار ہیں غوث الثقلین

گوشۂ دل میں مرے جلوۂ عرفان بن کر
آپ کے حسن کے انوار ہیں غوث الثقلین

انقلاباتِ زمانہ کی ہوا ایسی توبہ
اہلِ دل کے لئے تلوار ہیں غوث الثقلین

کھول سکتے نہیں لب تک بھی تمہارے پیرو
ہر مصیبت میں گرفتار ہیں غوث الثقلین

جلوہ دکھلا دو ہمیں خواب میں آکر اب تو
کب سے ہم طالبِ دیدار ہیں غوث الثقلین

درِ کعبہ کی قسم ہے شبِ اسریٰ کی قسم
جاں نثارِ دشتۂ ابرار ہیں غوث الثقلین

حالِ دل ان کو کہیں یا نہ کہیں اب اے سلیم
خوب حالت سے خبردار ہیں غوث الثقلین رض

گلستانِ بغداد

تمہارا بڑا مرتبہ غوث رضؓ اعظم رضؓ
حبیب حبیبِؐ خدا غوثِ اعظم رضؓ

لگا ہوں ہیں میری سما غوثِ اعظم رضؓ
وہ نورانی صورت دکھا غوثِ اعظم رضؓ

ہیں ہندی ہوں آ کر مروں تیرے در پر
یہی ہے مرا مدعا، غوث اعظم رضؓ

نہیں خوف ہم کو قیامت کے دن کا
ہمیں ہے ترا آسرا، غوثِ اعظم رضؓ

جو آیا وہ بھر لے گیا اپنی جھولی
رہے تیرا لطف و عطا غوثِ اعظم رضؓ

وہ مولیٰ علی رضؓ کے گلستاں کے گل ہیں
محمدؐ کے گھر کی ضیا غوث اعظم رضؓ

گھرے ہیں مصیبت میں ایمان والے
اِدھر بھی نوازش ذرا غوثِ اعظم رضؓ

وہ صہبائے عرفاں کے آئے طلبگار
بڑی تشنگی ہے پلا غوثِ اعظم رضؓ

ترے در پہ جینا ترے در پہ مرنا
یہی ہے مری التجا غوث اعظم رضؓ

گلستانِ بغداد سے لے کے آئی
نوید مسرت صبا غوث اعظم رضؓ

وہ کیا لے کے منہ سامنے آئے گا اب
سلیم حزیں آپ کا غوثِ اعظم رضؓ

چراغ معرفت

دکھا یارب وہ میخانہ جناب غوث اعظمؓ کا
پلادے ہم کو پیمانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

چراغ معرفت کی روشنی پر جان دیتا ہے
کہ جل جاتا ہے پروانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

ریاضِ خلد کا ثانی بنا ہر ذرّہ بغداد
کہ دیکھیں جشن شاہانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

خیالِ غیر کا دل میں ٹھکانہ غیر ممکن ہے
ہمارا دل ہے کاشانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

محمد مصطفےٰ اصلِ علےٰ کے آپ دلبر ہیں
ہمارا دل ہے دیوانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

مبارک میکشوں کو گیارہویں تاریخ آ پہنچی
کھلا ہے باب میخانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

تمنّا آرزو حسرت ہماری رنگ لائیگی
جو ہم دیکھیں گے کاشانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

شرابِ معرفت کے ہم بھی دلدادہ ہیں اے ساقی
ادھر بھی ایک پیمانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

میں کہتا ہوں زمانہ سن رہا ہے غور سے باتیں
مرے لب پہ ہے افسانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

حسابِ حشر سے پہلے پہنچ جائیگا جنت میں
ملے گا جس کو پروانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

سلیمؔ اس کی بڑی توقیر ہوگی سارے عالم میں
جو پا جائے گا پیمانہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

اہلِ آرزو

دل میں ہے احترام مرے غوثِ پاکؓ کا
آیا ہے لب پہ نام مرے غوثِ پاکؓ کا

لاکھوں کو درس دیتے ہیں صدق و وفا کا یہ
ہے لاجواب کام مرے غوثِ پاکؓ کا

تا عمر پھر نہ لگتی اُسے تشنگی کبھی
پاتا کوئی جو جام مرے غوثِ پاکؓ کا

سودا رہے انہیں کا مرے سر میں رات دن
دل میں رہے مقام مرے غوثِ پاکؓ کا

خالی کبھی پھرا نہ کوئی اہلِ آرزو
احسان سب پہ عام مرے غوثِ پاکؓ کا

دُنیا میں اس کا اور بھی بڑھ جائیگا شرف
کوئی رہے غلام مرے غوثِ پاکؓ کا

رحمت خُدا کی ہوتی ہے نازل ہر اک گھڑی
بغداد ہے مقام مرے غوثِ پاکؓ کا

جس سمت دیکھتا ہوں میں حق بیں نگاہ سے
جلوہ ہے صبح و شام مرے غوثِ پاکؓ کا

لبیک کہہ کے بڑھتی ہے خود رحمتِ خُدا
لیتا ہے جو بھی نام مرے غوثِ پاکؓ کا

حل نکتے ہو گئے ہیں ہزاروں اک آن میں
مشکل کشا ہے نام مرے غوثِ پاکؓ کا

کوئی نہ کوئی بات ہے ہر بات میں سلیم
جادو بھرا کلام مرے غوثِ پاکؓ کا

فاتحہ خوانی

تمہاری ذات لاثانی محی الدین جیلانی
ملک کرتے ہیں آ آکر تمہارے در کی دربانی

دکھا دو خواب میں ہم کو وہ اپنی شکلِ نورانی
محمدؐ مصطفےٰ اصلِ علیؑ کے آپ ہیں جانی

حضوری کی اگر دولت ہو حاصل مجھ کو خلوت میں
مجھے سمجھائیں گے اک اک کرکے رازِ یزدانی

کہاں بغداد کا روضہ کہاں یہ آپ کا بندہ
کہاں لے کر مجھے آئی ہے میری آج حیرانی

ہمیشہ چاند سورج کی شعاعیں ہوتی ہیں قربان
تمہارے روضہ پہ ہوتی ہے جلوؤں کی فراوانی

شہِ جیلاںؓ ذرا درکار ہے چشمِ عطا ہم کو
بہت تکلیف دہ ہے ہم غریبوں کی پریشانی

مہک جاتی ہے ہر محفل گلِ جنت کی نکہت سے
تمہارے نام کی ہوتی ہے گھر گھر فاتحہ خوانی

ہمارے دین کی عزت تمہارے ہاتھ ہے شاہا
مٹانے پر ہیں آمادہ یہودی اور نصرانی

دعائیں ہیں یہی دن رات میری ربِ عالم سے
میسر ہو طوافِ روضۂ محبوبِ سبحانی

زمیں سے آسماں تک کی کروں میں سیر اک پل میں
مرے بغداد کے ساقی پلا دے جامِ عرفانی

جدائی میں تمہاری صبر ہرگز آ نہیں سکتا
تسلیم زار کی آنکھوں سے جاری ہو گیا پانی

فارم 34

قبۂ نور

غوثِ پاکؓ آپکی جب مجھ پہ نظر ہوتی ہے
مرے ارمانوں کی دُنیا میں سحر ہوتی ہے

پُوچھنا چاہتا ہوں میں تجھ سے کہ بغداد آکر
کیا غریبوں پہ کبھی تیری نظر ہوتی ہے

مست پھرتے نظر آتے ہیں تری گلیوں میں
یوں ہی دیوانوں کی ہر روز بسر ہوتی ہے

دیکھ کر صلِّ علےٰ منہ سے نکل جاتا ہے
کس کی صُورت پہ مرے پیش نظر ہوتی ہے

جھولیاں لائے ہیں بھر دو یہ تمہارے سائل
آپ کے در پہ غریبوں کی بسر ہوتی ہے

روضۂ پاک پہ یا غوثِ تمہارے دن رات
دم بدم بارشِ انوار کی خبر ہوتی ہے

پیارے خالق کے جو ہیں انکو یہ حاصل ہے شرف
بے بتلائے انہیں دنیا کی خبر ہوتی ہے

چشمِ مشتاق کو ہو جاتی ہے حاصل معراج
قبۂ نور پہ جب میری نظر ہوتی ہے

آنکھ کی راہ سے تم دل میں اُتر جاؤ مرے
حسُن والوں کی یہی راہ گزر ہوتی ہے

ہائے کیا خُلد کے منظر کا سماں بندھتا ہے
جلوۂ حسُن پہ قربان نظر ہوتی ہے

وہ بھی کیا وقتِ طرب ہوتا ہے اللہ رے سلیم
جب دُعا بھول کے ممنونِ اثر ہوتی ہے

ولیٔ معظمؓ

سلامٌ علیک اے ولی معظم ... زمانے کے سرتاج سردارِ عالمؓ
سلامٌ علیک اے حبیبِ الٰہیؓ ... کہ ہو قطبِ ربانی و غوثؓ اعظمؓ
سلامٌ علیک اے حسینیؓ و حسنیؓ ... نشانِ بتولؓ و علیؓ مکرم
جگر گوشۂ مصطفےٰ ابن حیدرؓ ... دو عالم کے سرتاج ممدوحِ عالم
ولیوں کے سردار اے شاہِ جیلاں ... مراتب ہیں بے مثل نورِ مجسّم
نگاہِ ترحّم ہو کل بیکسوں پر ... غریبوں کے حامی فقیروں کے ہمدم
کیا دین کو تم نے نانا کے زندہ ... ملا غوثؓ تم کو خطابِ معظم
ہمیں نورِ عرفاں سے پُر نور کر دو ... تمہارا ہے جلوہ ضیا بخش عالم
کیا تم باذنی سے مُردوں کو زندہ ... مسیحائے دوراں حکیمِ مجسّم
علاجِ دلِ دردمنداں تمہیں ہو ... تمہیں ہو دوائے مریضانِ ہمدم

سلیم گنہگار کی عرض یہ ہے
رہے چشمِ الطاف احقر پہ دائم

جامِ معرفت

رُخِ زیبا دکھا مجھ کو خدایا غوثِ اعظمؓ کا
غلامِ مصطفےٰ ہوں اور شیدا غوثِ اعظمؓ کا

زمین و آسماں لرزے ہوا ہنگامہ اک برپا
جو سچے دل سے اک نعرہ لگایا غوثِ اعظمؓ کا

شبِ فرقت مرے رؤیا میں جب تشریف لاتے ہیں
مری آنکھوں میں کھنچ جاتا ہے نقشا غوثِ اعظمؓ کا

تمنا ہے یہی دل سے کہ نکلے جلد یہ ارماں
مزارِ پاک دیکھوں میں خدایا غوثِ اعظمؓ کا

نسیمِ خلد آ کر ہم کو تو بغداد پہنچا دے
سمایا ہے ہمارے سر میں سودا غوثِ اعظمؓ کا

بصیرت اور بصارت میں ترقی اور بھی ہوگی
کہ نامِ پاک آنکھوں سے لگایا غوثِ اعظم کا

ہماری کشتیٔ اُمید لگ جائیگی ساحل سے
ذرا ہو جائے گر کوئی اشارا غوثِ اعظم کا

فرشتوں سے فرشتے کہہ رہے ہیں آج جنت میں
ذرا دیکھیں چلو ہم بھی نظارا غوثِ اعظم کا

حبیبِ مصطفےٰ بھی ہیں ولی اولیا بھی ہیں
غریبوں کو ملا پیہم سہارا غوثِ اعظم کا

زیارت کا جو دل میں شوق ہے ہر دم ستاتا ہے
چلو بغداد میں ہوتا ہے میلا غوثِ اعظم کا

سلیم اسرار کی باتیں بیان کرتا ہے محفل میں
پیا ہے اس نے جامِ معرفت کیا غوثِ اعظمؓ کا

محی الدّین جیلانیؒ

تمہیں زیبا ہے سلطانی محی الدین جیلانیؒ
کہ ہو محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی

فدائے کبریا تم ہو حبیبِ مصطفےٰؐ تم ہو
محی الدّین جیلانیؒ محی الدین جیلانی

نہیں کونین میں ثانی تمہارا قطبِ ربّانی
کہ ہو بے مثل و لاثانی محی الدین جیلانی

میسّر ہو تو یہ سمجھوں کہ میں نے سلطنت پائی
تمہارے در کی دربانی محی الدین جیلانی

تمہیں سے معرفت کی بزم روشن ہے زمانے میں
تمہیں ہو نورِ ایمانی محی الدین جیلانی

کرامت دیکھ کر کیا کیا شجاعت دیکھ کر کیا کیا
گرے قدموں پہ نصرانی محی الدین جیلانی

کھلاتے تھے غریبوں کو یتیموں کو فقیروں کو
سخاوت میں تھے لاثانی محی الدین جیلانی

گناہوں سے نہایت مُنفعل ہوں بزمِ محشر میں
نہ ہو مجھ کو پشیمانی محی الدین جیلانی

رہے ہر دم غریبوں پر رہے ہر دم یتیموں پر
نگاہِ لُطفِ رحمانی محی الدین جیلانی

سرِ بالیں جو آجاؤ تو مشکل میری آسان ہو
یہ ہے وقتِ نگہبانی محی الدین جیلانی

تمہاری دید کا طالب سلیمؔ بے نوا آیا
دکھا دو شکلِ نورانی، محی الدین جیلانی

غوثِ اعظم رض

بہت دل ہے مضطر مرا غوثِ اعظم رض — بلا لو مجھے در پہ یا غوثِ اعظم رض

جو تم پر ہوئی ختم یا غوثِ اعظم رض — ولایت کی تھی انتہا غوثِ اعظم رض

تسلی ہوئی میرے بیتاب دل کو — ترا نام جس دم لیا غوثِ اعظم رض

ترے در پہ آکر جو کی جبہہ سائی — مرا رنج و غم سب مٹا غوثِ اعظم رض

حقیقت تو یہ ہے کسی نے نہ پایا — جو تجھ کو ملا مرتبا غوثِ اعظم رض

گذرتی ہے جو دل پہ جورِ فلک سے — کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم رض

کہیں اور میرا نہیں ہے ٹھکانا — ملا ہے یہ درِ آپ کا غوثِ اعظم رض

ترے در کی جانب یہ بیتاب دل بھی — مجھے کھینچ کر لے چلا غوثِ اعظم رض

یہاں آسماں کیا مٹائیگا مجھ کو — ترا در مجھے مل گیا غوثِ اعظم رض

لحد میں بھی روزِ قیامت بھی بیشک — سہارا ہے مجھ کو ترا غوثِ اعظم رض

تسلیم پریشان پہ چشمِ عنایت
یہ ہے تیرے در کا گدا غوثِ اعظم رض

شہِ جیلاںؓ

ازل سے ہے مرے دلمیں محبت غوثِ اعظمؓ کی
بھرا کرتی ہے آنکھوں میں وہ صورت غوثِ اعظمؓ کی

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
خدا پر خوب روشن ہے حقیقت غوثِ اعظمؓ کی

شفیع المذنبین کے سامنے لے جائینگے ہم کو
یہ ہم پر حشر میں ہوگی عنایت غوثِ اعظمؓ کی

مرے دلمیں محبت ہے مرے دلمیں عقیدت ہے
مجھے حد سے سوا الفت ہے حضرت غوثِ اعظمؓ کی

جنھوں نے خاک اس کوچے کی چھانی انسے یہ پوچھو
کہ ہے آسان یا مشکل طریقت غوثِ اعظمؓ کی

ستارا خواب میں چمکے نہ کیونکر میری قسمت کا
اگر ہو جائے جیتے جی زیارت غوثِ اعظمؓ کی

نہ کرنا زندگی تک دور تو انکو مرے دل سے
محمدؐ کی علیؓ کی اور الفت غوثِ اعظمؓ کی

خدا کا فضل ہے ہم پر دکھائی خواب میں صورت
شہِ جیلاں محی الدین حضرت غوثِ اعظمؓ کی

خدا کو لاکھ ڈھونڈیں ہم خدا مل ہی نہیں سکتا
نہ ہو جبتک ہمارے دلمیں الفت غوثِ اعظمؓ کی

میں ہوں بیخود نہیں معلوم یہ اسرار کی باتیں
نگاہِ شوق کیا جانے حقیقت غوثِ اعظمؓ کی

سلیم بے نوا کی دو تمنائیں یہ ہیں یارب
دکھادے تو مدینہ اور تربت غوثِ اعظمؓ کی

بادشاہِ اولیاء

سن غریبوں کی صدا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ
ٹال دے سر سے بلا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

مہربان ہم پر خدا ہو اور ہیضہ دفع ہو
رحم کر بہر خدا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

ہاں علیؓ کے واسطے بنتِ نبیؐ کے واسطے
ہر مصیبت سے بچا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

رات دن صبح و مسا میری زبان پر ذکر ہے
یا محمدؐ مصطفےٰ یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

روشنی ہے میری آنکھوں میں تمہارے حسن کی
ہیں مرے دل کی ضیا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

مشکلیں آساں ہوں تیرے مریدوں کی تمام
بادشاہِ اولیاء یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

صفحۂ ہستی سے طاعون و وبا کو جلد تر
اپنی ٹھوکر سے مٹا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

بارشِ لطف و کرم ہو میری کھیتی پر سدا
ہو تری مجھ پر دیا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

المدد اے مرشدِ کامل مرے غوثؓ الوریٰ
المدد مشکل کشا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

اے ضیائے چشمِ حیدرؓ نورِ عین فاطمہ رضؓ
ہے سہارا آپ کا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

بارگاہِ خاص میں اب ملتجی ہے رات دن
یہ سلیم خوشنوا یا غوثِ اعظم دستگیر رضؓ

صندل

سر پہ لاتے ہیں ملک غوث ورا رضؓ کا صندل
واہ کس شان سے اب عرش سے اُترا صندل

روضۂ حضرت محبُوب خدا کا خادم
نذر کو لایا ہے اب خون جگر کا صندل

یہ وہ صندل ہے کہ ہے خیر و سعادت جس میں
کیوں نہ محبوب ہو محبوب خدا کا صندل

اس کے ہر ذرے میں سو مہر حقیقت پنہاں
چشمِ حق بیں کیلئے عرش کا تارا صندل

اسکی خُوشبو سے زمیں اور فلک مہکے ہیں
گلِ فردوس سے حوروں نے بنایا صندل

آج نکلا ہے بڑی شان بڑی شوکت سے
میرے ہادی کا مرے راہنما کا صندل

طبق نور میں لاتے ہیں ملائک بھر کر
غوثِ اعظم شہ بغداد کا پیارا صندل

کس عقیدت سے محبت سے چڑھایا جاکر
للہ الحمد کہ پھولوں کا نرالا صندل

کیوں معطر نہ ہو ہر ایک گلی خوشبو سے
ہے گل باغ ولایت کا نرالا صندل

اٹھیں تعظیم کو جتنے ہیں عقیدت والے
دھوم سے لاتے ہیں اب غوث ورا کا صندل

فی الحقیقت تو یہی مخزن برکت ہے سلیم
مومنوں کیلئے ہے نعمتِ عظمیٰ صندل

مُخمّس

فخرِ انساں مددے، نازشِ ایماں مددے
جلوہ فرمائے سرِ محفلِ امکاں مددے
باعثِ خوبئ تقدیرِ مسلماں مددے
ظلِّ احمدؐ مددے رحمتِ یزداں مددے
غوثِ الاعظمؓ بہ من بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

شبِ معراج ملائک کو ہوئے تھے سکتے
حاملِ عرش بریں دیکھتے تھے حیرت سے
اللہ اللہ یہ تیری شان یہ تیرے رتبے
قدمِ پاکِ رسولِ مدنی دوش پہ تھے
غوثِ الاعظمؓ بہ من بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

مئے توحید کا پی پی کے پیالا تم نے
بزمِ تاریک میں پھیلایا اُجالا تم نے
بے نواؤں کو غریبوں کو سنبھالا تم نے
یعنی ڈوبی ہوئی کشتی کو نکالا تم نے
غوثِ الاعظمؓ بہ من بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

زینتِ حسنِ دو عالم ہے تمہارا سایہ
آج تک نورِ ولایت ہے جہاں پر چھایا

کون سمجھے گا سمجھ میں ہے یہ کس کے آیا
مرتبہ تم نے وہ درگاہِ خدا میں پایا

غوثِ الاعظمؓ بہ منِ بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے، کعبۂ ایماں مددے

دین کا نام بڑھا ہو گیا ایمان خوشحال
کفر کافور ہوا دیکھ کے انوارِ جمال

قسم اللہ کی اللہ کے محبوب کے لال
تم ہو محبوبؐ کے محبوبِ ربِ عزّ و جلال

غوث الاعظمؓ بہ منِ بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

مشکلیں اس کی ہوں حل اس کو ہو تسکیں عطا
اشک آنکھوں میں ہیں لب پہ ہے تری مدح و ثنا

در پہ حاضر ہے سلیمؔ جگر افگار ترا
نگہِ لطف و عنایت ہو اب اس پر شاہا

غوث الاعظم بہ منِ بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

اے مرے حضرت محی الدّینؓ مجھ پہ ہو شفقت محی الدّینؓ
ہے بہت حسرت محی الدّینؓ آنکھوں میں صورت محی الدّینؓ
دل میں ہے الفت محی الدّینؓ

آستانے سے فیض پاتے ہیں حسنِ اخلاص یہ دکھاتے ہیں
خاکِ در آنکھوں سے لگاتے ہیں آسماں سے فرشتے آتے ہیں
دیکھنے تربت محی الدینؓ

وہ تجلّی جو دیکھ پاتا ہے دیکھ کر نور کانپ جاتا ہے
شرم سے ماہ منہ چھپاتا ہے آسماں کو حجاب آتا ہے
دیکھ کر شوکت محی الدینؓ

سامنے ہر گھڑی ہے راہِ عدم جان آنکھوں میں ہے تو لب پر دم
جلوۂ کوہِ طور تیری قسم آرزو یہ ہے دیکھیں خواب میں ہم
جاں فزا صورت محی الدینؓ

دردِ ہجراں سے حال ابتر ہے دور بغداد سے بہت گھر ہے
اشک آنکھوں میں آہ لب پر ہے ہند میں اب تسلیم مضطر ہے

اسے غمِ فرقت محی الدین رضؓ

ولہٗ

زمیں کے رہنے والے خوش ہیں کام غوث الاعظم رضؓ سے
فلک پر غلغلہ ہے احتشام غوث الاعظم رضؓ سے
بنینگے کام اپنے اہتمام غوث الاعظم رضؓ سے
جو مے پی تھی ازل میں ہم نے جام غوث الاعظم رضؓ سے
تو دل ہے آج تک سرشار نام غوث الاعظم رضؓ سے

نہیں پہنچا ہوش کھو کر اپنے مخمور محبت میں
ازل کے روز ہی سے ہو چکے سرشار حسرت میں
بہت نشہ میں ہیں ہم میگسار آغاز اُلفت میں
زہے تقدیر اگر ہو بادہ خواری بزم حضرت میں
پئیں گے مے لبِ کوثر بھی جام غوث الاعظم رضؓ سے

گلستانِ ارم کی سیر میں ٹھنڈی ہوا کھائیں
وہاں پر رات دن گلزار جنت کے مزے پائیں
نہ جیتے جی کبھی اس در سے ہندوستان کو آئیں
بلائیں ہم کو گر سرکار ہم بغداد کو جائیں
صبا آگاہ کر دینا پیام غوث الاعظم رضؓ سے

بچائیں گے وہی روز قیامت اہلِ عصیاں کو
سر محشر بھی سب تھا مینگے جا کر ان کے داماں کو
جو قوت مل گئی دین کو ملی راحت مسلماں کو
محبت ہو گئی دل کو محبت ہو گئی جان کو
محی الدین رضؓ جیلانی سے نام غوث الاعظم رضؓ سے

لیا نام آپ کا جب صبح کو وردِ دوامی ہیں
تو آزادی نے پر پھیلائے دنیا کی غلامی ہیں

عجب اعجاز دیکھا ہم نے انکے نام نامی ہیں
اثر ہے اسم اعظم کا سلیمؔ اسم گرامی ہیں

ہوئیں سب مشکلیں آساں نام غوث رضؓ الاعظم سے

ولہٗ

ہے ترا آسرا محی الدین رضؓ
دے رہا ہوں صدا محی الدیں رضؓ

ہو نگاہِ عطا محی الدیں رضؓ
میں ہوں در کا گدا محی الدیں رضؓ

تو مرا بادشاہ محی الدیں رضؓ

آسماں سے ہے کھینچ کر لائی
ہے تمنا انہیں زیارت کی

رات دن روشنی جو ہے انکی
تیرے درباں ہیں چاند سورج بھی

یہ ترا مرتبا محی الدیں رضؓ

کیا کروں عرض آرزوئے دلی
دل میں حسرت بہت ہے سجدے کی

وہ خدا دن مجھے دکھائے کبھی
یہ جبین نیاز ہو میری

آستاں ہو ترا محی الدیں رضؓ

کر کے دُنیا سے جب سفر جاؤں
رہ ہستی سے یوں گزر جاؤں

اُٹھ کے اِس در سے میں کدھر جاؤں آستانے پہ تیرے مر جاؤں
ہو فنا میں بقا محی الدین رضؓ

آپ ہیں حامیٔ غریب و یتیم غوث ہیں قطب ہیں ولی عظیم
ہو نگاہِ کرم ہیں آپ کریم حاضرِ آستاں ہوا ہے سلیمؔ
یہ غلام آپ کا محی الدین رضؓ

ولہٗ

دیکھ کر عزّ و شان محی الدین رضؓ خم ہوا آسمان محی الدین رضؓ
مہر و مہ ہیں نہاں محی الدین رضؓ اے فلک آستان محی الدین رضؓ
تیرا ثانی کہاں محی الدین رضؓ

اُلفت خاص جب ہوئی معلوم دل نے سب کچھ سمجھ لیا مفہوم
ہے دو عالم میں تیری شان کی دھوم خادم در ہیں مہر و ماہ و نجوم
اے شہِ دو جہاں محی الدین رضؓ

حبّذا اے سپہرِ عزّ و شاں مرحبا اے ولیٔ کون و مکاں
تجھ سا رتبہ بھلا کسی کا کہاں تجھ پہ روز ازل سے ہے قرباں
ایک اک انس و جاں محی الدین رضؓ

مدح ہیں کیا کھلے کسی کی زباں　　کس طرح تیرا مرتبہ ہو عیاں
ماہِ بغداد ہے مہ کنعاں　　تجھ پہ قرباں سب دل ایماں

اے مہ عرش شان محی الدینؓ

ہے زیارت کا دلمیں شوق عظیم　　سونگھ لے تیرے گیسوؤں کی شمیم
دید کی آرزو ہے مثلِ کلیمؑ　　در پہ حاضر ہے یہ غلام سلیمؔ

شاہ عرشِ آستاں محی الدینؓ

ولہ

یہ ارمان دل کا ہو پورا محی الدین جیلانیؓ　　دکھا دو جلوۂ زیبا محی الدین جیلانیؓ
درِ دولت پہ ہوں آیا محی الدین جیلانیؓ　　نگاہِ لطف ہو شاہا محی الدین جیلانیؓ

مرے مولا مرے آقا محی الدین جیلانیؓ

تجلی خیز دن ہیں تو نہایت پُر ضیا راتیں　　بہا کرتی ہیں انوارِ خدا کی رات دن وہیں
ذرا بغداد میں آئیں ذرا بغداد میں دیکھیں　　مری آنکھوں سے گر دیکھیں فرشتے بھی پکار اٹھیں

نہیں کم عرش سے روضہ محی الدین جیلانیؓ

تسلّی کا اگر چاہو تو ہو جائے ابھی ساماں　　دکھا دو جلوۂ پنہاں تو پورا ہو مرا ارماں

بہت لب خشک ہیں بڑھتی ہے دل میں سوزش پنہاں　　بجھا دو تشنگی دل کی دکھا دو جلوۂ تاباں

میں ہوں دیدار کا پیاسا محی الدین جیلانی رضؓ

خدا نے جب یہ چاہا دین اس کا آشکارا ہو　　تو بھیجا ہند کی جانب کہ تو سب کا سہارا ہو

کراماتِ خفی کا اور تجلی کا　　نظارا ہو　　جہاں کے ہو ولی سلطان ماہ دل آرا ہو

بیاں کیا ہو سکے اپنا محی الدین جیلانی رضؓ

نہ دن کو چین آتا ہے نہ اسکی شب ہے خواب آور　　رواں ہیں آنکھ سے آنسو بہت اب حال ہے ابتر

بلالے اپنے روضے پر بلالے اپنے روضے پر　　بہت بیتاب حیراں ہے بہت دیوانہ و مضطر

تسلیم خستہ دل تیرا محی الدین جیلانی رضؓ

ولہٗ

اے بشکلِ بشر غریب نوازؒ　　آپ کا سنگِ در غریب نوازؒ

دل فدا آپ پر غریب نوازؒ　　آپ ہیں دادگر غریب نوازؒ

ہو ادھر بھی نظر غریب نوازؒ

آپ مہتابِ دیں کے ہیں پرچم　　آپ ہیں آفتاب مہر و کرم

نام لیتا ہوں آپ کا پیہم　　یاد کرتا ہوں آپ کو ہردم

اٹھ کے وقت سحر غریبؒ نواز

اپنی بگڑی ہوئی بناتے ہیں سوئی تقدیر کو جگاتے ہیں
آستانے پہ سر جھکاتے ہیں آسماں سے فرشتے آتے ہیں
چومنے سنگِ درِ غریب نوازؒ

لاکھ ڈھونڈھے کوئی تو کیا ہوگا کس کا اب ایسا مرتبہ ہوگا
آپ کا جس کو آسرا ہوگا اک نظر میں بہت بھلا ہوگا
دیکھ لیجئے اِدھر غریب نوازؒ

خواب میں میرے شوق سے آؤ چاند سی شکل اپنی دِکھلاؤ
یہ تمنّا ہے میری بر لاؤ میری آنکھوں میں آکے بس جاؤ
میرے دل میں ہو گھر غریب نوازؒ

یاد کرتا ہے روز رو رو کر خستہ دل خستہ حال خستہ جگر
بے مددگار و بےکس و بے پر سَر جھکائے تسلیم ہے در پر
لیجئے کچھ اثر غریبؒ نواز

غریب نوازؒ

آ تصور میں آ معین الدینؒ — اپنا جلوہ دکھا معین الدینؒ

آپ کے در سے فیض پاتے ہیں — سارے شاہ و گدا معین الدینؒ

بے خودی میں کمی کچھ آئی ہے — جام بھر کر پلا معین الدینؒ

لاڈلے آپ ہیں محمدؐ کے — مرحبا مرحبا معین الدینؒ

کوئی کیا جانے جانتا ہوں میں — مرتبہ آپ کا معین الدینؒ

اپنے احقر پہ اے غریبؒ نواز — ہو کرم اور عطا معین الدینؒ

ہے یہ کحل البصر زمانے کو — آپ کی خاکِ پا معین الدینؒ

ہم جدائی میں خون روتے ہیں — ہم تڑپتے ہیں آ معین الدینؒ

نور بن کر اُتر جا آنکھوں میں — میرے دل میں سما معین الدینؒ

اسی اُمید پر کہ ہو دیدار — میری آنکھیں ہیں وا معین الدینؒ

لب پہ آیا ہی تھا سلیمؔ کا نام
آگیا آگیا معین الدینؒ

بحرِ کرم

تمہارے در پہ جو آئے ہیں ہم غریب نوازؒ — ادھر بھی آج ہو چشمِ کرم غریب نوازؒ
تمہارے ہجر میں ہم لوٹتے ہیں بستر پر — یہ آرزو ہے نکل جائے دم غریب نوازؒ
جہاں میں اُمّتِ احمد کا کون پُرساں ہے — فلک کا ہوتا ہے ہر دم ستم غریب نوازؒ
خُدا کے پیارے محمدؐ کے لاڈلے بھی ہو — بجا ہے تُم ہو جو بحرِ کرم غریب نوازؒ
ہمیں بھی بادۂ عرفاں سے مست کر دینا — خدائے پاک کی تم کو قسم غریب نوازؒ
تمہارے روئے منوّر کا دیکھیں جلوہ ہم — ہمارا دل بھی بنے جامِ جم غریب نوازؒ
تمہارے در سے کہیں اُٹھ کے ہم نہ جائیں گے — تمہارا روضہ ہے باغِ ارم غریب نوازؒ
بھکاری آئے ہیں کچھ بھیک دیدے ہاتھوں سے — کہ ہے غریبوں پہ تیرا کرم غریب نوازؒ
ہماری آنکھوں سے جاری ہے اشک کا دریا — تمہاری یاد میں مضطر ہیں ہم غریب نوازؒ
جہاں میں شاد رہے ہر غریب عالم کا — جو دل سے دور کریں رنج و غم غریب نوازؒ

یہ آرزو ہے کہ تا حشر راہِ الفت میں
رکھیں سلیم کو ثابت قدم غریب نوازؒ

قبر خواجہؒ

مری آنکھوں میں جلوہ ہے معین الدین چشتیؒ کا / مرے دل میں تولا ہے معین الدین چشتیؒ کا

خدا کے لاڈلے ہیں اور محمدؐ کے پیارے ہیں / مقام افضل ہے اعلا ہے معین الدین چشتیؒ کا

مرے دلکو محبت کیوں نہ ہو آلِ محمدؐ سے / تصوّر مجھ کو رہتا ہے معین الدین چشتیؒ کا

ملک بھی پھول لا لا کر چڑھا جاتے ہیں روضہ پر / معطر کیا ہی روضا ہے معین الدین چشتیؒ کا

در جنت سے بڑھ کر کیوں نہ ہو اجمیر کی گلیاں / وہاں جلوہ ہویدا ہے معین الدین چشتیؒ کا

مرے دل سے نکل کر لب پہ کس انداز و خوبی سے / مبارک نام آیا ہے معین الدین چشتیؒ کا

مرادیں کیوں نہ پوری ہوں ہماری اور عالم کی / غریبوں کو سہارا ہے معین الدین چشتیؒ کا

چراغ معرفت روشن ہوا ہے ہند میں کس سے / نرالا یہ کرشمہ ہے معین الدین چشتیؒ کا

چلو جاتے ہیں ہم بھی دوستو اجمیر کی جانب / وہاں پر آج میلا ہے معین الدین چشتیؒ کا

نظارہ قبرِ خواجہ کا جو کوئی دیکھ لیتا ہے / وہ شیدا دل سے ہوتا ہے معین الدین چشتیؒ کا

سلیم اللہ رے کتنا ترس کھانے کے قابل ہے
کہ شیدا ہو کے آیا ہے معین الدین چشتیؒ کا

مرے پیارے خواجہؒ

میں قدم لیتا ہوں جھک جھک کے تمہارے خواجہؒ
کیوں نہ چمکیں مری قسمت کے ستارے خواجہؒ

ایک مدت سے ہیں مشتاق تمہارے خواجہؒ
کیجئے شاد کہ ہیں ہجر کے مارے خواجہؒ

جیتے جی جان لیا ڈھونڈ لیا دیکھ لیا
ترے کوچہ میں ہیں جنّت کے نظارے خواجہؒ

کیسے خوش بخت ہیں اجمیر کے رہنے والے
اُن کو حاصل ہیں سدا تیرے نظارے خواجہؒ

آتشِ ہجر میں جلتے ہیں تمہارے پیرو
چین لینے نہیں دیتے یہ شرارے خواجہؒ

کشتیٔ اُمّتِ مرحوم ہے طوفانوں میں
اب لگا دیجئے ساحل کے کنارے خواجہؒ

یہی اجمیر میں سنتا ہوں صدائیں پیہم
مرے خواجہؒ مرے خواجہؒ مرے پیارے خواجہؒ

تو ہی ملجا ہے غریبوں کا تو ہی ماوا ہے
ہند میں جیتے ہیں ہم تیرے سہارے خواجہؒ

وہ کسی غیر سے کہتے ہوئے کھلتا نہیں منہ
دل پہ چلتے ہیں مصیبت کے جو آرے خواجہؒ

جو بھی آتا ہے وہ ہو جاتا ہے در پر شاداں
سارے عالم پہ ہیں الطاف تمہارے خواجہؒ

تشنہ لب آیا ہے روضہ پہ سلیمؔ خستہ
اپنے میخانہ سے اک جام دے پیارے خواجہؒ

غمِ حسینؓ

غمِ حسینؓ غریب الدیار کر لینا — خزاں تو ہے مگر آسان بہار کر لینا

مسافران قیامت لحد کی منزل پر — ذرا ٹھہر کے مرا انتظار کر لینا

یہ ماتمِ شہِ مظلوم ہے کچھ اور نہیں — ارم میں جائے گا ہر اک شمار کر لینا

غمِ حسینؓ میں دو اشک بھی خدا کی قسم — تلاطموں سے ہے کشتی کو پار کر لینا

کوئی حسینؓ علیہ السلام سے پوچھے — دکھوں میں سجدۂ پروردگار کر لینا

یہ کم ہے خونِ شہیدوں کا درس جنگل میں — خزاں کو آگیا خود کو بہار کر لینا

تڑپ تڑپ کے شہیدوں کی یاد میں اللہ — جگر کو ٹکڑے تو دل کو فگار کر لینا

لٹا کے قبر میں اصغرؑ کو شہ نے رو کے کہا — ق کہ اکبرؑ ان کو مرے بدلے پیار کر لینا

چھٹے ہیں پہلے پہل اپنی ماں کی گود سے ہم — ذرا خیالِ غریبؑ الدیار کر لینا

یہ روضہ ابنِ علی کا ہے با خلوص ادب — فرشتو آ کے طواف مزار کر لینا

تسلیم ہو گیا مقبول یہ سلام ترا
ملے گی خلد میں جا اعتبار کر لینا

شمشیر حسینی رضؓ

کیسی یہ خزاں آئی ہے یثرب کے چمن میں
زہراؓ کا گلستاں ہوا تاراج وطن میں

شمشیر حسینی کے تھے انداز نرالے
جب میاں سے نکلی تو نہ تھا ایک بھی رن میں

فریاد ہے فریاد کہ اے شاہِ رسالتؐ
آئی ہے خزاں بنکے صبا تیرے چمن میں

بے گور و کفن لاشے شہیدوں کے پڑے ہیں
پہنچا دے خبر جا کے ذرا کوئی وطن میں

اکبر ہیں نہ اصغر ہیں نہ عباسؑ دلاور
پانی نہ ملا پھول یہ مرجھا گئے رن میں

آمادہ پئے رزم ہوئے قاسم ذی جاہ
اب نام کو باقی نہیں کچھ جان دلہن میں

کیا لے گئیں حوریں نہیں امن میں چھپا کر
آتی نہیں اک لاش نظر آج کفن میں

دل سوز محبت سے بنا آگ کا شعلہ
میں آگ لگا دوں گا ابھی چرخ کہن میں

یہ وقت ہے تائید کا اے شاہِ مدینہؐ
ہے اُمتِ مرحوم بہت رنج و محن میں

اک حشر بپا ہو گیا اک آن میں واللہ
ماتم کی گھٹا چھا گئی زہراؓ کے چمن میں

دن رات غمِ شاہؓ میں رہتا ہوں جبھی تو
دل سوز مضامیں ہیں سلیمؔ اپنے سخن میں

علی اصغرؓ

مقبول ایزدی ہوا یوں سر حسینؑ کا — فردوس ہے حسین کی کوثر حسینؓ کا

سر دیکے حق کی راہ میں ایماں بنا لیا — احسان ہے تمام جہاں پر حسینؓ کا

انسان کا ذکر کیا ہے عبادت کی راہ میں — ہے سجدہ گاہ جن و ملک در حسینؓ کا

پُوچھو نہ کربلا میں قیامت کا ماجرا — اعدائے دیں کی نظروں میں سر تھا حسینؓ کا

پانی کے بدلے حلق میں آکر لگا جو تیر — منہ تکتے رہ گئے علی اصغر حسینؓ کا

دشمن کو بھی خُدا نہ دکھائے یہ روز حشر — ایسا ہوا تباہ بھرا گھر حسینؓ کا

اسلام کو بچا لیا قُربان کرکے سر — احسان مانتے ہیں پیمبرؐ حسینؓ کا

نانا سے پوچھئے گا نواسے کا مرتبہ — اکثر قدم تھا دوش نبیؐ پر حسینؓ کا

تاثیر حشر وقتِ شہادت نہ پوچھئے — خود لب پہ نام آتا ہے اکثر حسینؓ کا

فردوس کی کلید محبت حسینؓ کی — اللہ کا عتاب ہے خنجر حسینؓ کا

مردانِ سرفروش کی فہرست میں سلیم
واللہ سب سے نام ہے اوپر حسینؓ کا

سبطِ پیمبر دھوپ میں

کربلا کا دشت، دن گرمی کے، سرور دھوپ میں ۔۔۔ تھا جہازِ امتِ عاصی کا لنگر دھوپ میں

تھے شہیدانِ وفا جلتی زمیں پر دھوپ میں ۔۔۔ روزِ عاشورہ تھا برپا ایک محشر دھوپ میں

بی بیوں کو کھینچ لایا گھر کے باہر تھا شمر ۔۔۔ کیا غضب کا ظلم تھا اللہ اکبر دھوپ میں

شاہِ دیں رضؑ لائے جو رن میں اصغرِ بے شیر کو ۔۔۔ رہ گیا گردن کا اک تارا تڑپ کر دھوپ میں

آسماں کس آنکھ سے تو نے بھلا دیکھا یہ ظلم ۔۔۔ اُف پڑی تھی میتِ سبطِؑ پیمبر دھوپ میں

حضرتِ قاسمؑ نے بھی جامِ شہادت پی لیا ۔۔۔ وہ بھی ٹھنڈے ہو گئے آخر تڑپ کر دھوپ میں

جس کے سر پر سایہ کرتے تھے کبھی روح الامیں ۔۔۔ کربلا میں انکی لاشیں تھیں برابر دھوپ میں

کربلا میں کیا قیامت خیز تھی بادِ خزاں ۔۔۔ گلشنِ اسلام کے سب تھے گلِ تر دھوپ میں

جاں نثارانِ وفا پر ہر مصیبت ختم تھی ۔۔۔ رات بھر شبنم میں لاشیں اور دن میں دھوپ میں

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا جہاں میں انقلاب ۔۔۔ سائے میں اعدا کے لشکر تھے بہتر دھوپ میں

اے سلیمؔ نوحہ گر کیسا کفن کیسا مزار
سب شہیدانِ وفا لیٹے تھے مر کر دھوپ میں

شانِ عبادت

ایسی تھی کربلا میں شہادت حسینؓ کی
جن و ملک کے دل میں ہے عزت حسینؓ کی

یہ کم نہیں جہاں میں حقیقت حسینؓ کی
پیغمبرؐ خدا سے ہے نسبت حسینؓ کی

یہ ظلم یہ ستم یہ مصیبت پھر اس پہ صبر
اللہ کو پسند ہے خصلت حسینؓ کی

نانا کا خون رواں ہے رگوں میں نواسے کے
بالکل رسولؐ ہی کی ہے سیرت حسینؓ کی

تن خدا کی راہ میں کوئی نہیں لٹا
ہر دل میں موجزن ہے محبت حسینؓ کی

ہوتی ہیں پوری اہلِ زمانہ کی منتیں
مرنے کے بعد بھی ہے کرامت حسینؓ کی

تھرا رہی ہے آج فلک ارض بادیہ
غربت میں لٹ گئی ہے بضاعت حسینؓ کی

ایثار و صبرِ ظلم کی کچھ انتہا نہیں
اللہ جانتا ہے حقیقت حسینؓ کی

کیا ذکر ہے زمین کا گریاں تھا چرخ تک
دشمن پہ بھی پڑے نہ مصیبت حسینؓ کی

راہِ خدا میں سر بھی دیا جان بھی مال بھی
دیکھی نہیں کسی میں بھی ہمت حسینؓ کی

خنجر گلے پہ سجدے میں سر تھا مگر سلیم
اللہ رے یہ شانِ عبادت حسینؓ کی

غنچہ و گل

رنگین تھی لال لال بیابان لال لال — خونِ حسینؓ سے ہوا میدان لال لال

سارا بدن تھا خون میں ڈوبا حسینؓ کا — زخموں سے تھا شہیدوں کا سلطان لال لال

آغوش میں پدر کے گلے پر لگا جو تیر — اصغر کے خون سے شہ کا تھا دامان لال لال

ظالم کا تیر لگتے ہی بے شیر مر گیا — گردن کے خون سے تھا گریبان لال لال

سر دے کے زندہ کر دیا اسلام شاہؓ نے — دیں لال لال ہو گیا ایمان لال لال

مہمانی آبِ تیغ سے کفار نے جو کی — جنگل میں آ کے ہو گیا مہمان لال لال

اہلِ جہاں ہی غم میں نہ تھے کچھ حسینؓ کے — جنت میں خون روتے تھے غلماں لال لال

تر تھے لہو میں غنچہ و گل جو رسولؐ کے — ہر سو کھلا ہوا تھا گلستان لال لال

کیا پوچھنا زمیں کا شہیدوں کے خون سے — سب ہو گیا تھا چرخ کا عنوان لال لال

راہِ خدا میں خونِ شہیدوں کے بھیس میں — دل سے نکلتے جاتے تھے ارمان لال لال

تاثیر تھی یہ خونِ شہیداں کی اے سلیم
یعنی تمام ہو گئی ویران لال لال

آفات و بلیّات

کر دو کافور بلیات مدینے والے　　آپ ہیں دافع آفات مدینے والے
اپنے نعلین کے صدقے سے حضور ﷺ الا　　دفع کر دیجئے بلیات مدینے والے
رکھنا محفوظ سدا رنج و با سے ہم کو　　تری سب پر ہے عنایات مدینے والے
ہم پریشاں ہیں ہیضہ سے وبا سے ہردم　　روز دو چار ہیں اموات مدینے والے
شہر سے دور ہوں آفات و بلیات سبھی　　بلتجی ہیں سبھی دن رات مدینے والے
گھر سے ہر ایک نکلتا ہے سراپا مغموم　　اب تو یہ حال ہے ہیہات مدینے والے
جلد نابود وطن سے ہو بلائے ہیضہ　　آرہے ہیں یہی اصوات مدینے والے
چرخ گرداں کا ستم تو ہے ادھر ہیضے سی　　تری اُمّت پہ ہیں آفات مدینے والے
وصف کس منہ سے کروں مالک کونین ترا　　عرش سے اونچے ہیں درجات مدینے والے
کاش دامن سے مصیبت کے یہ دھبّے دھل جائیں　　ابرِ رحمت کی ہو برسات مدینے والے

ترے دربارِ مقدّس میں سلیم آیا ہے
ہو قبول اس کی مناجات مدینے والے

رحمٰن الرحیم

رحم کر یا ربّ محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے
رحمۃ للعالمین خیرالوریٰ کے واسطے

مشکلیں آسان کر بہرِ علیؓ مرتضےٰ
تاجدار اولیاء مشکل کشا کے واسطے

دور کردے سب بلاؤں کو برائے پنجتنؓ
رحم کر ہم پر شہیدِ کربلا کے واسطے

دستگیری کر ہماری بیکس و عاجز ہیں ہم
افتخارِ حضرت خیرالوریٰ کے واسطے

کر مدد ہم بیکسوں کی اب مدد کا وقت ہے
خواجۂ عالم شہِ بہر دو سرا کے واسطے

اس بلائے نو سے ہیں کتنے پریشاں حال ہم
ہم پہ کر فضل و عطا فضلِ عطا کے واسطے

ملتجی یا ربّ مسلماں ہیں تری درگاہ میں
ہو دعا مقبول یہ شاہِ ہدیٰ کے واسطے

تیرے سب بندے مصیبت میں پھنسے ہیں اے کریم
کر وبا کو دور محبوبِ خدا کے واسطے

یا الٰہی رحم فرما تو ہے رحمٰن الرحیم
اولیاء و اصفیاء و انبیاء کے واسطے

ہم کو اپنے دامنِ رحمت میں لے ربِّ کریم
فاطمہؓ بنتِ نبیؐ خیرالنساء کے واسطے

با ادب بہرِ دعا یا ربّ ہے استادہ سلیم
شفقتیں لازم ہیں عبدِ باوفا کے واسطے

کر دور دنیا سے وبا

اے مالکِ کون و مکاں کر دور دنیا سے وبا
ہے ذات تیری بے نشاں کر دُور دنیا سے وبا

یا ربنا یا ربنا ارحم علی احوالنا
ہم ہیں مریض و ناتواں کر دُور دنیا سے وبا

جن و بشر حور و جناں لوح و قلم عرش و مکاں
ہیں مظہرِ ربِّ جہاں کر دُور دنیا سے وبا

تیرے سوا اے دادگر ہے کون اپنا چارہ گر
از راہِ لُطف و بیکراں کر دور دنیا سے وبا

اُمّت پریشاں ہو گئی خلقت ہراساں ہو گئی
بہر نبیؐ و دو جہاں کر دور دنیا سے وبا

میرے نبیؐ کے واسطے تیرے علیؓ کے واسطے
سُن لے یہ عرض بندگاں کر دور دنیا سے وبا

قہر وبا سے اب یہاں برپا ہے شورالاماں
عاجز ہوئے سب حکمراں کر دور دنیا سے وبا

ہم کو نہیں ہے آسرا تیرے سوا یا ربنا
در چھوڑ کر جائیں کہاں کر دور دنیا سے وبا

تو ہے ہمارا دادرس فریادرس فریادرس
تو ہے ہمارا مہرباں کر دور دنیا سے وبا

کر لُطف کی ہم پر نظر صبح و مسا آٹھوں پہر
للّٰلہ دیدے اب اماں کر دور دنیا سے وبا

کب سے سلیم ملتجی دُہرا رہا ہے بے بسی
ہم ہیں بہت ہی ناتواں کر دُور دنیا سے وبا

کاشفِ کرب و بلا

غافرِ الذنب دیا قادرِ حق جلّ و علا — کاشفِ کرب و بلا
خالقِ کون و مکاں ربِ مجید و اعلیٰ — مالکِ ملکِ بقا
تیری درگاہ میں ہم — باادب سر کیے خم ملتجی سب ہیں بہم — ہم پہ کر چشمِ کرم
اب مددگار نہیں اپنا کوئی تیرے سوا — کاشفِ کرب و بلا
ہے بلاؤں کی فضا — آفتِ غم ہے سوا ہوئی راحت عنقا — رحم کر ربِ علیٰ
دور کر فضل سے طاعون کی منحوس وبا — کاشفِ کرب و بلا
خالقِ ارض و سماء — ترے حکموں پہ ذرا نہ عمل ہم نے کیا — ہو گئی ہم سے خطا
بخش دے سارے گناہوں کو ہمارے مولا — کاشفِ کرب و بلا
تو ہی ہے ربِ جہاں — کرتے ہیں لوگ فغاں دے ہمیں جلد اماں — جان ہے بیتاب و تواں
ہم گنہگاروں پہ کر رحم بپے شاہِ ہدیٰ — کاشفِ کرب و بلا
تجھ سے ہے نفع و ضرر ہو اگر تیری نظر — کچھ نہیں خوف و خطر
اپنی رحمت کا سحاب آج ہی ہم پر برسا — کاشفِ کرب و بلا

قوم بے حال ہے اب ۔ دل پہ ہے رنج و تعب ۔ دور ہے ہم سے طرب ۔ پڑ گیا وقت عجب
ہو یہ مقبول دعا ہر کس و ناکس کی خدا ۔ کاشف کرب و بلا

جو ہیں بیمارِ خدا ۔ جلد دے انکو شفا ۔ دور کر دور وبا ۔ ہے یہی سب کی دعا
ان بلاؤں کو خدایا تو جہنم میں جلا ۔ کاشفِ کربِ بلا

تجھ کو وحدت کی قسم ۔ تجھ کو رحمت کی قسم ۔ تجھ کو قدرت کی قسم ۔ میرے حضرت کی قسم
صفحۂ دہر سے نابود تو کر دے یہ وبا ۔ کاشف کرب و بلا

باغِ ہستی میں خزاں ۔ لائی ہے درد و فغاں ۔ چھوڑ کر اپنا مکاں ۔ ہائے بلبل ہے تپاں
جلد کرنا ہے الٰہی مرے گلشن کو ہرا ۔ کاشفِ کرب و بلا

بی سکینہؓ کے لئے ۔ بی خدیجہؓ کے لئے ۔ بی حلیمہؓ کے لئے ۔ بی بی زہراؓ کے لئے
رحم کر رحم خداوندِ جہاں ہم پہ سدا ۔ کاشفِ کرب و بلا

اپنے بندوں کی ذرا ۔ سن لے فریاد و بکا ۔ کون ہے تیرے سوا ۔ جو کرے لطف و عطا
کر دے نابود خدا دہر سے طاعون و وبا ۔ کاشفِ کرب و بلا

پڑھتے ہیں اب تو بھی ۔ یہ مناجات مری ۔ لائے خدمت میں تری ۔ کر دے مقبول غنی
عاجزی سے یہی کرنا ہے تسلیم آج دعا ۔ کاشفِ کرب و بلا

سن لے اے شاہِ اُممؐ

تیری اُمّت کی ہے فریاد رسولِ اکرمؐ — سن لے اے شاہِ اُمم
ہم سے اُٹھتا نہیں اب بارِ بلائے پیہم — دفع کر رنج و الم
بادِ صلِّ علیٰ — ورد رہتا ہے ترا وصف کرتے ہیں سدا — رات دن صبح و مسا
جاری رہتا ہے زباں پر ترا کلمہ پیہم — سن لے اے شاہِ اُممؐ
کاش ہو دُور بلا — ہم گناہوں سے سدا توبہ کر لیتے ذرا — دیکھیں پھر ہوتا ہے کیا
جان کی مال کی کرنا ہے سخاوت ہر دم — سن لے اے شاہِ اُممؐ
میرے محبوبِ خدا — شمعِ توحید جلا دل میں پیدا ہو جلا — بول بالا ہو ترا
ہر جگہ ملّتِ اسلام کا لہرا پرچم — سن لے اے شاہِ اُممؐ
آبِ کوثر کی قسم — روزِ محشر کی قسم علی اصغرؓ کی قسم — عمرؓ و حیدرؓ کی قسم
ختم ہو جائیں جہاں سے یہ بلاؤں کے ستم — سن لے اے شاہِ اُممؐ
ہے بہت زورِ وبا — یہ مناجات و دُعا بہرِ محبوبِ خدا — سن لے اے ربِّ علا
کر سلیم سخن آرا پہ ذرا چشمِ کرم — سن لے اے شاہِ اُممؐ

الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہزاروں لپٹی ہیں اب بلائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ
معاف کردے تو سب خطائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

بہت ہی مایوس زندگی سے ہو جا باری تلخی ہوں
کہ سر سے ٹل جائیں سب بلائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

وبا و طاعون سے چھڑا دے ہمیں مصیبت سے تو بچا دے
گناہوں کی ٹل چکیں سزائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہے کوئی مغموم کوئی حیران ہے کوئی ہراساں کوئی پریشاں
غم و محن سے ہمیں چھڑائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نسیم رحمت کے مومنوں کے گھروں میں جھونکے پہ جھونکے آئیں
ترے کرم کی چلیں ہوائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

یہ آہ و زاری سبھوں کی سن لے وگرنہ سب کو یہی ہے برباد
کہ چھوڑ کر گھر کہاں وہ جائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

کریم سنتے ہیں نام تیرا رحیم سنتے ہیں نام تیرا
تو عفو کر دے جو ہوں خطائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

قدیر تو ہے بشیر تو ہے ملائکوں کو یہ حکم دیدے
وبا کو دنیا سے اب مٹائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

کھڑی بلا ہے ہمارے در پر کھڑی قضا ہے ہمارے سر پر
خدا کے بندے کدھر کو جائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نہ کر جدا تو کسی سے ہم کو نہ کر تو ہم سے جدا کسی کو
یہی دکھے دل کی ہیں دعائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

سلیم توبہ گناہ سے کر تو اپنا منہ سوئے کبریا کر
دعا کو ہاتھ اب سبھی اٹھائیں الٰہی توبہ الٰہی توبہ

چہلم نامہ

مصطفےٰ کا واسطہ اے مالکِ روزِ نشور
رکھ عدم کے راہرو کو قبر کی دہشت سے دور

یہ دعائے خاص لیکر آئے ہیں تیرے حضور
پائے وہ تیرے کرم سے خلد میں حور و قصور

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تُربت پر ضرور

ڈھونڈھنے مرحوم کو آخر کہاں ہم جائیں گے
جن کا چہلم آج ہے انکو کہاں اب پائیں گے

یہ کہاں مقدور ہے اُن کو منا کر لائیں گے
اب وہ ہم کو ملیں گے اب وہ گھر آئیں گے

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

وہ کنارا کش ہوئے سارے جہاں کو چھوڑ کر
اڑ گیا افسوس طائر آشیاں کو چھوڑ کر

ہو گئے بیجان صد افسوس جاں کو چھوڑ کر
جا بسے گورِ غریباں میں مکاں کو چھوڑ کر

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تُربت پر ضرور

اپنی ہستی سے ہوئی ہیں فرطِ غم سے بےخبر ہر زباں پر ہے آہ ہے ہر آنکھ ہے اشکوں سے تر
کیا بتائیں غم ہوا ہے بی بیوں کو کس قدر کوئی روتی ہے تو کوئی پیٹتی ہے غم سے سر

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور

وہ نہ تھے آمادہ اس دنیا سے جانے کے لئے موت نے ڈھایا ستم ہم کو ستانے کے لئے
آتشِ غم تیز ہے دل کو جلانے کے لئے آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں بجھانے کے لئے

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

اب کہاں ملتی ہے فرصت رنج و غم کے کام سے صبح سے تا شام روئیں صبح تک اب شام سے
آپ تو تربت میں جاکر سو گئے آرام سے ہو گئی آخر رہائی درد سے آلام سے

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

مرنیوالے دل میں اب ہر وقت ہے تیرا خیال کس طرح بھولیں یہ غم ہے بھولنا دم بھر محال
دل ہمارا ہو رہا ہے رنج و غم سے پائمال آہ ساری بزم کو چہلم کے دن ہے کیا ملال

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

روز چہلم رو رہی ہیں بی بیاں با حالِ زار ۔ موت نے ڈھائی قیامت تیرِ غم ہے دل کے پار
مل رہے ہیں رنج سے دستِ تاسف رشتہ دار ۔ دل بھی اپنا رو رہا ہے آنکھیں بھی ہیں اشکبار

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

آج کل ہم تو غم و اندوہ کی شدت میں ہیں ۔ ہائے کیسے رنج میں ہیں اور کس کلفت میں ہیں
کیا کہیں ہم بی بیاں کس غم میں کس حسرت میں ہیں ۔ آنکھ کا تارا جو تھے سوتے وہ اب تربت میں ہیں

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

وقتِ ماتم ہاتھ ہیں آنکھوں سے ہیں آنسو رواں ۔ دل میں درد و رنج و غم ہے لب پہ فریاد و فغاں
کیا کریں کیونکر سنبھالیں دل نہیں ڈھونڈیں کہاں ۔ آج ہیں مصروفِ ماتم ہر جگہ پیر و جواں

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

جس طرف دیکھو اُدھر سب آجکل ہیں سوگوار کوئی کرتا ہے فغاں ہوتا ہے کوئی اشکبار
دل سنبھالے ہے کوئی کوئی بہت ہے بیقرار آج چہلم کا ہے دن سب رو رہے ہیں زار زار

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور

موت سے انسان لیکن سچ ہے ڈرتا بھی نہیں زندگی انسان کی جبتک ہے مرنا بھی نہیں
اب بیتابِ دل پر کوئی دھرتا بھی نہیں رات دن روتے ہیں جی رونے سے بھرتا بھی نہیں

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اس کی تربت پر ضرور

جوشِ ماتم میں کوئی تسکین کی صورت کہاں مضطرب ہے روح ٹکڑے ہے جگر دل ہے طپاں
موت نے کیسا ستم ڈھایا ہے زیر آسماں لُٹ گیا صبر و تحمل کا ہمارا کارواں

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِّ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور

یا محمد مصطفےٰ مرحوم کے جرم و خطا بخشوا دیجئے خدا کے واسطے روزِ جزا
تم ہمارے بندہ پرور ہم ہیں بے حد بے نوا نور کی بارش ہو اس کی قبر پر صبح و مسا

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور

زندگی کہتے ہیں جس کو ہے صدا مغموم کی
موت کیا ہے رہبری ہے راہِ نامعلوم کی
واقعی ہستی نہیں کچھ ہستی موہوم کی
آنکھ میں صورت پھرا کرتی ہے اس مرحوم کی

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور

موت کے طوفان میں سب کی زندگانی بہ گئی
داستانِ غم زمانے میں ہر اک سے کہہ گئی
سہہ نہ سکتی تھی مصیبت پھر بھی دنیا سہہ گئی
مرنے والا چل بسا اور یاد باقی رہ گئی

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور

چھپ گیا ہے گوشۂ تربت میں اک ماہِ تمام
بادۂ غم سے ہوا لبریز سب کے دل کا جام
بی بیاں مصروفِ غم ہیں سوگ ہے سبکو کام
اے سلیم زار ہے یہ ماتم و غم کا مقام

جس کا چہلم ہو رہا ہے آج اے ربِ غفور
پھول رحمت کے تو برسا اسکی تربت پر ضرور